Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna

Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney

अवामी न्यूज़

روزنامہ عوامی نیوز

کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com

بے باک صحافت کا علمبردار

₹5/- only

کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Pages:12 ● شمارہ: 342 ● جلد: 12 ● KOLKATA ● Monday, 22nd December, 2025 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۷ھ ● بمطابق ۳۰ر جمادی الآخر ● سوموار، ۲۲ر دسمبر ۲۰۲۵ء ● کلکتہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم خود کو پاک مت کہو۔ تم میں سے نیک آدمیوں کو اللہ جانتا ہے۔
(ابوداؤد: ۴۹۵۳، ۲۱۰)

بنگلہ دیش میں بدامنی: انڈیا نے چٹاگانگ میں ویزا درخواستیں غیر معینہ مدت کے لیے معطل کر دیں

ڈھاکہ، 21 دسمبر: یہ اقدام ہادی کی موت کے بعد چٹگرام میں ہندوستان کے مشن پر حملے کے بعد سامنے آیا ہے، حکام کا کہنا ہے کہ سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد دوبارہ کھولنے کا اعلان کیا جائے گا۔ مقامی میڈیا نے اتوار کو رپورٹ کیا کہ ممتاز نوجوان رہنما شریف عثمان ہادی کی موت کے بعد پیدا ہونے والی کشیدگی کے درمیان بھارت نے بنگلہ دیش کے جنوب مشرقی بندرگاہی شہر چٹوگرام میں واقع اپنے انڈین ویزا ایپلیکیشن سینٹر میں ویزا آپریشنز کو اگلے نوٹس تک معطل کر دیا ہے۔ ہادی کی موت نے پورے بنگلہ دیش میں حملوں اور توڑ پھوڑ کو جنم دیا، جس میں جمعرات کو چٹوگرام میں اسسٹنٹ انڈین ہائی کمشنر کی رہائش گاہ پر پتھراؤ بھی شامل ہے۔ "اسسٹنٹ ہائی کمیشن آف انڈیا (AHCI) چٹاگانگ میں سیکورٹی کے حالیہ واقعہ کی وجہ سے، IVAC چٹاگانگ (Chattogrm) میں ہندوستانی ویزا آپریشنز 2025/12/21 سے اگلے نوٹس تک معطل رہیں گے۔ ویزا سینٹر کو دوبارہ کھولنے کا اعلان صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد کیا جائے گا،" IVAC نے ایک مختصر بیان میں کہا۔ یہ فیصلہ اتوار کو چٹاگانگ میں اے ایچ سی آئی میں سیکورٹی کے ایک حالیہ واقعہ کے بعد نافذ ہوا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ سیکیورٹی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد ویزا درخواست مرکز کو دوبارہ کھولنے کے حوالے سے مزید اعلان کیا جائے گا۔ IVAC پانچ مراکز ڈھاکہ، کھلنا اور راجشاہی، چٹوگرام اور سلہٹ چلاتا ہے جبکہ ایک IVAC اہلکار نے پی ٹی آئی کو بتایا کہ ان کے چار دیگر دفاتر اب تک کام کر رہے ہیں۔ بھارت نے جمعرات کو

...........باقی صفحہ 10 پر

ایلن مسک 700 ارب ڈالر سے زائد اثاثے والے دنیا کے پہلے شخص بنے

واشنگٹن، 21 دسمبر (یو این آئی) امریکی صنعت کار ایلن مسک 700 ارب امریکی ڈالر سے زائد اثاثے والے دنیا کے پہلے شخص بن گئے ہیں۔ یہ اطلاع فوربس میگزین نے دی ہے۔ ڈیلاویئر کی عدالت عظمیٰ کے 2018 کے ٹیسلا اسٹاک آپشن پیکیج کو پہلے منسوخ کرنے والی نچلی عدالت کے فیصلے کو پلٹنے کے بعد ایلن مسک کی دولت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس کی مالیت اب 139 ارب ڈالر ہے۔ فوربس کے مطابق، اس فیصلے کے خلاف کامیاب اپیل کے بعد ایلن مسک کی مجموعی دولت ریکارڈ سطح پر پہنچ کر 749

...........باقی صفحہ 10 پر

'مہاتما گاندھی کو دوسری بار قتل کر دیا گیا'، وی بی-جی رام جی بل تنازعہ پر چدمبرم کا بیان

نئی دہلی 21 دسمبر: کانگریس کے راجیہ سبھا رکن اور سابق وزیر خزانہ پی چدمبرم نے پارلیمنٹ میں پاس ہوئے 'وی بی-جی رام جی' بل کو لے کر حکومت پر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبہ میں تبدیلی کر کے مہاتما گاندھی کو دوسری بار قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ نہ تو صحیح طور سے انگریزی ہے اور نہ ہی ہندوستانی، بلکہ صرف انگریزی حروف میں لکھے ہندی الفاظ ہیں، جنہیں وزراء کو بھی سمجھنا مشکل لگتا ہے۔ تمل ناڈو کے چنئی میں منعقد پریس کانفرنس میں پی چدمبرم نے کہا کہ "نیا منصوبہ پورے ملک میں نافذ نہیں ہوگا۔ مرکزی حکومت طے کرے گی کہ کن اضلاع اور علاقوں میں کام ملے گا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ یہ منصوبہ سال میں 60 دن نافذ نہیں کیے جا سکتے، بغیر یہ بتائے کہ کون سے 60 دن؟" پی چدمبرم کا کہنا ہے کہ "اگر کسی ضلع کو 'کوئی کام نہیں' والا قرار دیا جاتا ہے تو لوگ نوکری کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتے۔ نئے قانون میں کئی سنگین خامیاں ہیں، یہ اب کوئی 'ایمپلائمنٹ گارنٹی اسکیم' نہیں رہی۔ اس میں کوئی ضمانت نہیں ہے اور سب سے زیادہ نقصان غریبوں کو ہوگا۔" کانگریس لیڈر کا کہنا ہے کہ "سال میں 100 دن کی مزدوری والی

...........باقی صفحہ 10 پر

غزہ کے وسطی اور مشرقی علاقوں پر اسرائیلی گولہ باری، عمارتیں مسمار

غزہ 21 دسمبر: غزہ پٹی میں نازک جنگ بندی کے باوجود اسرائیل نے کل ہفتہ کے روز معاہدے کی خلاف ورزیاں دہراتے ہوئے بمباری جاری رکھی۔ العربیہ الحدث کے نامہ نگار نے بتایا کہ اسرائیلی توپ خانے نے وسطی غزہ میں المغازی کیمپ کے مشرقی علاقے کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اسرائیلی فوج نے غزہ شہر کے مشرقی حصے میں واقع الزیتون محلے پر شدید گولہ باری کی اور علاقے میں عمارتیں مسمار کرنے کی کارروائیاں کیں۔ اسی طرح جنوبی غزہ میں رفح شہر کے مختلف علاقوں پر بھی اسرائیلی حملے کیے گئے۔ گذشتہ روز غزہ شہر کے مشرقی حصے میں التفاح محلے میں بے گھر افراد کو پناہ دینے والے ایک اسکول پر اسرائیلی حملے میں پانچ فلسطینی جاں بحق ہو گئے

...........باقی صفحہ 10 پر

جوہانسبرگ میں سڑک پر چلتے لوگوں پر پیچھے سے ہوئی گولیوں کی بارش، 10 لوگوں کی موت

جنوبی افریقہ 21 دسمبر: جنوبی افریقہ کے جوہانسبرگ کے قریب ٹاؤن شپ علاقے میں اندھا دھند فائرنگ سے افراتفری مچ گئی۔ اس واقعے میں 10 لوگوں کی موت ہو گئی جبکہ 10 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس کے مطابق حملہ آوروں کی شناخت اور حملے کے محرکات فی الحال واضح نہیں ہو سکے ہیں۔ خبر رساں اداروں کے مطابق اتوار کے روز جوہانسبرگ کے قریب بیکرز ڈال علاقے میں بندوق بردار حملہ آوروں نے اچانک گولی باری شروع کر دی۔ پولیس کے مطابق یہ حملہ جوہانسبرگ کے مضافات میں واقع ایک ٹاؤن شپ میں ہوا۔ حملہ آوروں نے سڑک پر چلتے لوگوں پر پیچھے سے گولیاں برسائیں۔ رواں ماہ کے اندر جنوبی افریقہ میں یہ دوسری بڑی اجتماعی گولی

...........باقی صفحہ 10 پر

سالانہ عرس کُل مجلس

مجدد زمانہ امام الاتقیا، سلطان الاولیاء حضرت مولانا صوفی مفتی اذان گاچھی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

کا

دس روزہ سالانہ عرس کل پروگرام مورخہ 19 دسمبر 2025 بروز جمعہ سے شروع ہو گیا ہے اور 28 دسمبر 2025 بروز اتوار تک رہے گا۔ 28 دسمبر بعد نماز فجر سے قبل نماز مغرب تک مزارات شریفہ کی زیارت جاری رہے گی، اور باگماری پارک میں علماء کرام کے بیانات صبح 9 بجے سے تصوف کی مجلس انشاء اللہ تعالیٰ بعد نماز ظہر تک منعقد ہوگی۔ مورخہ 28 دسمبر 2025 بروز اتوار صبح 9 بجے سے مغرب تک انشاء اللہ تعالیٰ علمائے کرام کے بیانات انمول رتن مبارک کی زیارت اور لنگر اور کھانا کا انتظام کیا گیا ہے اور عالمی دعائیہ محفل کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوگا جس میں بلا اختلاف مذہب وملت کے لوگوں کو شرکت کی عام دعوت ہے۔

خصوصاً اس دس روزہ پروگرام کے دوران 25 دسمبر 2025 بروز جمعرات صبح 10 بجے سے بارہ بجے تک مختلف مذاہب کے پیشوا رہنما اور پیروکاروں پر مشتمل ایک عالمی بین الاقوامی دعائیہ مجلس کا انعقاد ہونا طے پایا ہے۔ جس میں سماجی، قومی، ملی اور ملکی اتحاد اور امن وسلامتی کے لئے دعائے خیر کی جائے گی۔

الداعی خادم حقانی انجمن دربار
18 نمبر باگماری روڈ، کلکتہ – 700054
باگماری بازار کے پاس (مانک تلہ)

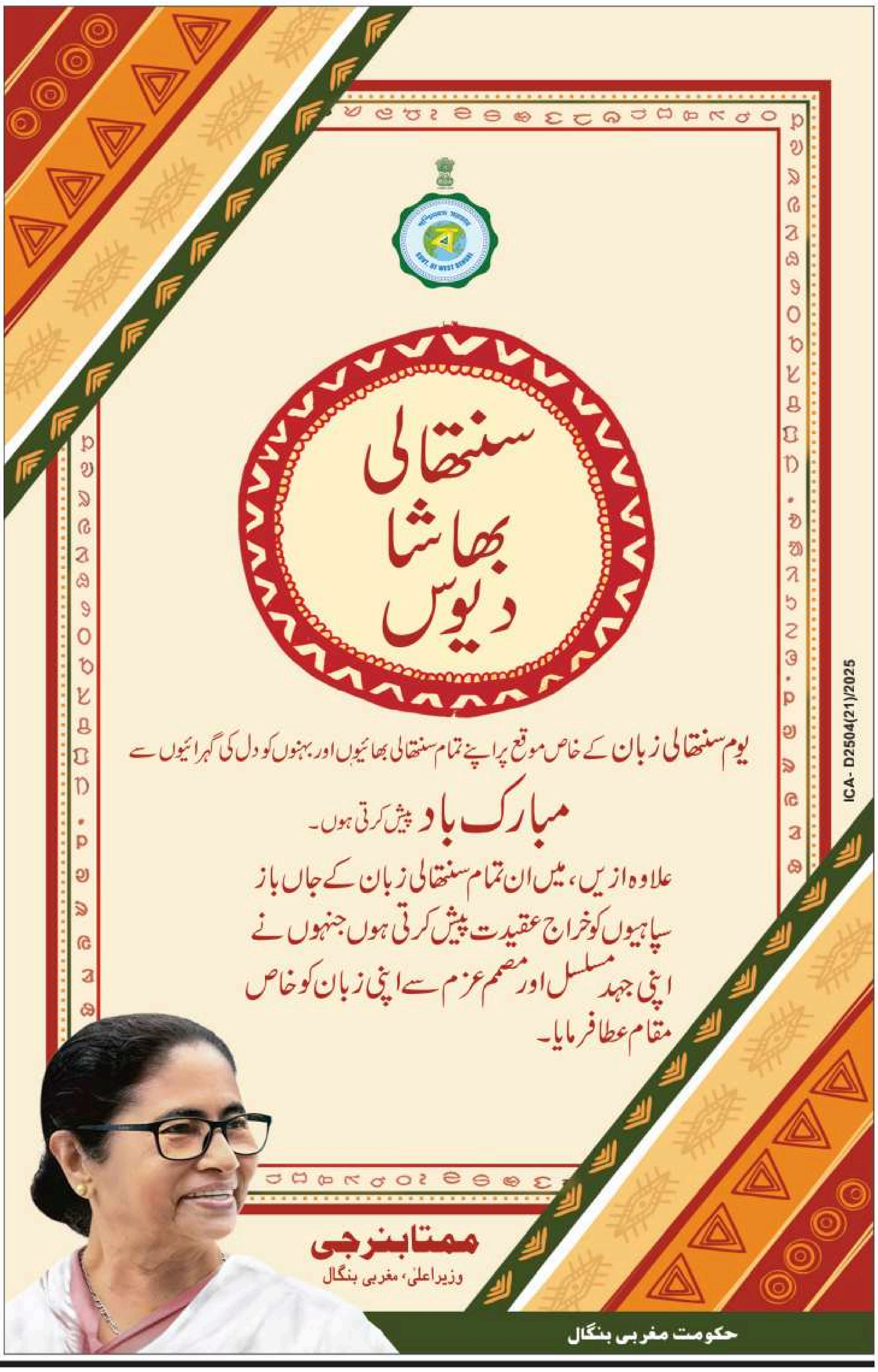

وزیراعلیٰ ممتا کی ہدایت کے بعد نبنو نے شروع کر دی
گنگا ساگر میلے کی تیاریاں، سڑکوں کی تزئین و آرائش پر زور

کولکاتا: 21 دسمبر (عوامی نیوز سروس) ریاستی حکومت نے آئندہ گنگا ساگر میلہ کو بے عیب سیکورٹی اور ہموار انتظام کے ساتھ منعقد کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ گزشتہ پیر کو وزیراعلیٰ ممتا بنرجی نے نبنو میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں واضح ہدایات دی تھیں کہ تمام بنیادی ڈھانچے کے ترقیاتی کام میلے سے پہلے مکمل کر لیے جائیں۔ اس ہدایت کے بعد محکمہ تعمیرات عامہ سمیت کئی محکموں نے زمین پر کام شروع کر دیا ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ سڑک کے ذریعے یاتریوں کے سفر میں کوئی دقت نہ ہو، بابوگھاٹ سے کاکدیپ لاٹ 8 تک اور ساگر کے جزیرے پر گنگا ساگر میلہ کے احاطے تک تمام اہم سڑکوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ نبنو ذرائع کے مطابق تقریباً 50 کلو میٹر سڑکوں کی مرمت اور تزئین و آرائش کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ کچھ جگہوں پر کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ متبادل انتظام کے طور پر سمندری ساحل سے ملحقہ علاقوں میں کچھ چھوٹی سڑکیں بھی بنائی جا رہی ہیں۔ اس کام کے لیے گنگا ساگر-بکھلی ڈیولپمنٹ بورڈ ذمہ دار ہے۔ میلے کے دوران بھیڑ کو سنبھالنے کے لیے لاٹ-8، بینوبن اور کچوبیریا کے جیٹی گھاٹوں پر دیکھ بھال کا کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ ان جیٹیوں کے قریب کئی عارضی جیٹیاں بنائی جا رہی ہیں، جنہیں میلے کے دوران استعمال کیا جائے گا۔ کپل مونی مندر کے قریب ایک نیا بس اسٹینڈ بنایا گیا ہے۔ یہ فیصلہ یاتریوں کی بھیڑ کو کنٹرول کرنے کے لیے ہے۔ ڈائمنڈ ہاربر پولیس ڈسٹرکٹ نے نیشنل ہائی وے نمبر 117 کے کچھ حصوں کی مرمت کی تجویز دی تھی اور وہ کام بھی زور و شور سے جاری ہے۔ اس کے علاوہ، پبلک ہیلتھ ٹیکنیکل ڈیپارٹمنٹ میلے کے احاطے کو سجانے کے لیے بڑی حد تک ذمہ دار ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اس محکمہ کے عہدیداروں نے ایک ہفتہ پہلے ہی گنگا ساگر کا دورہ کیا تھا۔ وہ بنیادی طور پر میلے کے احاطے کو سجانے کے کام کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ سندربن کی ترقی کے وزیر بنکم ہزرا نے بھی اپنے دفتر سے میلے کا کام شروع کر دیا ہے۔ انتظامی افسران، ایم ایل اے اور وزراء وقتاً فوقتاً میلے کے احاطے کا دورہ کر رہے ہیں۔ نبنو کی ہدایات کے مطابق تمام تیاری کے کام کو اس ماہ کے اندر مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ تمام محکموں کو سخت ہدایات دی گئی ہیں کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کام میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو۔

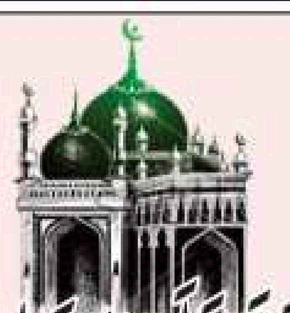

حیّ علی الصلاۃ
الصلاۃ خیر من النوم
(اول وقت)

برائے کولکاتا و مضافات

22 دسمبر 2025

فجر	4 بج کر 45 منٹ
طلوع آفتاب	6 بج کر 12 منٹ
ظہر	11 بج کر 35 منٹ
عصر	3 بج کر 21 منٹ
مغرب	5 بج کر 02 منٹ
عشاء	6 بج کر 17 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

Education is the Only Gateway to Mobility for Muslim

تعلیم، مسلمانوں کے لئے ترقی اور کامیابی کا واحد دروازہ ہے:

تعلیم اب بھی ہندستان میں سماجی ترقی و بلندی کا سب سے فیصلہ کن ذریعہ ہے، خصوصاً ان طبقات کے لئے جو تاریخی طور پر معاشی اور سیاسی میدانوں میں پسماندہ رہے ہیں۔ ان میں مسلمان، جو آبادی کا تقریباً 14.2 فیصد ہیں، اب بھی ان ساختی رکاوٹوں سے نبرد آزما ہیں جو ان کی ترقی کی راہ میں حائل ہیں۔ سچر کمیٹی کی رپورٹ (2006) نے مسلمانوں میں تعلیمی پسماندگی کی سنگینی کو اجاگر کیا تھا اور بتایا تھا کہ کم شرح خواندگی اور معیاری تعلیم تک محدود رسائی، غربت کے دائمی تسلسل اور باقاعدہ روزگار میں ناکافی نمائندگی سے گہرا تعلق رکھتی ہے، تقریباً دو دہائیاں گزرنے کے باوجود اگرچہ کچھ پیش رفت نظر آئی ہے۔ رفتار ناہموار اور نظامی چیلنجوں سے بھری رہتی ہے۔ تعلیم صرف روزگار تک پہنچنے کا راستہ نہیں، بلکہ عزت نفس، اعتماد، اور قومی دھارے میں بھرپور شمولیت کا دروازہ ہے۔ (UDISEPlus) کے تازہ ترین اعداد و شمار (2024-25) کے مطابق مسلم طلبہ کا اسکولوں میں داخلہ تناسب 15.9 فیصد ہے، جو ان کی آبادی کے حصے معمولی سا زیادہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب زیادہ مسلمان بچے ابتدائی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تاہم ثانوی تعلیم کے بعد طلبہ کے برقرار رہنے کی شرح میں نمایاں کمی آئی ہے، اور اعلیٰ ثانوی سطح پر داخلہ صرف 11.9 فیصد رہ جاتا ہے۔ صنفی تفاوت اب بھی موجود ہے، لیکن مسلم لڑکیوں نے قابل قدر پیش رفت دکھائی ہے۔ 2014ء کے بعد سے ان کے داخلے کی شرح میں 45 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جس کا سہرا مدنی تعلیمی اسکیموں اور قومی تعلیمی پالیسی (NEP) 2020 کے اثرات کو دیا جا سکتا ہے۔ تاہم اعلیٰ تعلیم کی طرف منتقلی اب بھی ایک بڑا چیلنج بنی ہوئی ہے۔ آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن کے مطابق جامعات میں مسلم طلبہ کا تناسب 2020 میں 5.5 فیصد سے گھٹ کر 22-2021 میں 4.87 فیصد رہ گیا۔ اس کی کئی بنیادی وجوہات معاشی اور سماجی رکاوٹیں ہیں۔ مسلم طلبہ میں ثانوی سطح پر تعلیم ترک کرنے کی شرح میں نمایاں اضافہ دیکھا جاتا ہے۔ جس کی اہم وجوہات میں کم عمری کی شادی، معاشی دباؤ اور خصوصاً لڑکیوں کے لئے تحفظ سے متعلق خدشات شامل ہیں، ان مسائل سے نمٹنے کے لئے ایک جامع اور کثیر جہتی حکمت عملی درکار ہے جس میں قومی تعلیمی پالیسی (NEP) 2020 پر موثر عمل درآمد، وظائف میں اضافہ، ڈیجیٹل شمولیت، اور اقلیتی اکثریتی اضلاع میں بنیادی تعلیمی ڈھانچے کی مضبوطی شامل ہو۔

مسلمانون میں تعلیمی پسماندگی کی وجوہات کئی جہتوں پر مشتمل ہیں۔ غربت، رہائشی علیحدگی اور اقلیتی اکثریتی اضلاع میں تعلیمی ڈھانچے کی کمی ایک ایسے منفی چکر کو جنم دیتی ہے جو محرومی کو مزید گہرا کرتا ہے۔ بہت سے مسلمان بچے اپنی تعلیم اردو میڈیم اسکولوں یا مدارس سے شروع کرتے ہیں، اور بیشتر مدرسہ فارغ التحصیل طلبہ مالی اور تکنیکی پابندیوں کے باعث اعلیٰ تعلیم جاری نہیں رکھ پاتے۔ اسی لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں جدید ٹیکنالوجی اور اختراعات سے لیس کیا جائے تا کہ ان کے فارغ التحصیل طلبہ مسابقتی بنیادوں پر یا تو روزگار کے میدان میں قدم رکھ سکیں یا اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ حاصل کر سکیں۔ حکومت کی جانب سے اسکیم فار پروائیڈنگ کوالٹی ایجوکیشن ان مدارس (SPQEM) اور سروشکشا ابھیان جیسے اقدامات کا مقصد اسی خلاء کو پر کرنا ہے جو سائنس، ریاضی اور زبان کی تربیت فراہم کر کے معیاری تعلیم کے فروغ کی کوشش کرتے ہیں۔ تاہم ان پروگراموں کی رسائی اب بھی محدود ہے اور بیورو کریٹک کی پیچیدگیاں ان کے اثرات کو کمزور کر دیتی ہیں۔

پالیسی اقدامات ہمیشہ سے محروم اور اقلیتی برادریوں کو ابھارنے کے لئے موجود رہے ہیں اور خاص طور پر بھارتی مسلمانوں نے ان سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کیا ہے حق تعلیم ایکٹ (2009) اور قومی تعلیمی پالیسی نے تعلیمی پالیسی (NEP 2020) تعلیم تک آفاقی رسائی اور مساوات پر زور دیا ہے جبکہ کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ جیسی اسکیمیں تعلیمی لحاظ سے پسماندہ علاقوں میں مسلم لڑکیوں کو ہدف بناتی ہیں۔ اقلیتی وظائف، نیا سویرا جیسے مفت کوچنگ پروگرام اور جن شکشن سنستھان کے تحت پیشہ ورانہ تربیت کے منصوبے مسلمانوں کی تعلیمی شمولیت کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں، اعلیٰ تعلیم کے میدان میں مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ نے داخلے کی شرح میں نمایاں اضافہ کیا تھا۔ تاہم اس فیلو شپ کی منسوخی مثبت امتیازی پالیسیوں (affirmative support) میں سکڑاؤ کی علامت ہے جو اقلیتی تعلیم کے مستقبل پر تشویش پیدا کرتی ہے۔ اس صورت حال میں حکومت کے لئے یہ ناگزیر ہو جاتا ہے کہ وہ اقلیتوں کے لئے ایک نئی موثر اور ہدفی وظیفہ اسکیم شروع کرے۔

سماجی رکاوٹوں کے باوجود، ہندستان بھر میں عزم و حوصلے کی بے شمار داستانیں موجود ہیں۔ مسلم طلبہ اپنی محنت، لگن اور کمیونٹی و سرکاری تعاون کے ذریعے کامیابی کے نئے معنی متعین کر رہے ہیں۔ بہار میں رحمانی-30 کا منصوبہ اس تبدیلی کی ایک شاندار مثال ہے جو پسماندہ پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ کو IIT-JEE جیسے مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لئے رہنمائی اور کوچنگ فراہم کرتا ہے۔ اپنے آغاز سے اب تک، اس پروگرام نے درجنوں طلبہ کو ملک کے ممتاز انجینئرنگ اداروں میں داخلہ دلانے میں مدد دی ہے، اور یوں مسلمانوں میں تعلیمی جمود کے تاثر کو چیلنج کیا ہے۔ اسی طرح سے دہلی کی کریسنٹ سول سروس اکیڈمی نے اب تک سو سے زائد سول سرویسس تیار کئے ہیں جو اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ خواہش اور کامیابی کے درمیان پل صرف محنت، رہنمائی اور مواقع سے قائم کیا جا سکتا ہے۔ یہ کوششیں اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہیں کہ کمیونٹی کی قیادت میں چلنے والے تعلیمی ادارے سرکاری اقدامات کے موثر تکملے (Supplement) کا کردار ادا کرتے ہیں۔ آسام کے موئی کلیم، جنہوں نے NEET UG 2024 میں 99.97 پرسنٹائل حاصل کیا۔ اور آمنہ عارف کڑی والا جو اردو میڈیم پس منظر کے باوجود اسی امتحان میں نمایاں کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ اس نئی نسل کی نمائندگی کرتے ہیں جو لسانی اور معاشی رکاوٹوں کو عبور کر کے قومی سطح پر مسابقت کر رہی ہے۔ اسی طرح مریم عفیفہ انصاری، جو بھارت کی پہلی مسلم خاتون نیورو سرجن ہیں، کمیونٹی کے اندر صنفی رکاوٹوں کے ٹوٹنے کی علامت ہیں، یہ کامیابیاں انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی شعور کی عکاس ہیں۔ ایک ایسا شعور جو یہ تسلیم کرتا ہے کہ تعلیم با اختیاری کے لئے ناگزیر عنصر ہے۔

تعلیم محض فردی ترقی کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک عوامی اثاثہ ہے جو اجتماعی مستقبل کو تشکیل دیتی ہے۔ بھارتی مسلمانوں کے لئے یہ وہ واحد موثر راستہ ہے جس کے ذریعہ وہ محرومی کے ڈھانچے کو تحلیل کر سکتے ہیں اور ملک کی ترقیاتی کہانی میں اپنا فعال کردار ادا کر سکتے ہیں۔ معیاری تعلیم کے حصول کے لئے کمیونٹی کی جدوجہد جو عوامی بیداری، ادارہ جاتی جدت اور بلند تر تمناؤں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ ایک خاموش انقلاب کی علامت ہے بھارتی حکومت بھی اس ضمن میں ٹھوس اقدامات کر رہی ہے تا کہ آئینی ضمانتیں عملی حقیقت کا روپ دھار سکیں۔ سول سوسائٹی بھی اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ ایسے اشتراکات کو فروغ دے رہی ہے جو علم تک مساوی رسائی کو ممکن بناتے ہیں۔ تعلیم کو خیرات نہیں بلکہ انصاف کے اجتماعی عزم کے طور پر دیکھا جانا چاہئے، جو صلاحیتوں کی ترقی کے لئے مثبت اقدامات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

ریسرچ ایسوسی ایٹ،
انڈین کونسل آف سوشل سائنس ریسرچ
(ICSSR)

کولکاتا میں موسم کا سرد ترین دن، پارہ 2 ڈگری گرا

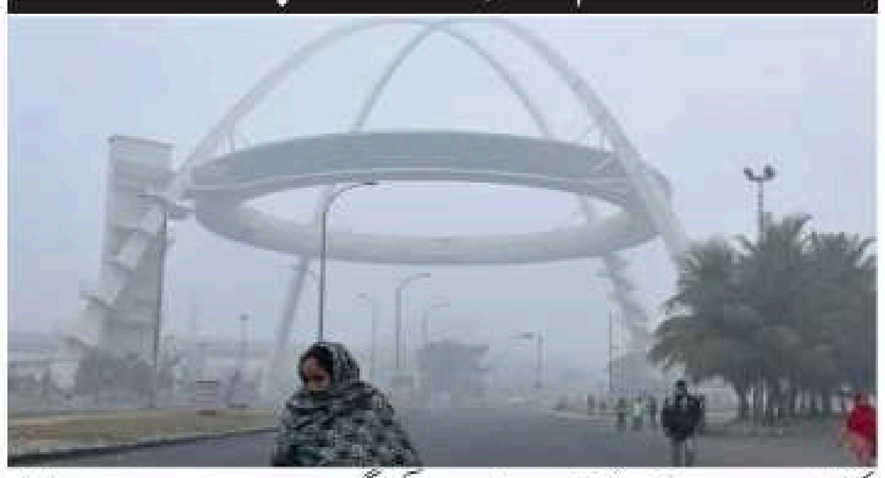

کولکاتا: 21 دسمبر (عوامی نیوز سروس) کولکاتا میں موسم کا سرد ترین دن رہا۔ شہر کے درجہ حرارت میں یکے بعد دیگرے 2 ڈگری کی کمی واقع ہوئی۔ شہر کا آج کم سے کم درجہ حرارت 14.4 ڈگری ہے۔ علی پور محکمہ موسمیات نے پیشین گوئی کی ہے کہ کرسمس سے درجہ حرارت میں قدرے کمی آئے گی۔ محکمہ موسمیات نے کولکاتا میں ہلکی دھند کی وارننگ بھی جاری کی ہے۔ کئی مقامات پر حد نگاہ 200 سے 500 میٹر تک گرنے کی توقع ہے۔

محکمہ موسمیات نے کہا کہ جنوبی بنگال میں موسم سرما کا موڈ قدرے بڑھ گیا ہے۔ درجہ حرارت گر گیا ہے۔ اگلے چند دنوں میں اس میں مزید کمی ہو سکتی ہے۔ تاہم درجہ حرارت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئے گی۔ رات اور دن کا درجہ حرارت معمول کے قریب یا تھوڑا اوپر اور نیچے ہوگا۔ اگلے 7 روز تک درجہ حرارت ایسا ہی رہے گا۔ موسم خشک رہے گا۔ بارش کا کوئی امکان نہیں۔ درجہ حرارت میں قدرے کمی کے ساتھ ہی محکمہ موسمیات نے جنوبی بنگال میں گھنی دھند کی وارننگ جاری کی ہے۔ آج، اتوار کو پرولیا، مغربی بردوان، بیر بھوم میں گھنے دھند کا انتباہ ہے۔ کہیں کہیں حد نگاہ 50 میٹر تک نیچے آ سکتی ہے۔ کولکاتا سمیت باقی اضلاع میں ہلکی سے درمیانی دھند کا امکان ہے۔ کچھ جگہوں پر مرئیت 200 سے 500 میٹر تک گر سکتی ہے۔ آج اتوار اور پیر کو کئی اضلاع میں گھنی دھند پڑنے کا امکان ہے۔ مغربی اضلاع میں آئندہ چند روز تک درجہ حرارت 12 سے 15 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان رہے گا۔ ساحلی اضلاع میں کم سے کم درجہ حرارت 15 سے 18 ڈگری سیلسیس رہ سکتا ہے۔ کولکاتا میں درجہ حرارت میں دو ڈگری کی کمی ہوئی ہے۔ صبح و شام سردیوں کا مزاج۔ ماہرین موسمیات کا اندازہ ہے کہ آج سے کم اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت معمول کے قریب رہے گا۔ آج کا کم سے کم درجہ حرارت 14.4 ڈگری ہے۔ گزشتہ روز زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20.7 ڈگری رہا۔ آسمان صاف رہے گا۔ شمالی بنگال میں موسم سرما کا موڈ جاری رہے گا۔ دارجلنگ ضلع سے متصل پہاڑی علاقوں میں درجہ حرارت 6 سے 8 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہے گا۔ دھند پڑنے کا امکان ہے۔ آج اور اتوار کو شمالی اور جنوبی دیناج پور میں گھنی دھند پڑ سکتی ہے۔ پیر کو شمالی اور جنوبی دیناج پور میں گھنے دھند کی وارننگ۔ دارجلنگ، جلپائی گوڑی اور علی پور دوار میں گھنی دھند پڑ سکتی ہے۔ مالدہ اور ملحقہ اضلاع میں، یعنی نچلے شمالی بنگال میں، درجہ حرارت 15 سے 17 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہے گا۔

آر ایس ایس اور بی جے پی کو ایک دوسرے میں گانٹھنا غلط ہے: بھاگوت

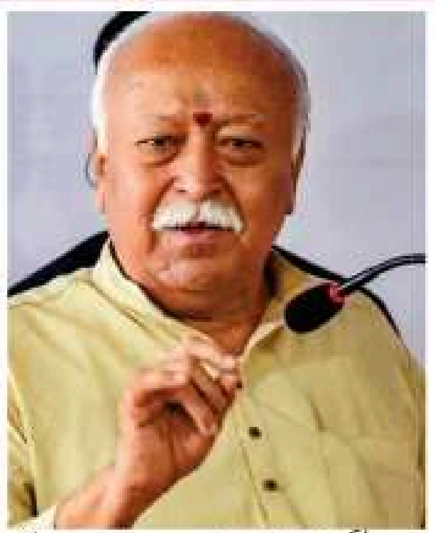

کولکاتا: 21 دسمبر (عوامی نیوز سروس) سرسنگھ چالک موہن بھاگوت نے آر ایس ایس کی صد سالہ تقریبات میں بنگال آنے کے بعد زیادہ ہندو اتحاد پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کو الجھانا غلط ہوگا۔ سنگھ کا کوئی دشمن نہیں ہے۔ سنگھ کا واحد مقصد ہندو سماج کا اتحاد اور یکجہتی ہے۔ موہن بھاگوت نے اتوار کو سائنس سٹی میں آر ایس ایس کی صد سالہ 'شتابدی سنگھ' تقریب میں کہا، "سنگھ کے بارے میں ایک غلط فہمی ہے، بہت سے لوگ نام جانتے ہیں لیکن سنگھ کے کام کو نہیں جانتے، آر ایس ایس صرف ہندو سماج کی ترقی کے بارے میں سوچتی ہے، وہ کسی بھی طرح کے تصادم کے ساتھ کام نہیں کرتی ہے۔ اگر سنگھ بڑھتا ہے تو بہت سے لوگوں کے مفادات کو ٹھیس پہنچتی ہے، لیکن سنگھ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ سرسنگھ پردھان نے دعویٰ کیا کہ سیاست غیر ضروری طور پر سنگھ سے الجھتی ہے۔ موہن بھاگوت کے الفاظ میں، "آر ایس ایس میں بی جے پی کے بہت سے رہنما موجود ہیں۔ لیکن آر ایس ایس اور بی جے پی کو ایک دوسرے میں گانٹھنا غلط ہے۔ آر ایس ایس تصادم کے جذبے کے ساتھ کام نہیں کرتی ہے۔ وہ صرف ہندو سماج کی ترقی کے بارے میں سوچتی ہے۔"

سرسنگھ پردھان کا پیغام، ہندو سماج کو متحد کرنے کے لیے، بھولی ہوئی جڑوں کی طرف لوٹنا ہے۔ سوامی وویکانند، رام موہن رائے، نیتاجی سبھاش چندر بوس جیسے بنگالی شخصیت کے نام بھی ان کے منہ میں آئے۔ بھاگوت نے خاص طور پر وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی کے لہجے کے مطابق رام موہن رائے کی تعریف کی۔ ان کے الفاظ میں، رام موہن رائے نے ساری زندگی سماجی اصلاح کے لیے جدوجہد کی۔ سماجی اصلاح کا کام ان کے دور سے شروع ہوا تھا۔ آر ایس ایس اس رجحان کو آگے بڑھانا چاہتی ہے۔"

سنگھ پردھان نے کہا کہ چونکہ ہندوستانی سماج یعنی ہندو سماج متحد نہیں ہے، اس لیے حملہ آور مختلف اوقات میں اس ملک میں آئے اور ہم پر حکومت کی۔ شک، ہنوں، پٹھانوں، مغلوں سے لے کر انگریزوں تک۔ بھارت آٹھ مرتبہ غیر ملکیوں کے قبضے میں رہا ہے۔ اس صورت حال کو دوبارہ سے روکنے کے لیے ہمیں متحد ہونا پڑے گا۔ بنگلہ دیش میں تشدد کے درمیان بنگال آئے سنگھ سربراہ کا اتحاد کا پیغام کافی اہم ہے۔ تاہم ساتھ ہی یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا سنگھ کے سربراہ بڑے ہندو سماج کے اتحاد کی خاطر بی جے پی سے اپنی دوری بڑھانا چاہتے تھے؟ یا انہوں نے یہ سمجھا کہ بنگالی سماج میں سنگھ کا سیاسی اثر و رسوخ بڑھنا مشکل ہے؟

ابھیجیت نے پیٹی اسکینڈل میں ملوث افراد کو 'بدمعاش' کہا

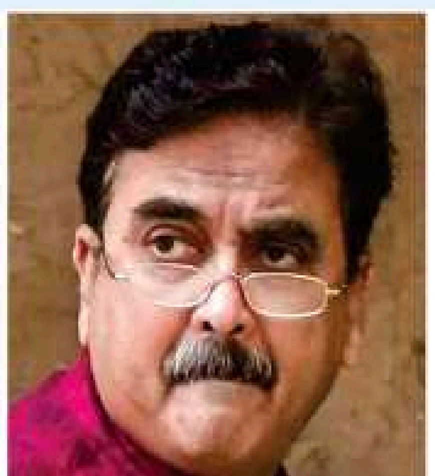

کولکاتا: 21 دسمبر (عوامی نیوز سروس) وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ بنگال کے درمیان، سابق جسٹس ابھیجیت گنگوپادھیائے، بی جے پی کے تملوک ایم پی، ایک بار پھر 'بے سرا' بن گئے ہیں۔ کچھ دن پہلے، انہوں نے ریاست میں حکمراں ترنمول دور کو ختم کرنے میں پارٹی کی اعلیٰ قیادت کی 'خیر سگالی' پر سوال اٹھا کر زعفرانی کیمپ کو بے چین کر دیا تھا۔ اس بار انہوں نے بریگیڈ کے گنگا پاٹھ تقریب میں پیٹی فروش کو ہراساں کرنے اور اس کی روزی روٹی کو تباہ کرنے کی سخت مذمت کی۔ ایک بنگالی نیوز چینل کو دیے گئے انٹرویو میں، انہوں نے اپنا غصہ نکالا اور ہراساں کرنے میں ملوث افراد کو 'بدمعاش' کہا اور کہا، "یہ کون لوگ ہیں! یہاں کون آئے اور جمع ہوئے۔ انہوں نے سوال کیا، انہیں کیا حق ہے کہ وہ ایک محنتی، محنتی شخص کی آمدنی کو روکیں؟ انہیں کس نے اسے مارنے کا حق دیا؟ یہ مغربی بنگال کی سیاست نہیں ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے ظالموں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ ہندوستان پر حکومت کر رہے ہیں ان پر ہاتھ مت اٹھاؤ، وہ تمہارے ہاتھ پیر توڑ دیں گے، میں ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکوں گا۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ پیٹی فروش پر ظلم کرنے والے اگر پارٹی سے ہیں تو انہیں فوری طور پر نکالا جائے۔ بھگوا رکن پارلیمنٹ کے اس موقف سے قیاس آرائیاں اور تجسس پھیل گیا ہے۔ کیونکہ بی جے پی کے وکیل لیڈر نے پیٹی اسکینڈل کے ملزمین کے لیے عدالت میں دلیل دی تھی۔ یہاں تک کہ قائد حزب اختلاف، شبھیندو ادھیکاری نے تینوں ملزمین کی ضمانت پر رہائی کے بعد ان کا خیر مقدم کیا۔ اتفاق سے تمام ملزمین کسی نہ کسی ہندوتوا گروپ سے وابستہ ہیں۔ انٹرویو میں انہوں نے آر جی کار اسکینڈل کا معاملہ بھی اٹھایا۔ انہوں نے کہا کیا ایسا مسلمان تھا؟ پھر انہوں نے دھماکہ خیز تبصرہ کیا کہ اگر بی جے پی بھی مغربی بنگال پر حکومت کرتی ہے تو کیا مسلمانوں کو پکڑ کر مار دیا جائے گا؟ بی جے پی کو گڈ گورننس کا تحفہ دینا چاہیے۔ اور اس لیے ایسے واقعات سے شروع ہی سے سختی سے نمٹا جانا چاہیے۔

ہوڑہ میں جڑواں حادثات میں تین کی موت

ہوڑہ: 21 دسمبر (عوامی نیوز سروس) ہوڑہ میں جڑواں حادثات میں تین افراد کی موت ہو گئی۔ جگت بلبھ پور میں ایک سائیکل سوار کو لاری نے کچل کر ہلاک کر دیا۔ دوسری جانب نبیرہ میں موٹر سائیکل کی ٹکر سے راہگیر جاں بحق ہو گیا۔ اس واقعے میں موٹر سائیکل ڈرائیور کی بھی موت ہو گئی۔ ہفتہ کی رات ہوڑہ کے جگت بلبھ پور میں بارگچھیا لیول کراسنگ کے قریب لاری کی زد میں آ کر ایک شخص کی موت ہو گئی۔ مقامی ذرائع کے مطابق ایک لاری بڑا گچھیا سے جگت بلبھ پور کی طرف تیز رفتاری سے جا رہی تھی۔ اس وقت لاری نے بڑا گچھیا کراسنگ کے سامنے اپنا کنٹرول کھو دیا اور ایک سائیکل سوار کو ٹکر مار دی۔ وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق مقتول کا نام شیخ انور علی ہے۔ وہ منسر ہاٹ کرشنا نریندر پور علاقہ کا رہنے والا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی جگت بلبھ پور تھانے کی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے جا کر لاری کو روکا اور لاش کو برآمد کر کے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ تاہم ڈرائیور فرار ہے۔ دوسرا حادثہ ڈومجور تھانے کے تحت قومی شاہراہ نمبر 16 کے نبرا علاقے میں پیش آیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق ایک خاتون سڑک عبور کر رہی تھی۔ اس وقت ایک بائک مبینہ طور پر تیز رفتاری سے آئی اور خاتون کو ٹکر مار دی۔ ٹکر کی زد میں آ کر سوار خود سڑک پر گر گیا۔ دو افراد موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ ڈومجور تھانہ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔

بہن کی عزت بچانے کی کوشش میں بھائی کو شرپسندوں نے زخمی کر دیا

ہوڑہ: 21 دسمبر (عوامی نیوز سروس) ہوڑہ میں دن دیہاڑے شرپسندوں کا ہنگامہ! عوامی سڑک پر ایک نوجوان خاتون کو بے حیائی سے چھونے اور چھیڑ چھاڑ کی کوشش جیسے سنگین الزامات لگائے گئے۔ نوجوان عورت خوف اور شرم سے رو رہی تھی اور التجا کر رہی تھی کہ چھوڑ دیا جائے۔ بہن کی حالت دور سے دیکھ کر اس کا بھائی اس کے پاس پہنچا۔ نوجوان پر اس وقت حملہ کیا گیا جب وہ اپنی بہن کی عزت بچانے کے لیے احتجاج کر رہا تھا۔ اسے بدمعاشوں نے زدوکوب کیا۔ اتوار کو ہوڑہ کے ڈومجور کے سلوپ علاقے میں واقع اس واقعے کے ارد گرد شدید جوش و خروش پھیل گیا۔ اس سلسلے میں کوئی تحریری شکایت درج نہ ہونے کی وجہ سے پولیس ابھی تک کسی کو گرفتار کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے۔ سنیت داس، ڈومجور تھانہ علاقے کے تحت سلوپ پاکوریا کے رہنے والے۔ وہ اتوار کو اپنی بہن کے ساتھ سائنس سٹی کے قریب ایک دستکاری میلے میں جانے کے لیے نکلا تھا۔ سنیت اپنی بہن کو سڑک پر کھڑا کر تے ہوئے اپنے سکوٹر پر لگنے والا شیشہ لینے ایک دکان پر گیا۔ مبینہ طور پر اس وقت پڑوس کے کچھ نوجوانوں نے نوجوان خاتون کو اکیلا پایا اور اسے ہراساں کرنا شروع کر دیا۔ پہلے، انہوں نے اس کی توہین کی، پھر انہوں نے اسے بے حیائی سے چھوا اور اسے دھمکیاں دیں۔ نوجوان عورت قدرتی طور پر غصے اور شرم سے ڈوب گئی۔ سنیت اسے دور سے دیکھ کر بھاگا۔ اس نے اپنی بہن کی عزت پامال کرنے پر احتجاج کیا۔ اور اسی وجہ سے ان پر شرپسندوں نے حملہ کیا۔ سنیت کی شکایت ہے کہ "ہم سائنس سٹی کے قریب میلے میں جا رہے تھے، اگر اسکوٹر کے پاس لگنگ گلاس نہیں ہے تو کولکاتا پولیس اس سے پوچھ گچھ کرے گی۔ چنانچہ میں اپنی بہن کو سڑک پر کھڑا کر کے لگنگ گلاس لگانے کے لیے دکان پر گیا، تھوڑی دیر بعد میں نے دور سے دیکھا کہ کتنے لوگ میری بہن کو ہراساں کر رہے ہیں، میں فوراً وہاں گیا، میں نے دیکھا کہ محلے کے کتنے لڑکے احتجاج کر رہے تھے۔ میرا سر پھٹ گیا۔" نوجوان خاتون روتی ہوئی آواز میں کہتی ہیں، "میں ان میں سے کسی کو نہیں جانتی، میں نے ان سے بات بھی نہیں کی، لیکن آج جب انہوں نے مجھے سڑک پر اکیلا کھڑا دیکھا تو وہ آگے آئے اور مجھے چھونے کی کوشش کی اور برا بھلا کہنے لگے، میں نے کہا، 'میں دادا کو بلاؤں گی۔' کہنے لگے جسے چاہو بلاؤ۔ میں بہت ڈر گئی مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اچانک میرے ساتھ ایسا کیوں کیا۔ سنیت نے ڈومجور پولیس اسٹیشن میں زبانی شکایت درج کرائی۔ لیکن چونکہ انہیں تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی اس لیے پولیس کسی کو گرفتار نہیں کر سکی۔

آل انڈیا ملی کونسل نے یوم حق اقلیت منایا

کولکاتا: (ساجد پرویز) آل انڈیا ملی کونسل نے یوم حقوق اقلیت کے موقع پر ایک تقریب کا انعقاد کلکتہ کے شیکسپیر سرانی کے عرفان لائبریری میں کیا جس کی صدارت ملی کونسل کے ریاستی سکریٹری شہود عالم نے کی جبکہ نقابت ملی کونسل کلکتہ شہر کے سکریٹری رافع محمود صدیقی نے انجام دیا اس موقع پر ملی کونسل کے اسسٹنٹ سکریٹری غلام محمد سمیت دیگر ذمہ داران موجود تھے۔ اس تقریب سے اظہار کرتے ہوئے سابق اے ڈی ایم اور سابق ڈائریکٹر مدرسہ ایجوکیشن بورڈ عابد حسین نے کہا کہ حق کوئی دیتا نہیں ہے بلکہ مانگنا پڑتا ہے اس دنیا میں کوئی کسی کو حق نہیں دینا چاہتا ہے مگر اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے اپنی کوشش کو جاری رکھا جائے متعلقہ افسران سے ملاقات کیا جائے بار بار کی ملاقاتیں اور ان سے اپنی حقوق کی توجہ مبذول کرایا جائے تو یقین کریں گے، آپ کے حق ضرور ملے گا۔ این ایو ایس سے لاء کے پروفیسر ڈاکٹر سرفراز احمد خان اقلیتوں کے متعلق قانون میں درج مختلف آرٹیکل کا ذکر کیا خصوصاً اقلیتوں کے حقوق کے لیے آرٹیکل نمبر 25 کے علاوہ آرٹیکل 26،30 اور 31 کا بھی انہوں نے بتایا کہ ہائی کورٹ نے مدرسہ کو کالعدم قرار دے دیا تھا مگر سپریم کورٹ آن ہی سب آرٹیکل کی روشنی میں مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے حق کو پھر سے بحال کیا۔ اس موقع پر انہوں نے ملک میں اقلیتوں کے تعلق سے ہونے والی چند واقعیات کا بھی ذکر کیا۔ اس تقریب سے اظہار خیال کرتے ہوئے عیسائی مذہب کے فادر فرانسس روزیریو نے کہا کہ ہم بھی اقلیت متحدہ ہو کر اپنی حقوق کے لیے تحریک چلائیں جب تک ہم متحد نہیں ہونگے تب تک ہمارے حقوق نہیں ملیں گے۔ اس پروگرام میں سکھ مذہب کے جس پریت سنگھ اروڑا، قادر منڈی، عرفان علی، غلام محمد، عرفان علی شیر، رافع صدیقی، شہود عالم نے بھی حقوق اقلیت پر اظہار خیال کیے۔ اس موقع پر دیگر شرکاء میں سابق اسسٹنٹ کمشنر آف پولس نثار احمد، مولانا خورشید عالم ندوی۔ مختار احمد وغیرہ موجود تھے۔ اس تقریب سے ملی کونسل تلنگانہ کے سکریٹری مولانا عمر عابدین نے بھی آن لائن خطاب کیا۔

کانکی نارہ: فلاورنگ فیوچرز فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام بین الاقوامی یوم معذورین منایا گیا

کانکی نارہ: 21 دسمبر (پریس ریلیز) بین الاقوامی یوم معذورین (IDPD) ہر سال 3 دسمبر کو منایا جاتا ہے، جس کا مقصد معذوری سے متعلق مسائل پر عوامی شعور بیدار کرنا، معذور افراد کے حقوق اور وقار کے تحفظ کو یقینی بنانا، اور معاشرے کے تمام شعبوں میں شمولیتی ترقی اور مساوی شرکت کو فروغ دینا ہے۔ یہ دن عالمی سطح پر رسائی، شمولیت اور با اختیار بنانے کے پیغام کو عام کرنے کا ایک موثر ذریعہ بن چکا ہے، جب کہ اس حقیقت کو بھی اجاگر کرتا ہے کہ معذوری انسانی تنوع کا فطری حصہ ہے اور ایک شمولیتی معاشرہ سب کے لیے ترقی کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

اسی مناسبت سے فلاورنگ فیوچرز فاؤنڈیشن، کانکی نارہ کے زیر اہتمام بین الاقوامی یوم معذورین منایا گیا، جس میں مقامی معذور افراد کی فعال شرکت رہی۔ اس موقع پر معذوری سے متعلق مسائل پر آگاہی کے لیے ایک خصوصی ویڈیو پیش کی گئی۔ پروگرام کے دوران معذور بچوں نے اجتماعی طور پر حوصلہ افزا نغمے پیش کیے، جن میں "کسی کی مسکراہٹوں پہ ہو نثار"، "رُک جانا نہیں تو کہیں ہار کے" اور "ہم ہوں گے کامیاب" شامل تھے۔

پروگرام کے دوران بعض بچوں نے اپنی تخلیقی اور فنکارانہ صلاحیتوں کا بھی مظاہرہ کیا، جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ اس تقریب کا انعقاد فاؤنڈیشن کے سیکریٹری بجے کمار رجک کی قیادت میں کیا گیا، جبکہ اراکین شبانہ خاتون، پوجا شا، شومن گھوش، راجو دوبے، پرشانت مشرا، گنیش شاو، جاوید حسرت اور دیگر نے انتظامی امور میں بھرپور تعاون کیا۔ آخر میں سیکریٹری بجے کمار رجک نے تمام شرکاء اور معاونین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ فلاورنگ فیوچرز فاؤنڈیشن آئندہ بھی معذور افراد سے متعلق مسائل کے حل کے لیے مزید عزم اور سرگرمی کے ساتھ کام کرتی رہے گی، اور انہوں نے سماج کے تمام طبقات سے اس مہم میں فعال شرکت کی اپیل کی۔

اس آئی آر میں دوبارہ نام درج کروانے کیلئے فارم 6 بھرنے کا موقع

کولکاتا، 21 دسمبر: (عوامی نیوز سروس) اگر کسی کا نام ڈرافٹ لسٹ سے خارج کردیا گیا ہے تو اس شخص کو اپنا نام دوبارہ درج کروانے کے لیے فارم 6 بھرنا اور جمع کرنا ہوگا۔ بی ایل اوز سے یہ معلوم کریں کہ اسے کہاں جمع کرنا ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو انہیں سماعت کے لیے بلایا جائے گا۔ اگر 14 فروری کو حتمی فہرست کی اشاعت کے بعد بھی کسی کو کوئی عدم اطمینان ہے تو وہ متعلقہ ضلع ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس تحریری درخواست دے سکتا ہے۔ اگر اس سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا تو وہ براہ راست سی ای او آفس میں تحریری درخواست دائر کرسکتا ہے۔ بی ایل او آج سے بوتھ پر بیٹھیں گے۔ اگر کسی ووٹر کو نام، عمر، پتہ، بوتھ نمبر، پارٹ نمبر، ضروری مشورہ اور مدد سے متعلق کوئی شکایت ہو تو بوتھ سے فراہم کی جائے گی۔ الیکشن کمیشن کے ذرائع کے مطابق ریاست بھر میں سماعت کا مرحلہ 26 یا 27 دسمبر سے شروع ہوسکتا ہے۔ حالانکہ حتمی حکم کمیشن کے دہلی سے گرین سگنل کا انتظار کیا جارہا ہے۔ ابتدائی طور پر بی ایل اوز کو نوٹس بھیجنے جانے تھے لیکن تکنیکی وجوہات کی بنا پر یہ ممکن نہیں ہوگا۔ ووٹرز کو نوٹس بھیجنے کا کام جمعہ سے شروع ہوگیا ہے۔ عام لوگوں کو انگریزی نوٹس کو سمجھنے میں دشواری ہوسکتی ہے اس لیے اس کے پیش نظر ان کا علاقائی زبانوں میں ترجمہ کیا جارہا ہے۔ نوٹس 22 اور 23 دسمبر تک مکمل کرلیے جائیں گے اور 15 جنوری تک سماعت کرنے کا ہدف ہے۔ **سماعت دو مرحلوں میں ہوگی**:

1. کوئی میپنگ لسٹ: تقریباً 30 لاکھ ووٹرز، جو 2002 کی ووٹر لسٹ کے ساتھ اپنا تعلق ثابت نہیں کرسکے۔ 2. مشکوک فہرست: تقریباً 136,000 ووٹرز، جن کی جنس، عمر یا نام میں بڑا تضاد ہے۔ مجموعی طور پر کمیشن تقریباً 16.7 ملین ناموں پر خصوصی نظر رکھے ہوئے ہے۔ بی ایل او گھروں کا دورہ کرکے نوٹس دیں گے اور ضرورت پڑنے پر موبائل فون پر پیغامات بھی بھیجے جائیں گے۔ وہیں کمیشن نے سماعت کے عمل کو شفاف رکھنے کے لیے کئی سخت اقدامات کیے ہیں: **مائیکرو مبصر**: سماعت کے دوران ہر میز پر ایک مائیکرو آبزرور موجود ہوگا۔ وہ براہ راست ERO کو رپورٹ کرے گا۔ تاہم سماعت میں کوئی سی سی ٹی وی یا ویب کیم نہیں ہوگا۔ آن لائن اپ لوڈ: سماعت کے تمام دستاویزات آن لائن اپ لوڈ کیے جائیں گے تاکہ کمیشن براہ راست اس کی نگرانی کرسکے۔ AI ایپ: کمیشن کی ایپ میں نوٹ نیڈیڈ فار ہیئرنگ کے نام سے ایک نیا آپشن شامل کیا گیا ہے، جسے سماعت کے دوران استعمال کیا جائے گا۔ لوگوں میں سوالات اٹھنے لگے ہیں کہ کیا لوگوں کی بڑی تعداد کو سننے کے لیے مناسب انفراسٹرکچر موجود ہے؟ سماعت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، سب ڈویژن مجسٹریٹ یا بی ڈی او کے دفتر میں ہوگی۔ ہر مرکز میں 11 میزیں ہوں گی اور ہر ٹیبل پر 100 ووٹرز کو سننے کا منصوبہ ہے۔ سیاسی جماعتیں پہلے ہی اس بڑی بھیڑ کو سنبھالنے کے لیے جگہ یا وقت کے بارے میں شکوک کا اظہار کرچکی ہیں۔ کمیشن نے یہ بھی کہا کہ 24 دسمبر کو مائیکرو مبصرین کو خصوصی ٹریننگ دی جائے گی۔ اس دوران کمیشن نے کام میں لاپرواہی برتنے پر بروئی پور ایسٹ-1 کے ای آر او اور بی ایل او کو طلب کیا ہے۔ دوسری جانب 600 بی ایل اوز کو ان کے اچھے کام کے اعتراف میں نوازنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ خیال رہے کہ مغربی بنگال کے ڈرافٹ ووٹر لسٹ یا ایس آئی آر (اسپیشل انٹینسیو رپورٹ) کی اشاعت کے بعد ریاستی سیاست میں ہلچل مچ گئی ہے۔ ڈرافٹ لسٹ سے تقریباً 58 لاکھ ووٹروں کے نام خارج کردیے گئے ہیں جس سے عام لوگوں میں تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ کئی زندہ ووٹرز کے نام مردہ فہرست میں ظاہر ہونے یا معلومات میں عدم مطابقت جیسے سنگین الزامات بھی سامنے آئے ہیں۔ اس صورتحال کو حل کرنے کیلئے SIR کا دوسرا مرحلہ یعنی عوامی سماعت یا سماعت کا مرحلہ اب شروع ہو رہا ہے۔ ملک کی بڑی ریاستوں میں سے صرف مغربی بنگال نے وقت پر SIR مکمل کیا ہے۔ باقی ریاستوں نے اضافی وقت مانگا ہے۔ یعنی کمیشن نے تمام عمل کو BLOs کے ذریعے بروقت اور موثر طریقے سے مکمل کیا۔ اتنے بڑے پیمانے پر کام میں کچھ چھٹپٹ غلطیاں ہیں۔ ووٹر لسٹ کے مسودے کی اشاعت کے بعد سماعت کے عمل کا ابتدائی مرحلہ یعنی سماعت کے خطوط گھر گھر بھیجنا آج سے شروع ہو رہا ہے۔ سماعت کا وقت فروری تک بڑھا دیا گیا ہے۔ سماعت فروری کے پہلے ہفتے کے آخری ورکنگ ڈے تک جاری رہے گی۔

انٹالی میں ایک گھر میں آتشزدگی

کولکاتا، 21 دسمبر: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا کے قریب انٹالی میں اور آگ لگ گئی۔ اتوار کو چھٹی کے دن ایک گھر میں آگ لگ گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ آنند پالیت روڈ پر واقع مکان میں دوپہر ساڑھے تین بجے خوفناک آگ لگ گئی۔ مقامی لوگوں نے فائر بریگیڈ کو اطلاع دی۔ فائر بریگیڈ کی 5 گاڑیاں موقع پر پہنچیں۔ فائر فائٹرز کے ساتھ انٹالی پولس اسٹیشن بھی موقع پر پہنچ گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ انٹالی میں مکان کی چوتھی منزل پر آگ لگ گئی۔ آگ اتوار کی سہ پہر تقریباً 3 بجکر 30 پر لگی۔ کئی گیس سلنڈر نکالے گئے۔ اگرچہ آنند پالیت روڈ پر موسم سرما کی دوپہر میں آگ لگ گئی۔ آگ مزید بھڑک سکتی تھی۔ اس ساری صورتحال سے مقامی لوگ خوف میں مبتلا ہیں۔ کئی لوگ گھروں سے باہر نکل آئے ہیں۔ آگ لگنے کی وجہ تاحال واضح نہیں ہے۔ فائر فائٹرز آگ پر قابو پانے کی کوشش کررہے ہیں۔ لیکن وہ آگ لگنے کی صحیح وجہ نہیں جان سکے ہیں۔ کچھ مقامی باشندوں نے میڈیا کو تصاویر دینے سے روک دیا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ انہوں نے انہیں کیوں روکا۔ تاہم اس رکاوٹ کی وجہ سے فائر فائٹرز سے بات کرنے کے بعد آگ لگنے کی وجہ کے بارے میں کچھ بھی واضح نہیں ہوسکا۔ آگ پر قابو پانے کے لیے فائر فائٹرز اور پولس انٹالی کے آنند پالیت روڈ کے علاقے میں کام کررہے ہیں۔ آگ پر مکمل طور پر قابو نہ پانے کی وجہ سے علاقے میں خوف وہراس پایا جاتا ہے۔

بہالہ کا ایک جوڑا بچہ سمیت حادثے کا شکار

کولکاتا، 21 دسمبر: (عوامی نیوز سروس) بہالہ کے ایک جوڑے کا ہولناک انجام سامنے آیا جو اپنے تین سالہ بیٹے کے ساتھ بائیک پر گئے تھے۔ کولکاتا سے تعلق رکھنے والے ایک جوڑے اور ان کے بچے کو اوڈیشہ کے سملی پال میں سواری کے دوران حادثہ پیش آیا۔ پولس ذرائع کے مطابق متوفی کی شناخت پارتھو گھوش کے طور پر کی گئی ہے۔ بہالا کے رہنے والے پارتھو گھوش اور اس کی بیوی سپرنا اپنے تین سالہ بیٹے کو سملی پال، اڈیشہ لے گئے تھے۔ وہ ایک گروپ میں سیر کے لیے گئے تھے۔ اس گروپ میں 37 دیگر افراد بھی تھے۔ وہ سنیچر کی صبح 4 بجے گھر سے نکلے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سواری میں تین فور وہیلر اور 17 بائک شامل تھے۔ وہ صبح 4 بجے روانہ ہوئے اور 7 بجکر 30 پر کولاگھاٹ پہنچے۔ کولاگھاٹ میں ٹفن کھانے کے بعد پارتھو اپنے تین سالہ بیٹے اور بیوی کے ساتھ بائک پر سملی پال کے لیے روانہ ہوا۔ خاندانی ذرائع کے مطابق ہائی وے پر حادثہ صبح ٹھیک 8 بجے پیش آیا۔ جہاں کافی دھند تھی۔ ساتھی مسافروں کا کہنا ہے کہ پارتھو صحیح راستے پر موٹر سائیکل چلا رہا تھا۔ لیکن بصارت اتنی کم تھی کہ اسے مخالف سمت سے آنے والا ٹرک نظر نہیں آیا۔ آمنے سامنے کی ٹکر سے خوفناک حادثہ پیش آیا۔ پارتھو کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ اس کا بایاں بازو اس کے جسم سے کٹ گیا تھا۔ اس کی بیوی سپرنا کے سر پر شدید چوٹ آئی۔ وہ کوما میں ہے۔ تاہم تین سالہ بچہ چونکہ اپنی ماں کی گود میں تھا اس لیے اس کے جسم پر ایک خراش بھی نہیں آئی۔ اہل خانہ میں غم کا ماحول ہے۔ پارتھو گھوش خاندان میں اکلوتا بچہ تھا۔ بوڑھے والدین گھر پر تھے۔ خاندانی ذرائع کے مطابق پارتھو اور اس کی بیوی سپرنا پندرہ سال سے ایک ساتھ سواری پر جاتے تھے۔ اس ناگہانی واقعہ سے محلے والے بھی حیران ہیں۔ ان کے ساتھی مسافروں میں سے ایک نے کہا کہ سپرنا دی اور بچہ پہلے گاڑی میں تھے۔ لیکن بچہ گاڑی میں ہی الٹیاں کر رہا تھا، اور اس نے کہا کہ وہ اپنے والد کی بائیک پر جائے گا۔ وہ اس سے پہلے بچے کے ساتھ بائیک پر پہاڑوں پر گئے تھے۔ کولاگھاٹ میں، سپرنا دی نے بچے کو پارتھو دا کی موٹر سائیکل پر لے لیا۔ ہم سب اپنی ٹیم کی قیادت کر رہے تھے۔

بائچنگ بھوٹیا کی کولکاتا میں میسی کی تقریب میں وی آئی پی رخنہ پر تنقید

کولکاتا، 21 دسمبر: (عوامی نیوز سروس) ہندستانی فٹ بال کے سابق کپتان بائچنگ بھوٹیا نے کولکاتا میں لیونل میسی کے ایونٹ کے دوران افراتفری پر تنقید کرتے ہوئے کھیلوں کے مقابلوں کو سیاسی رسم ورواج پر کھیل کو ترجیح دینے کی وکالت کی۔ بھوٹیا نے وی آئی پی کی موجودگی کی وجہ سے تاخیر کے بغیر بروقت آغاز کی ضرورت پر زور دیا، امید ہے کہ یہ واقعہ ایونٹ مینجمنٹ میں تبدیلی لائے گا۔ واضح ہو کہ سابق ہندستانی فٹ بال کپتان بائچنگ بھوٹیا نے کولکاتا کے سالٹ لیک اسٹیڈیم میں منعقدہ لیونل میسی کے حالیہ ایونٹ میں افراتفری کے مناظر پر تنقید کی۔ انہوں نے اس طرح کے ایونٹس کے کھیل کے جوہر پر سیاسی اور بیوروکریٹک پروٹوکول کو ترجیح دینے کے عمل کی مذمت کی۔ بھارت بھر میں بار بار ہونے والے واقعات کو دیکھتے ہوئے بھوٹیا نے تبصرہ کیا کہ کھیلوں کی تقریبات کو اکثر وی آئی پی کی موجودگی اور رسمی پروٹوکول کی وجہ سے تاخیر کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو اس موقع کی حقیقی روح پر پردہ ڈالتے ہیں۔ بھوٹیا نے کہا کہ شائقین اور کھلاڑی کھیل کا مشاہدہ کرنے آتے ہیں، نہ کہ دھوم دھام سے۔ ذہن نشیں رہے کہ کولکاتا میں ہونے والے ایونٹ میں خلل پڑا کیونکہ ہجوم تنظیمی حادثات اور VIP زیادہ ہجوم کی وجہ سے میسی کو دیکھنے سے قاصر تھا۔ بھوٹیا کو امید ہے کہ یہ واقعہ کھیلوں کے شائقین کی بہتر خدمت کیلئے ایونٹ مینجمنٹ کے طریقوں کے ازسر نو جائزہ کا اشارہ دے گا۔

دھند کے سبب کئی پروازیں منسوخ، کولکاتا میں بیلٹ فیل

کولکاتا، 21 دسمبر: (عوامی نیوز سروس) ہوائی سفر کرنے والے مسافر ایک بار پھر مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ کولکاتا، دہلی، سری نگر ہوائی اڈوں پر خدمات مختلف وجوہات کی بناء پر متاثر ہوئیں۔ بعض مقامات پر موسم کی خرابی کے باعث پروازیں منسوخ ہوئیں، بعض مقامات پر روانگی میں تاخیر ہوئی اور کنویئر بیلٹ کی خرابی کی وجہ سے مسافروں کو اپنی منزل تک پہنچنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری طرف کولکاتا ہوائی اڈے کے سی پورٹل کے کنویئر بیلٹ سسٹم میں خرابی پیدا ہوگئی۔ یہ سسٹم IndiGo کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ کنویئر بیلٹ مسافروں کے چیک ان سامان کو براہ راست ہوائی جہاز کے بیگیج کلیم ایریا میں لے جاتا ہے۔ کنویئر بیلٹ خراب ہونے کی وجہ سے پورٹ ورکرز سامان کو ہاتھ سے اٹھاتے نظر آئے۔ جس کی وجہ سے کئی معاملات میں طیارے وقت پر ٹیک آف نہیں کرسکے۔ اتوار کو سی پورٹل سروس کو اے بی پورٹل پر منتقل کردیا گیا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ اس پورٹل میں بھی ایک نیا مسئلہ کھڑا ہوگیا ہے۔ بہت سے معاملات میں، مسافروں نے شکایت کی ہے کہ انہیں ان کا سامان ان کی منزل پر نہیں ملا۔ خیال رہے کہ گھنے دھند اور انتہائی کم نمائش کی وجہ سے دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے کا شیڈول اتوار کو پھر سے الٹ گیا۔ ہوائی اڈے کا پورا احاطہ آج صبح سے ہی دھند کی چادر میں ڈھکا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے کم از کم 97 پروازیں منسوخ کردی گئیں۔ ان میں سے 48 پروازیں دہلی ہوائی اڈے پر اترنے والی تھیں۔ اور روانہ ہونے والی 49 پروازیں ٹیک آف کرنے والی تھیں۔ اتنی زیادہ پروازوں کی منسوخی کی وجہ سے بہت سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ واضح رہے کہ دہلی کے ہوائی اڈے سے روزانہ تقریباً 1,300 پروازیں اترتی اور اترتی ہیں۔ آج تقریباً 100 پروازیں منسوخ اور 200 سے زائد پروازیں تاخیر کا شکار ہونے سے مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ دہلی کے علاوہ سری نگر میں بھی خراب موسم کی وجہ سے فلائٹ سروس متاثر ہوئی ہے۔ برف باری اور بارش کے باعث آج 11 پروازیں منسوخ کردی گئیں۔ جموں اور دہلی میں خراب موسم کی وجہ سے حکام کو سری نگر کے لیے دو اور پروازیں منسوخ کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ کہا جاتا ہے کہ موسم صاف ہونے تک معمول کی پروازوں کی خدمات کے معمول پر آنے کے امکانات کم ہیں۔

آزاد فلسطین کی مانگ اور SIR کی مخالفت میں کولکاتا رینبو پرائیڈ واک 2025 کا انعقاد

کولکاتا، 21 دسمبر: (عوامی نیوز سروس) شہر نشاط کی سڑکوں پر شہر کی عجیب تحریک کے 26 سال مکمل ہونے پر واک کے 2025 ایڈیشن کا انعقاد 21 دسمبر کو گریش پارک سے ایسپلینیڈ تک کیا گیا تھا۔ آزاد فلسطین کا مطالبہ کرنے والے اور اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کی مخالفت کرنے والے نعروں نے اتوار کو کولکاتا رینبو پرائیڈ واک 2025 پر غلبہ حاصل کیا۔ جیسا کہ منتظمین نے زور دے کر کہا کہ فخر صرف جشن کے بجائے سیاسی ہے۔ سڑکوں پر شہر کی عجیب تحریک کے 26 سال مکمل ہونے پر، واک گریش پارک میٹرو اسٹیشن کے قریب جتن میترا پارک سے شروع ہوئی، گنیش چندر ایونیو اور چترنجن ایونیو سے ہوتی ہوئی ایسپلانیڈ وائی چینل پر اختتام پذیر ہوئی۔ واضح رہے کہ ہزاروں لوگوں نے LGBTQI+ کمیونٹی سے، سیدھے اتحادیوں، اور متجسس راہگیروں نے مارچ میں شرکت کی، جس نے کولکاتا کے مصروف ترین راستوں میں سے ایک کو عجیب، ٹرانس اور اتحادی مزاحمت کے ایک متحرک اور رنگین مظاہرے میں بدل دیا۔ جہاں موسیقی، رقص اور رنگ مارچ کے لیے لازم و ملزوم رہے، وہیں پرائیڈ واک کا سیاسی لہجہ واضح تھا۔ شرکاء کے ہاتھوں میں پلے کارڈز اور فلسطین کی آزادی کے نعرے اور SIR کے خلاف احتجاج کرتے نظر آئے۔ واک کے دوران آزادی کے نعرے، مختلف قسم کے امتیازی سلوک، پدرشاہی، ذات پات کی بالادستی، مذہبی ظلم وستم کے خلاف بھی لگائے گئے۔ منتظمین نے کہا کہ اس سال کے پرائیڈ نے موجودہ سماجی وسیاسی ماحول میں ذات، طبقے، مذہب اور عالمی سیاست کے ساتھ متضاد ٹرانس رائٹس کے سنگم کو پیش کیا ہے۔ سرکاری فلوٹ نے ان موضوعات پر روشنی ڈالی، جو فخر کو غیر سیاسی کرنے یا اسے تماشے میں کم کرنے سے انکار کا اشارہ دیتا ہے۔ فیشن اظہار کا ایک نمایاں طریقہ رہا، جس میں شرکاء صنفی بائنریز کو چیلنج کرنے اور عوامی جگہوں پر عجیب وغریب مرئیت پر زور دینے کے لیے لباس کا استعمال کرتے رہے۔ لباس روایتی لباس سے لے کر واضح طور پر سیاسی ملبوسات تک تھے جن میں احتجاج اور یکجہتی کے پیغامات تھے۔ نعروں نے محبت اور وجود کے حق کو بھی منایا، نہ صرف عجیب لوگوں کے لیے بلکہ تمام پسماندہ گروہوں کے لیے۔ مارچ کے دوران جاری کردہ ایک بیان میں، منتظمین نے فخر کو تہوار کے بجائے مزاحمت کا عمل قرار دیا۔ بیان نے اس خیال کو مسترد کردیا کہ قانونی سنگ میل جیسے کہ 2018 میں سیکشن 377 کو پڑھنا یا ٹرانس جینڈر پرسنز (تحفظ برائے حقوق) ایکٹ 2019 کا نفاذ، نے عجیب وغریب اور ٹرانس لوگوں کے لیے مادی تحفظ یا وقار میں ترجمہ کیا ہے۔ پولس کی ہراسانی، صحت کی دیکھ بھال میں امتیازی سلوک، بے روزگاری، بے گھری اور نفرت پر مبنی جرائم کے خلاف جامع قانونی تحفظ کی عدم موجودگی سمیت مسلسل مسائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، بیان میں کہا گیا کہ بغیر رسائی کے حقوق، تحفظ کے بغیر مرئیت اور وقار کے بغیر شناخت تشدد کی شکلیں ہیں۔ بین الاقوامی مسائل کو نمایاں طور پر نمایاں کیا گیا، اس بیان کی مذمت کی گئی جسے اس نے فلسطین میں تشدد کو گلابی دھونے کے طور پر بیان کیا ہے اور جاری شہری مصائب کو غیر واضح کرنے کے لیے عجیب وغریب تصویر کشی کرنے کی کوششوں کو مسترد کیا ہے۔ منتظمین نے غیر گفت وشنید مطالبات کا اعادہ کیا، جن میں خود ساختہ صنفی شناخت، تعلیم اور ملازمت میں تحفظات، انسداد امتیازی قانون سازی، صحت کی دیکھ بھال، ہاؤسنگ سیکورٹی، منتخب خاندانوں کی شناخت اور کمیونٹی کی قیادت میں پالیسی سازی شامل ہیں۔

ہائی کورٹ کی فوری سماعت کے بعد آر ایس ایس کے پروگرام کی اجازت، تقریب کا اختتام

کولکاتا، 21 دسمبر: (عوامی نیوز سروس) اتوار کو آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کو آر ایس ایس کے پروگرام میں مرکزی مقرر ہونا تھا۔ لیکن پروگرام کیلئے پولس کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ہوگئیں۔ آر ایس ایس نے پولس کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ آر ایس ایس کو آخری وقت میں کلکتہ ہائی کورٹ سے پروگرام کی اجازت مل گئی۔ جسٹس کرشنا راؤ کی بنچ نے اتوار کو سائنس سٹی میں آر ایس ایس کے پروگرام کی اجازت دی۔ اس اجازت نامہ کے بعد پروگرام کا آج اتوار کو پروگرام منعقد ہوا اور تقریب کامیابی سے ہمکنار بھی ہوا۔ واضح رہے کہ آر ایس ایس کے قیام کی 100 ویں سالگرہ کے موقع پر اتوار کو سائنس سٹی میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا ہے۔ پروگرام صبح 9 بجے شروع ہوگا۔ آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت وہاں پر اہم مقرر تھے۔ لیکن پروگرام کے لیے پولس کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ہوئیں۔ آر ایس ایس نے پولس کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ سنیچر کی شام چھٹی والے دن ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس سوجوئے پال سے فوری سماعت کی درخواست کی گئی۔ انہوں نے فوری سماعت کی درخواست منظور کرلی۔ بعدازاں شام 7 بجکر 30 پر جسٹس کرشنا راؤ کی بنچ میں کیس کی سماعت ہوئی۔ مدعی ششانک ششیکھر ڈے کے وکیل دھیرج ترویدی نے دلیل دی کہ یہ پروگرام تھیٹر میں منعقد کیا جائے گا۔ کسی سڑک پر قبضہ کرکے کوئی جلسہ یا اجتماع نہیں کیا جارہا۔ یہ کوئی سیاسی پروگرام نہیں ہے۔ کوئی ٹکٹ فروخت نہیں ہورہا ہے۔ بلدیہ سے اجازت لی گئی ہے۔ ایک سنیچر قبل کولکاتا پولس سے صرف باضابطہ اجازت طلب کی گئی تھی۔ اس کے بعد بھی وہ کوئی اجازت نہیں ملی۔ دراصل ریاست نے عدالت میں آر ایس ایس کے پروگرام پر اعتراض اٹھایا ہے۔ ریاستی وکیل جینت ساماتا نے کہا کہ پروگرام کی اجازت تیار ہے۔ لیکن جو فیکس نمبر دیا گیا تھا وہ کام نہیں کر رہا ہے۔ اس لیے اجازت دینا ممکن نہ تھا۔ ریورٹ سیکشن، کولکاتا پولس ڈائریکٹوریٹ آج رات 9 بجے تک کھلا رہے گا۔ اگر مدعی چاہے تو وہاں کے افسر انچارج کے پاس جاکر اجازت لے سکتا ہے۔ ریاستی وکیل کا بیان سنتے ہوئے جسٹس راؤ نے کہا کہ ای میل کے ذریعے اجازت دینی ہوگی۔ اس کے علاوہ جج نے یہ بھی کہا کہ مدعی خود جاکر اجازت لے گا۔

کولکاتا کا ایک سبق آموز واقعہ، بغیر سبزی دھوئے پکانا نقصاندہ

کولکاتا، 21 دسمبر: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال میں ایک چونکا دینے والا معاملہ سامنے آیا ہے جہاں ایک بزرگ خاتون کے دل کے اندر ایک طفیلی پایا گیا ہے۔ کولکاتا کے ایک نجی اسپتال کے ڈاکٹروں نے سرجری کے ذریعے 52 سالہ خاتون کے دل سے پرجیوی کو کامیابی سے نکال کر اسے موت سے بچالیا۔ اس ضمن میں اسپتال کے کارڈیک سرجن ڈاکٹر سومیا گوہا نے وضاحت کی کہ یہ کارڈیک ہائیڈیٹیڈ سسٹ، ایک قسم کے پرجیوی انفیکشن کا ایک بہت ہی نایاب اور جان لیوا کیس تھا۔ اگر بروقت سرجری نہ کی گئی ہوتی تو عورت کسی بھی لمحے مرسکتی تھی۔ کارڈیک سرجن سومیا گوہا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ بیماری عام طور پر کتوں میں پائی جاتی ہے۔ تاہم بعض اوقات سبزیوں کو کھانے سے پہلے صحیح طریقے سے نہ دھونے سے بھی انفیکشن ہوسکتا ہے۔ تاہم یہ اکثر انسانی جسم کے دیگر اعضاء کو متاثر کرتے دیکھا گیا ہے۔ اسپتال ذرائع کے مطابق 52 سالہ خاتون کو سانس کی ہلکی تکلیف اور کبھی کبھار بے چینی کا سامنا کرنا پڑا۔ ابتدائی طور پر اس نے اسے عام تھکاوٹ کے طور پر مسترد کردیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس کی حالت مزید خراب ہوتی گئی۔ صرف چند قدم چلنے کی وجہ سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اسے سانس لینے میں تکلیف اور چکر آنے لگے۔ کبھی کبھی اس نے اچانک بلیک آؤٹ کا بھی تجربہ کیا۔ گھر والے اسے کئی ڈاکٹروں کے پاس لے گئے لیکن حالت کی اصل وجہ معلوم نہ ہوسکی۔ آخر میں، ایک تجربہ کار ماہر امراض قلب کے شبہات کی وجہ سے تفصیلی معائنہ کیا گیا۔ رپورٹ نے ڈاکٹروں کو بھی حیران کردیا۔ رپورٹ میں انٹروینٹریکولر سپٹم کے اندر ایک بڑے سسٹ کا انکشاف ہوا، جو عورت کے دل کے دو پمپنگ چیمبرز کے درمیان دیوار ہے۔ اس کے اندر کئی چھوٹی ریشوں کے سسٹ بھی تھے، جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ پرجیوی اندر سے بڑھ رہی ہے۔ خطرہ وہیں ختم نہیں ہوا۔ سسٹ دل کی ساخت کو بگاڑ رہے تھے اور خون کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا کررہے تھے۔ مزید برآں، مریض کو بار بار وینٹریکولر ٹکی کارڈیا (دل کی تال کا ایک سنگین مسئلہ) کا سامنا تھا۔ ڈاکٹروں کو خدشہ تھا کہ سسٹوں سے سیال کا ایک قطرہ بھی جان لیوا اینفیلیکسس (ایک شدید الرجک ردعمل) کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کے بعد مریض کو علی پور کے ایک نجی اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں کارڈیک سرجن سومیا گوہا کی نگرانی میں ایک پیچیدہ سرجری کی گئی۔ سب سے بڑا چیلنج دل کی اہم خون کی نالیوں اور برقی عصبی ریشوں کے بالکل ساتھ واقع سسٹوں کو بالکل ٹھیک کرنا تھا۔ ایک طویل اور پیچیدہ عمل کے ذریعے ننھے ریشے کے سسٹ ایک ایک کرکے نکالے گئے۔ سرجری کے بعد مریض آہستہ آہستہ صحت یاب ہوگیا۔ وہ اسپتال سے گھر واپس آئی، اور جان لیوا فاسد دل کی دھڑکن ختم ہوگئی۔ مہینوں میں، وہ اپنی حالت سے ٹھیک ہوگئی۔ صحت یاب ہونے کے بعد، ادھیڑ عمر خاتون اب معمول کے مطابق سانس لینے اور چلنے پھرنے کے قابل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انسانی دل میں سسٹک ہائیڈیٹیڈ بیماری انتہائی نایاب ہے۔ یہ صرف 0.5 سے 3 فیصد کیسز میں ہوتی ہے۔ دل کے اس مخصوص حصے (جہاں عورت کو انفیکشن ہوا تھا) میں انفیکشن اس سے بھی کم مریضوں میں دیکھا جاتا ہے۔ پچھلی چند دہائیوں میں ملک بھر میں ایسے کیسز کی تعداد بہت کم رہی ہے۔

کولکاتا میں میراتھن کامیابی سے ہمکنار

کولکاتا، 21 دسمبر: (عوامی نیوز سروس) آج اتوار کو میراتھن کے سبب کولکاتا ٹریفک پولس نے صبح سے دوپہر تک متعدد اہم سڑکوں پر ٹریفک پر پابندیاں عائد کردی ہیں۔ کچھ سڑکوں کو جزوی طور پر بند کردیا گیا ہے جب کہ دیگر کو مکمل طور پر بند کردیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ کئی اہم سڑکوں پر دوپہر تک ٹریفک کی پابندیاں عائد کردی گئی ہیں۔ کچھ سڑکوں کو جزوی طور پر بند کردیا گیا ہے جب کہ دیگر کو مکمل طور پر بند کردیا گیا ہے۔ سڑکوں کے ساتھ ساتھ ٹرام سروس بھی عارضی طور پر بند کردی گئی ہے۔ خیال رہے کہ کولکاتا میں اتوار کی صبح میراتھن کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے کولکاتا ٹریفک پولس نے صبح سے دوپہر تک متعدد اہم سڑکوں پر ٹریفک پر پابندیاں عائد کردی ہیں۔ کچھ سڑکوں کو جزوی طور پر بند کردیا گیا ہے جب کہ دیگر کو مکمل طور پر بند کردیا گیا ہے۔ سڑکوں کے ساتھ ساتھ ٹرام سروس بھی عارضی طور پر بند کردی گئی ہے۔ صبح سے دوپہر تک کئی سڑکیں بند کردی گئی ہیں۔ فہرست میں کسوآرنیہ ایونیو اور کوئنس وے، اے جے سی بوس روڈ (Exide کراسنگ سے بسنگر کراسنگ تک)، میو روڈ، خضر پور روڈ، اسپتال روڈ، ڈفرن روڈ اور آؤٹرم روڈ، ریڈ روڈ شامل ہیں۔ بتایا گیا کہ پارک اسٹریٹ کے علاقے میں کئی سڑکیں بند ہیں۔ کچھ سڑکوں پر جزوی ٹریفک چلائی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ میدان سیکٹر میں ریڈ روڈ، اسپتال روڈ، ڈفرن روڈ، بمبئی روڈ کراسنگ پر سڑکیں بند ہیں۔ میراتھن ختم ہونے کے بعد سڑکیں کھول دی جائیں گی۔ کولکاتا پولس ذرائع کے مطابق جیسے جیسے میراتھن آگے بڑھ رہی ہے، ان جگہوں کو آہستہ آہستہ بلاک کیا جارہا ہے۔ اس سے پہلے ان سڑکوں پر ٹریفک کو جزوی طور پر کنٹرول کیا گیا تھا۔ بعد میں جب میراتھن آتی ہے تو سڑکوں کو مکمل طور پر بند کیا جارہا ہے۔ اتوار کو بھی شہر کے باشندے جو کام کے لیے باہر گئے ہیں، انہیں گڑیا ہاٹ کراسنگ کے لیے سوینہو اسٹریٹ یا بونڈیل روڈ کا استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ دوسری جانب گڑیہ ہاٹ روڈ کے مغربی حصے کو میراتھن کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ اس لیے سفر کے لیے مشرقی سڑک استعمال کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

☆☆☆

ضلع میں کسان کریڈٹ کارڈز کیلئے خصوصی کیمپ لگائے جائیں گے

کسانوں کو زیر سود پر قرض کا فائدہ ملے گا، اسکیم کے فوائد حاصل کرنے کیلئے قریب ترین بینک برانچ پر جائیں: کلین کھل کھو

عوامی نیوز نمائندہ

لوہردگا: جھارکھنڈ کے محنتی کسانوں کے لیے ایک اہم اور اطمینان بخش خبر ہے۔ کسانوں کو کسان کریڈٹ کارڈ (کے سی سی) تک آسان اور بروقت رسائی فراہم کرنے کے لیے ضلع لوہردگا میں ایک خصوصی کے سی سی کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ ڈسٹرکٹ ایگریکلچر آفیسر محترمہ کلین کھل کھو نے بتایا کہ اس مہم کا بنیادی ہدف ربیع کی فصل کے لیے کسانوں کو بروقت زرعی قرضے فراہم کرنا ہے، جس سے وہ مالی دباؤ کے بغیر کاشت کر سکیں۔ شیڈول کے مطابق، 24 دسمبر اور 7 جنوری کو لوہردگا، سینہا، اور کوڑو بلاکس میں، 23 دسمبر اور 6 جنوری کو بھنڈرا، کسکو، اور پیشرار بلاکس میں اور کیرو بلاک میں 30 دسمبر اور 7 جنوری کو خصوصی کسان کریڈٹ کارڈ کیمپ منعقد کیے جائیں گے۔ یہ کیمپ کسانوں کو کے سی سی کی درخواستوں، دستاویزات کے طریقہ کار اور قرض کی خدمات کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کریں گے، یہ سب ایک جگہ پر ہیں۔ مزید برآں، کسانوں کو اہم خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ انہیں کسان کریڈٹ کارڈ کے تحت زیر فیصد سالانہ سود پر قرض حاصل کرنے کا موقع ہے۔ مرکزی حکومت اور حکومت جھارکھنڈ کے مشترکہ اقدام کے طور پر، جو کسان اپنے قرضوں کی وقت پر ادائیگی کرتے ہیں، انہیں 7 فیصد سود پر سبسڈی فراہم کی جاتی ہے، جس سے ان کے کے سی سی قرضوں کو عملی طور پر سود سے پاک کر دیا جاتا ہے۔ اسکیم کے تحت، بینک صرف نکالی گئی رقم پر سادہ سود وصول کرتے ہیں۔ اگر کسان سال میں ایک بار اصل اور سود کی ادائیگی کرتے ہیں، تو مرکزی حکومت 3 فیصد سبسڈی فراہم کرتی ہے اور ریاستی حکومت سال بھر میں وصول کیے جانے والے سود پر 4 فیصد سبسڈی فراہم کرتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی کسان 1 لاکھ کا قرض لیتا ہے اور اسے وقت پر ادا کرتا ہے، تو وہ اگلے سال پورا 7 فیصد سود وصول کرتا ہے۔ اس اسکیم کی خاص بات یہ ہے کہ کسان بغیر ضمانت کے کھیتی باڑی اور مویشی پالنے کے لیے 2 لاکھ تک کا قرض حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ سہولت نئے اور موجودہ دونوں کے سی سی اکاؤنٹس پر لاگو ہوتی ہے اور 3 لاکھ تک کے قرضوں کے لیے درست ہے۔ ایگریکلچر آفیسر محترمہ کھل کھو نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے کے لیے اپنے قریبی کیمپ یا بینک برانچ کا دورہ کریں، ساہوکاروں کی طرف سے وصول کی جانے والی اونچی شرح سود سے بچیں اور صفر سود سے لطف اندوز ہونے کے لیے اپنے قرضوں کی بروقت ادائیگی کریں۔ کسانوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اس اقدام کو کسانوں کے مالیات کو مضبوط بنانے اور خود انحصاری کے حصول کی جانب ایک اہم قدم سمجھا جاتا ہے۔

معیاری تعلیم معاشرے اور قوم کی مجموعی ترقی کی مضبوط بنیاد ہے: یوگیندر

عوامی نیوز نمائندہ

بیرمو: گزشتہ روز پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی، کوآپریٹو اور امتناع کے محکمے کے ریاستی وزیر یوگیندر پرساد نے لیوولا انگلش میڈیم اسکول، گومیا میں منعقدہ سالانہ نمائش میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اسکول فیملی کی جانب سے ان کا شاندار روایتی انداز میں استقبال کیا گیا۔ پروگرام کے دوران طلباء وطالبات نے مختلف تھیم پر مبنی جدید اور معلوماتی ماڈلز کی نمائش دکھائی۔ ریاستی وزیر نے ہر ماڈل کا معائنہ کیا اور طلباء سے بات چیت کی، ان کے خیالات، طریقہ کار اور مقاصد کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ ساتھ ہی تمام طلبا کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے کئی ماڈلز کی تعریف کی جن میں بلائنڈ اسٹک، اسمارٹ سٹی اور مصنوعی ذہانت شامل ہیں۔ انہوں نے بچوں کی تخلیقی سوچ، سائنسی نقطہ نظر اور اختراعی صلاحیتوں کی تعریف کی اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ طلباء کی جانب سے پیش کیے گئے ثقافتی پروگرام نے حاضرین کے دل موہ لیے۔ معزز وزیر نے طلباء کے ٹیلنٹ، نظم وضبط، پریزنٹیشن اور صلاحیتوں کی تعریف کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے معزز وزیر نے کہا کہ معیاری تعلیم معاشرے اور قوم کی مجموعی ترقی کی بنیاد ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بچوں کی ہمہ گیر ترقی تعلیم کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ ریاستی حکومت تعلیمی نظام کو مزید مضبوط، قابل رسائی اور موثر بنانے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ نظم وضبط، محنت، لگن اور اخلاقی اقدار کو اپناتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اس کے بعد انہوں نے کجرکیلو، کاری پنچایت کے ماسی-مارشل اسکول میں سالانہ تقریب میں شرکت کی۔ یہاں بھی معزز وزیر کا شاندار استقبال کیا گیا۔ پروگرام کا افتتاح محترم وزیر نے شمع جلا کر کیا۔ اس موقع پر اسکول کے طلباء کی جانب سے مختلف پریزنٹیشن دکھائی گئی۔ معزز وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ تعلیم معاشرے کی مجموعی ترقی کی بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے سالانہ پروگرام نہ صرف بچوں کے خود اعتمادی کو بڑھاتے ہیں بلکہ ان کی صلاحیتوں کو نکھارتے ہیں۔ انہوں نے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کی مسلسل کوششوں پر اسکول فیملی کو مبارکباد دی اور طلباء کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ ریاستی وزیر یوگیندر پرساد نے ربن کاٹ کر گومیا اولڈ سینما ہال کے قریب یونیورسل پریمیم ٹائلس اور گرینائٹس کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ گلدستہ پیش کرتے ہوئے ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ریاستی وزیر نے نئی اسٹیبلشمنٹ کی کامیابی، ترقی اور روشن مستقبل کے لیے اسٹیبلشمنٹ کے ڈائریکٹر کو دلی نیک تمنائیں اور مبارکباد پیش کی۔ تقریب میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

جے ایم ایم کے لیڈر نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کر مسائل سے آگاہ کیا

کوئلہ اور فلائی ایش گاڑیوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ

بصورت دیگر 3 جنوری سے احتجاج کیا جائے گا

عوامی نیوز نمائندہ

سمریا: جھارکھنڈ مکتی مورچہ کے مرکزی رکن منوج کمار چندرا نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی اور انہیں علاقے کے مسائل سے آگاہ کیا اور سمریا بلاک سے گزرنے والی کوئلہ اور فلائی ایش گاڑیوں کے چلنے پر مکمل پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ بارکا گاؤں بلاک میں پاکری برواڈیہ کول مائنز سے کوئلہ سمریا، دھانگڑا، منٹرول اور سیریندا گاؤں کے راستے ٹنڈوا این ٹی پی سی تک پہنچایا جا رہا ہے۔ جو تقریباً 106 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ جب کہ بارکا گاؤں-کیریداری-ٹنڈوا کا راستہ صرف 20 کلومیٹر ہے۔ منوج چندرا نے بتایا کہ کوئلے سے چلنے والی گاڑیوں کے مسلسل حادثات کے بعد، ہزاری باغ ضلع انتظامیہ اور مقامی عوامی نمائندوں نے بارکا گاؤں-ٹنڈوا روٹ پر کوئلے کی گاڑیوں کے آپریشن کو روک دیا ہے۔ نتیجتاً کوئلہ اب لاتیہار-چترا آبادی والے علاقے سے لے جایا جا رہا ہے، جس سے حادثات کا خطرہ مزید بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مگدھ-امرپالی کوئلہ کانوں کے علاقے میں اب تک دو ہزار سے زیادہ بے گناہ لوگ اپنی جان گنوا چکے ہیں اور بہت سے لوگ ہمیشہ کے لیے معذور ہو چکے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حادثات کے بعد طے شدہ معاوضے کی رقم بھی ٹرانسپورٹرز ادا نہیں کرتے جس سے عوام میں انتظامیہ کا امیج خراب ہوتا ہے۔ مزید برآں، کوئلے کی گاڑیوں سے نکلنے والے آرسینک، کیڈمیم اور سلیکا جیسے عناصر صحت کے سنگین مسائل کا باعث بن رہے ہیں، جن میں دمہ اور سانس کی دیگر بیماریاں شامل ہیں۔ منوج چندرا نے کہا کہ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی وزارت کے جاری کردہ ضابطوں کی کوئلہ اور فلائی ایش کی نقل و حمل میں مکمل خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر سمریہ بلاک سے کوئلہ اور فلائی ایش گاڑیوں کا آپریشن فوری طور پر بند نہ کیا گیا تو 3 جنوری 2026 سے سمریہ چوک پر غیر معینہ مدت [illegible]

نابالغ کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنانے اور اسقاط حمل پر مجبور کرنے والا ملزم گرفتار

عوامی نیوز نمائندہ

چین پور: چین پور تھانہ علاقے کے تحت ایک گاؤں میں ایک نابالغ لڑکی کے جنسی استحصال اور اسقاط حمل پر مجبور کرنے کے سنگین معاملے میں پولیس نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔ ملزم پر الزام ہے کہ وہ شادی کا جھوٹا وعدہ کر کے نابالغ لڑکی کا جنسی استحصال کر رہا تھا۔ [illegible]

ایم پی کی پہل سے غریبوں میں کمبل کی تقسیم

[illegible] گاؤں والوں نے اس انسانیت سوز اقدام کے لیے ایم پی کالی چرن کا شکریہ ادا کیا اور ان کی تعریف کی۔

اسکول کے بچوں کو کینسر کے مریض کی مدد کے نام پر چندہ کیلئے بھیج دیا

عوامی نیوز نمائندہ

گھاگھرا: جب تعلیم کے مندر کمرشل ازم یا غلط روایات کا شکار ہوتے ہیں تو معاشرے کا مستقبل خطرے میں دکھائی دیتا ہے۔ ایسا ہی ایک چونکا دینے والا معاملہ گھاگھرا بلاک کے مکرا گاؤں میں واقع سولٹیئر اکیڈمی سے سامنے آیا ہے۔ پرنسپل پر انسانی ہمدردی کی آڑ میں اسکول کے معصوم بچوں کو چندہ لینے کے لیے بازار کی گلیوں میں بھیجنے کا الزام ہے۔ اطلاع کے مطابق گھاگھرا بلاک ہیڈکوارٹر کے مین بازار علاقے میں اسکول یونیفارم پہنے چھوٹے بچوں کو ایک دکان سے دوسری دکان پر جاتے ہوئے چندہ مانگتے دیکھا گیا۔ بچوں نے دکانداروں کو بتایا کہ ان کے اسکول کے پرنسپل نے انہیں کینسر کے مریض کے علاج کے لیے چندہ اکٹھا کرنے کی ہدایت دی ہے۔ بچوں کو ہاتھوں میں ڈونیشن بکس لیے گھومتے دیکھ کر مقامی رہائشی اور والدین حیران رہ گئے۔ اس واقعہ نے علاقے میں ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ مقامی دکانداروں اور روشن خیال شہریوں نے اسکول انتظامیہ کے طرز عمل پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ کسی کی مدد کرنا قابل تحسین ہے، لیکن اسکول کے بچوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کرنا اور انہیں عوامی مقامات پر چندہ مانگنے کے لیے بھیجنا نہ صرف ان کی عزت نفس کو مجروح کرتا ہے بلکہ براہ راست بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے۔ والدین سخت ناراض ہیں کہ بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے اسکول بھیجا جاتا ہے، سڑکوں پر چندہ جمع کرنے کے لیے نہیں۔ اس چندہ مہم میں، جو بچے 249 اور 349 کے درمیان حصہ ڈالتے ہیں انہیں چاندی کا تمغہ اور سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ 349 اور 450 کے درمیان حصہ ڈالنے والوں کو گولڈ میڈل اور سرٹیفکیٹ ملے گا۔ اور 450 سے زیادہ جمع کرنے والوں کو گولڈ میڈل اور سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ دانشوروں نے سوال کیا ہے کہ کیا اسکول انتظامیہ نے اس طرح کے چندہ جمع کرنے کے لیے ضلعی انتظامیہ یا محکمہ تعلیم سے باضابطہ اجازت حاصل کی تھی۔ فی الحال اس معاملے کو لے کر علاقہ باشندوں میں شدید غصہ پایا جاتا ہے، اور محکمہ تعلیم سے اس معاملے کا نوٹس لینے اور اسکول انتظامیہ کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، تاکہ مستقبل میں بچوں کو ایسی سرگرمیوں کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ جب ایک صحافی نے ٹیلی فون کے ذریعے اس معاملے کے بارے میں پوچھا تو سولٹیئر ایجوکیشنل اکیڈمی کے پرنسپل چندرکانت پاٹھک نے کہا کہ یہ ایک بیداری پروگرام ہے۔ بچوں کو صرف دستخط کرنے اور فارم لانے کی ضرورت ہے۔ آپ کو اتنا دینا ہوگا جتنا آپ چندہ کرنا چاہتے ہیں۔ جب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کو بتا کھل کھو سے فون پر معاملے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ تحقیقات کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

ڈپٹی کمشنر نے مختلف اسکولوں، صحت کے اداروں اور جاری کاموں کی جگہوں کا معائنہ کیا

عوامی نیوز نمائندہ

صاحب گنج: ہفتہ کو ڈپٹی کمشنر ہیمنت ستی نے ضلع کے مختلف تعلیمی، صحت اور فلاحی اداروں کا مکمل معائنہ کیا۔ اس میں 100 بستروں پر مشتمل رہائشی ہاسٹل اور گورنمنٹ شیڈولڈ ٹرائب (ایس ٹی) ہائی اسکول میں چھ اضافی کلاس رومز کی مجوزہ تعمیر کے لیے سائٹ کا معائنہ شامل تھا۔ اس کے بعد ڈپٹی کمشنر نے گورنمنٹ شیڈول ٹرائب ہائی اسکول بندرکول میں زیر تعمیر اسکول کی عمارت کا معائنہ کیا اور کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا اور متعلقہ حکام کو معیار اور بروقت یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ ڈپٹی کمشنر نے شیڈول ٹرائب (ایس سی) ہائی اسکول چندواسی میں چھ اضافی کلاس رومز کی تعمیر اور رہائشی ہاسٹل کی مرمت کی ہدایت دی۔ انہوں نے آیوشمان ہیلتھ مندر اور ٹیلون کا بھی معائنہ کیا اور صحت خدمات کو مضبوط بنانے کے لیے ضروری ہدایات جاری کیں۔ اس کے علاوہ ڈپٹی کمشنر نے گورنمنٹ ایس سی/ایس ٹی گرلز ہائی اسکول بریٹ کا بھی معائنہ کیا۔ انہوں نے پہاڑیا ویلفیئر اسپتال کینڈواپتنا کا بھی دورہ کیا اور اسپتال کی نئی عمارت کی تعمیر کی تجویز کے سلسلے میں جگہ کا معائنہ کرتے ہوئے متعلقہ محکمہ کو ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ معائنہ کے دوران ڈپٹی کمشنر نے محکمہ جنگلات کی جانب سے حالیہ دنوں میں بچائے گئے بھالوں اور پکڑے گئے بچھوؤں کی بڑی تعداد کا بھی مشاہدہ کیا اور جنگلی حیات کے تحفظ کے حوالے سے ضروری ہدایات دیں۔ اس موقع پر پروجیکٹ ڈائریکٹر آئی ٹی ڈی اے سنجے کمار داس اور ایگزیکٹیو انجینئر دیوی لال ہانسدا کے ساتھ دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

خستہ حال سڑک اور منہدم پل ایکسیڈنٹ زون بن گیا ہے

عوامی نیوز نمائندہ

لوہردگا: ضلع کے کسکو بلاک علاقے کے تحت کھرکی گرام پنچایت کی بالا ٹولی بستی میں خستہ حال سڑک اور منہدم پل ٹھیکیدار اور محکمہ آر ای او کی لاپرواہی کی وجہ سے آئے روز اسکولی بچوں اور راہگیروں کے لیے ایکسیڈنٹ زون ثابت ہو رہے ہیں۔ سڑک اور گرے ہوئے پل پر تعمیراتی کام ابھی تک شروع نہ ہونے کی وجہ سے بالا ٹولی، کوچہ، اپڑ کوچہ، کیاڈیہ، اور کھرکی کے رہائشیوں کو اپنے گھروں سے آنے اور جانے کے لیے طویل فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ ٹھیکیدار اور محکمہ آر ای او کی غفلت کے باعث یہ سڑک اور منہدم پل باشندوں کے لیے ایکسیڈنٹ زون بن چکے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 13 نومبر کو کسکو بلاک کے علاقے میں کھرکی پنچایت بھون میں منعقدہ عوامی سماعت کے دوران لوہردگا کے ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر تاراچند نے بالا ٹولی-کسکو خستہ حال سڑک اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار پل کے تعمیراتی کام کے حوالے سے متعلقہ محکمے کے اہلکاروں کو فون پر سخت ہدایات جاری کیں اور کہا کہ اگر ایک ہفتے کے اندر سڑک کی تعمیر کا ٹھیکہ ناکام ہو جائے تو کنٹریکٹ پر کام کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی، بلیک لسٹ کیا جائے۔ یہاں ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر تاراچند کی ہدایات سے ٹھیکیدار اور محکمہ آر ای او کے اہلکاروں کو ذرا بھی فرق نہیں پڑا، یہی وجہ ہے کہ ڈی سی کی ہدایات کے بعد بھی سڑک اور تباہ شدہ پل کی تعمیر کے کام میں کوئی سرگرمی نہیں ہوئی۔ ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر تاراچند نے سخت لہجے میں خبردار کیا تھا کہ مقررہ مدت میں کام شروع نہ ہونے کی صورت میں ٹھیکیدار کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ کئی ماہ گزرنے کے باوجود ٹھیکیدار اور محکمہ آر ای او کو سڑک کی تعمیر میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ واضح رہے کہ کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والا خستہ حال سڑک اور ٹوٹا پھوٹا پل پیدل چلنے والوں اور سکول کے بچوں کے لیے مسلسل خطرہ بنے ہوئے ہیں۔

سیوا بھارتی لوہردگا کا 184 ویں مفت ہیلتھ چیک اپ کیمپ

بے سہارا اور غریبوں کی خدمت کرنا سب سے بڑا مذہب ہے: دیپک سراف

عوامی نیوز نمائندہ

لوہردگا: سیوا بھارتی لوہردگا نے چنی لال ہائی اسکول کے احاطے میں اتوار کو لگاتار 184 ویں ہفتہ مفت ہیلتھ چیک اپ اور میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔ سخت سردی کے باوجود کیمپ صبح ساڑھے سات بجے شروع ہوا اور عوام نے جوش وخروش سے شرکت کی۔ کیمپ کا افتتاح ضلع صدر دیپک سراف، سینئر فزیشن ڈاکٹر کمود اگروال، سکریٹری سنجے چودھری، اور جوائنٹ سکریٹری سورج کمار ساو نے شمع جلا کر کیا۔ شدید سردی کے باوجود 28 افراد نے ہیلتھ چیک اپ سے استفادہ کیا۔ کیمپ میں ہیموگلوبن، یورک ایسڈ، بلڈ گروپ، شوگر، بلڈ پریشر، وزن، دل کی دھڑکن اور آکسیجن لیول کے ٹیسٹ مفت کیے گئے۔ دیگر پیتھالوجی ٹیسٹ بھی رعایتی قیمتوں پر دستیاب تھے۔ اس موقع پر ضلع صدر دیپک سراف نے کہا کہ انسانیت کی خدمت بھگوان کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ بے سہارا اور غریبوں کی خدمت کرنا سب سے بڑا مذہب ہے اور سیوا بھارتی ہر موسم اور ہر حال میں اس کے لیے پرعزم ہے۔ ڈاکٹر کمود اگروال نے سرد موسم میں خصوصی احتیاط برتنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ بغیر ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں، گرم کپڑے پہنیں اور کسی بھی بیماری کی دوا ڈاکٹر سے مشورہ کے بعد ہی لیں۔ سکریٹری سنجے چودھری اور جوائنٹ سکریٹری سورج ساو نے کہا کہ یہ مفت صحت کیمپ ہر اتوار کو ایک گھنٹے کے لیے باقاعدگی سے لگایا جاتا ہے، تاکہ لوگ وقت پر اپنی صحت کی جانچ کروا کر سنگین بیماریوں سے بچ سکیں۔ سنجے چودھری، کپتیشور پرساد گپتا، امر گوسوامی، اتل سراف، سورج ساو، انجلی سراف، آشیش اگروال سمیت بڑی تعداد میں کارکنان اور استفادہ کنندگان کیمپ میں موجود تھے۔

نابالغ لڑکی نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی

عوامی نیوز نمائندہ

سمڈیگا: ضلع کے جلڈیگا تھانہ علاقے کے تیلی ٹولی کی رہنے والی ایک نابالغ لڑکی نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ تاہم اہل خانہ لڑکی کے عاشق پر قتل کا الزام لگا رہے ہیں۔ پولیس نے ملزم عاشق سے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے۔ بتایا گیا کہ محبت کی وجہ سے لڑکی نے گھر میں دوپٹے کا پھندا بنا کر خودکشی کر لی۔ بتایا جاتا ہے کہ لڑکی کا اپنے عاشق سے کسی بات پر جھگڑا ہوا تھا۔ اس دوران تھانہ انچارج جتیندر کمار نے کہا کہ پولیس معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔

چھ سو ضرورت مند بزرگ مرد و خواتین میں کمبل کی تقسیم

عوامی نیوز نمائندہ

ڈمری: سردی سے راحت فراہم کرنے کے لیے لکاہی تیترٹولی گاؤں کی سماجی کارکن ریتا بھگور نے ڈمری، چین پور اور جاری بلاکس میں تقریباً 600 بزرگ مردوں اور عورتوں میں کمبل تقسیم کیے ہیں۔ اس موقع پر دیہاتیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ کمبل تقسیم کرنے کے پروگرام کے دوران، سماجی کارکن ریتا بھگور نے کہا کہ ان کی سب سے بڑی تحریک معاشرے کی خدمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بزرگ معاشرے کا انمول اثاثہ ہیں اور ان کی خدمت کرنا ان کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ خدمت کے اسی جذبے کو مدنظر رکھتے ہوئے آج تینوں بلاکس میں بزرگوں میں کمبل تقسیم کیے گئے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ وہ اپنے آبائی ضلع کے لوگوں میں کھیلوں کی سرگرمیوں اور سماجی خدمت کو فروغ دینے کے لیے مسلسل کوشاں ہیں۔ ریتا بھگور نے وضاحت کی کہ ان کے والد ایک ریٹائرڈ انڈین آرمی آفیسر تھے۔ بچپن میں، اس نے اپنے والد کو ڈیوٹی کے دوران بزرگوں کو درپیش مشکلات کے ساتھ جدوجہد کرتے ہوئے دیکھا، جس نے ان میں سماجی خدمت کا جذبہ پیدا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان تجربات سے متاثر ہو کر اس نے تقریباً 12 سال قبل بزرگوں کی خدمت کا عہد لیا تھا اور تب سے وہ مسلسل لگن کے ساتھ اس سمت میں کام کر رہی ہیں۔ سردی کے موسم میں معمر افراد کو ریلیف فراہم کرنے کے مقصد سے کمبل تقسیم کرنے کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ پروگرام میں موجود لوگوں نے سماجی کارکن ریتا بھگور کے کام کو سراہا اور اسے سماج کے لیے متاثر کن قرار دیا۔ اس موقع پر انیل کمار ساہو، ایس تاج، اشوک ٹکا، کانگریس بلاک صدر پردیپ منج، جنرل سکریٹری فراست علی عرف بھولا، راجیش ایکا، سچن ایکا، بیبیانہ بھگور، مقبول عالم، نارائن رجک اور گاؤں کے سینکڑوں لوگ موجود تھے۔

ہیڈ کانسٹیبل اجے اوراوں کو پولیس مین آف دی ویک سے نوازا گیا

عوامی نیوز نمائندہ

سمڈیگا: سمڈیگا پولیس ذمہ داری کے تئیں ایماندار، نظم وضبط اور مثبت سوچ رکھنے والے پولیس افسران کی حوصلہ افزائی کے لیے پولیس مین آف دی ویک ایوارڈ اسکیم چلا رہی ہے۔ اس اسکیم کے تحت پولیس افسران کا انتخاب ہر ہفتے شاندار ڈیوٹی کارکردگی اور زیادہ ٹرن آؤٹ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں، 20 دسمبر 2025 کو، سب ڈویژنل پولیس آفیسر، سمڈیگا کے محافظ کے طور پر تعینات حوالدار اجے اوراوں کو دسمبر کے دوسرے ہفتے کے لیے پولیس مین آف دی ویک، سمڈیگا پولیس ایوارڈ سے نوازا گیا۔ انہیں یہ اعزاز ان کے بہترین ٹرن آؤٹ، لگن اور مثبت سوچ کے باعث دیا گیا۔ بتایا گیا کہ اجے اوراوں اپنے فرائض پوری لگن، ایمانداری اور مستعدی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں، جو دیگر اہلکاروں کے لیے ایک ترغیب ہے۔

ایس آر رونگٹا کے تعاون سے لوگوں میں کمبل کی تقسیم

چائی باسا: ضلع مغربی سنگھ بھوم اور جھارکھنڈ صوبائی مارواڑی کانفرنس کی چائی باسا شاخ کے مشترکہ زیر اہتمام ایس آر رونگٹا گروپ چائی باسا کے تعاون سے آج پانچویں مرحلے میں کمبل تقسیم کیے گئے۔ مختلف علاقوں میں علاقہ باشندوں کی مدد سے مارواڑی سمیلن نے مذکورہ جگہ پر رہنے والے ان لوگوں کا انتخاب کیا ہے، جن کے پاس سردی سے راحت حاصل کرنے کی سہولیات نہیں ہیں اور انہیں ایس آر رونگٹا گروپ چائی باسا کی مدد سے کمبل فراہم کر رہے ہیں۔ آج تیسرے مرحلے میں مچھوا ٹولی اور نیمڈیہ میں تقسیم کی گئی۔ سمیلن کی جانب سے 950 کمبل تقسیم کیے گئے ہیں۔ بہت سے علاقوں جیسے مچھوا ٹولی میری ٹول، چھوٹا نیمڈیہ لوہار بستی اور دیگر میں ضرورت مند لوگوں کو کمبل دیے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ موجود بچوں کو بسکٹ کے پیکٹ بھی دیئے جا رہے ہیں۔ کولہان کے نائب صدر منیش کھیروال، للدو ضلع صدر نے ایس آر رونگٹا گروپ اور گروپ ڈائریکٹر مکند رونگٹا کا پروگرام کے کامیاب انعقاد اور ضرورت مند لوگوں کی ہمیشہ مدد کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

ادب ہمیں حتمی سچائی کے قریب لے جاتا ہے: گورنر

نالندہ لٹریچر فیسٹیول کا عارف محمد خان نے کیا افتتاح

راجگیر (مرشد دسنوی) نالندہ لٹریچر فیسٹیول (NLF) 2025 کے پہلے ایڈیشن کا آج تاریخی شہر راجگیر کے کنونشن سینٹر میں افتتاح کیا گیا۔ اس اہم ادبی تقریب کے آغاز کا مشاہدہ کرنے کے لیے افتتاحی تقریب میں ملک بھر سے دانشور، ادیب اور ادب سے محبت کرنے والے جمع ہوئے۔ افتتاحی تقریب میں ملک بھر سے معززین، سکالرز، ادیبوں اور ماہرین تعلیم نے شرکت کی۔ بہار کے عزت مآب گورنر عارف محمد خان، معزز رکن پارلیمنٹ اور مصنف ڈاکٹر ششی تھرور، پدم وبھوشن ڈاکٹر سونل مان سنگھ، شمال مشرقی خطہ کی ترقی کی وزارت کے سکریٹری (DoNER) حکومت ہند چنچل کمار، نالندہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر، پروفیسر سچن ولند اور مہا نالندہ کے پروفیسر سچن ولند۔ یونیورسٹی، پروفیسر سدھارتھ سنگھ کو مسٹر گنگا کمار نے اعزاز سے نوازا۔ اس پروقار تقریب نے تہوار کا ایک پختہ آغاز کیا۔ رسمی خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے محترمہ ڈی عالیہ نے تمام معزز مہمانوں اور شرکاء کا خیر مقدم کیا اور ادب اور ثقافت پر بامعنی مکالمے کو فروغ دینے کے میلے کے مقصد پر زور دیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بہار کے معزز گورنر جناب عارف محمد خان نے کہا ادب ہمیں حتمی سچائی کے قریب لے جاتا ہے؛ یہی اس کا اصل مقصد ہے۔ میں منتظمین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے اس بامعنی میلے کا حصہ بننے کی دعوت دی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر ششی تھرور نے ادب کی جامع طاقت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا، "نالندہ طویل عرصے سے علم و ادب کا مرکز رہا ہے۔ یہ تہوار لسانی تنوع کا جشن ہے، جس میں میتھلی، بجیکا، انگیکا اور میری اپنی زبان ملیالم سمیت کئی زبانیں شامل ہیں۔ ادب ہمیشہ سے ذاتی نہیں رہا ہے، یہ صرف اور صرف خیالات کا تبادلہ ہے، یہ صرف میرے خیال کا تبادلہ نہیں ہے۔ نالندہ کی وراثت کو آگے بڑھاتا ہے۔" معروف ثقافتی شخصیت، پدم وبھوشن ڈاکٹر سونل مان سنگھ نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا، "جب ادب زندہ ہوتا ہے، تو ہر سمت سے نئے خیالات آتے ہیں۔ ادب ذہن کو کھولتا ہے اور نئے زاویوں کے لیے جگہ پیدا کرتا ہے۔ نالندہ علم کی سرزمین ہے اور ہمارے ادب کو تمام نوراسوں کی بھرپور عکاسی کرنی چاہیے۔" "میں یہ تہوار شروع کرنے کے لیے بہت خوبصورت اور کامیاب ہونے کی خواہش کرتا ہوں۔ نالندہ لٹریچر فیسٹیول کے تھیم کو متعارف کراتے ہوئے، گنگا کمار نے کہا،" ہمارا مقصد ادب کو ایک جدید سائنس کے طور پر پیش کرنا ہے جو مسلسل ترقی کرتا ہے، سوالات کرتا ہے اور علم کی حدود کو پھیلاتا ہے۔ یہ میلہ ادب کو ایک متحرک صنف کے طور پر قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے جو معاشرے، ثقافت اور فکر کی رہنمائی کرتا ہے۔" اگلے چار دنوں میں، میلے میں ادبی سیشنز، پینل ڈسکشنز، مصنفین کے مکالمے اور ورکشاپس ہوں گی۔ شرکاء فکر انگیز گفتگو، پیشکشوں اور ثقافتی تجربات سے لطف اندوز ہوں گے جو عصری اور کلاسیکی ادب پر مرکوز ہوں گے، جو نالندہ کے بھرپور ثقافتی ورثے کو مزید اجاگر کریں گے۔

نالندہ یونیورسٹی کیمپس میں SBI برانچ کا افتتاح

راجگیر (اے این بی) نالندہ یونیورسٹی کیمپس، راجگیر میں اپنی بھارتیہ اسٹیٹ بینک آف انڈیا نئی برانچ کا شاندار افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر نالندہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر سچن چترویدی نے کہا کہ SBI برانچ کا اعلان کرتے ہوئے ہمیں بہت ہی خوشی ہو رہی ہے۔ تقریب کی قیادت نالندہ یونیورسٹی کے اعزازی وائس چانسلر سچن چترویدی نے کی، جو اس موقع پر مہمان خصوصی تھے۔ یہ تقریب انوراگ جوشی (چیف جنرل منیجر)، رویندر شریواستو (جنرل منیجر) اور تھانا رام سولنکی (ڈی جی ایم بی اینڈ او) کی معزز موجودگی میں منعقد ہوئی۔ ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) کے علاقائی ڈائریکٹر سوجیت کمار اروند کی شرکت سے ہمیں مزید اعزاز حاصل ہوا، جن کی موجودگی نے تقریب کے وقار میں اضافہ کیا۔ اب مکمل طور پر فعال ہے، یہ برانچ اسٹریٹجک طور پر طلباء، فیکلٹی اور عملے کو بینکاری خدمات کا ایک جامع مجموعہ فراہم کرنے کے لیے پوزیشن میں ہے، جو یونیورسٹی کے ماحولیاتی نظام میں مالی سہولت اور ترقی کو فروغ دے رہی ہے۔ اس موقع پر نالندہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر سچن چترویدی نے کہا کہ یہاں پر ہندوستان کی سب سے بڑی بینک SBI کے نئے برانچ کھلنے سے ہمارے یونیورسٹی کے طلبہ اور فیکلٹی ہے جو تقریباً 70 فیصد سے زیادہ غیر ملکی طلباء ہیں ان کے لیے سہولیات فراہم ہوگی اور یونیورسٹی کیمپس میں اردگرد کے لوگ جو یونیورسٹی سے جڑے ہوئے ہیں اس برانچ سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ یونیورسٹی کے اندر کئی طرح کے کاروبار بھی فراہم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں پر چھوٹے روزگار کا بھی پیدا ہوگا اور جن گاؤں میں جڑ چکا ہو اس کے لوگ یہاں سے جڑے ہوئے ہیں ان لوگوں کو بھی ہم روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوگا جو چھوٹی ایکٹیوٹیز ہو سکتی ہیں جیسے مشروم پروڈکشن ہے اور فش پروڈکشن ہے۔ نئی سرکار جب بہار کی بنی ہے انہوں نے بہار سرکار کے ساتھ مل کر کے ٹورزم کے ترقی کو فروغ دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ سوڈان کے لیے ان دونوں برانچز پچھلے ماہ ہم نے ایک برانچ یہاں شروع کی تھی۔ لیکن اب SBI خود ہے جو ملک کی سب سے بڑا اور بہتر بینکوں میں سے ایک ہے اور ان کے ہاں ہونے سے ٹریولس چیکس ہیں جو ملٹی کرنسی چیکس ہیں ان کی یہاں پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ فائنینشل پر بھی ہمارا توجہ ہے تو ملک کے اندر اور باہر دونوں طرف یہ برانچ کئی معاملوں میں اہم کردار ادا کرے گی۔ بھوٹان کے کئی اسٹوڈنٹس نالندہ یونیورسٹی میں موجود ہے ابھی حال میں ہی بھوٹان کے وزیر اعظم کا دورہ ہوا تھا اور انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے یہ کم سے کم بھوٹا سے 150 طلباء اس یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کریں گے۔ ابھی بھوٹان کے 48 طالبہ ہے آنے والے دنوں میں یہ تین گناہ ہو جائے گی۔ اس موقع پر نیرج کمار علاقائی مینجر، امت کمار سنہا، ابھئی کمار، ادیتیا راج کے علاوہ ایس بی آئی کے کافی تعداد میں بینک افسران موجود تھے۔

جے ڈی یو کی بلاک سطحی رکنیت سازی مہم کا آغاز

نگرہ: بلاک کے ڈمری پنچایت میں جے ڈی یو کی بلاک سطحی رکنیت سازی مہم شروع کی گئی۔ ایگزیکٹیو ضلع صدر بیدیا ناتھ پرساد سنگھ وکل نے پروگرام کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ نتیش کمار کی قیادت میں جے ڈی یو کی حمایت عوام میں بڑھی ہے اور عوام کا اعتماد مضبوط ہوا ہے۔ ضلع کے ہر بلاک میں بڑی تعداد میں لوگ پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔ پروگرام کی صدارت بلاک صدر انل سنگھ نے کی جبکہ بلاک انچارج انجینئر پربھاش شنکر نے اس مہم کی نگرانی کی۔ ممبر سازی مہم کے نمایاں شرکاء میں سابق ضلع صدر جئے پرکاش یادو، ضلع نائب صدر اوم پرکاش شرما، روی پرکاش، ریاض الدین منصوری، رینو دیوی، پرمود مانجھی، زاہد حسین، دھرمیندر شرما، کرشنا بھارگاو، ہرجیندر سنگھ، للیتا سنگھ، دھرم ویر، گنیش کمار، للیتا سنگھ، دھرم ویر، گنیش کمار اور دیگر شامل تھے۔ رکنیت سازی مہم کے پہلے مرحلے میں بلاک کے تمام پنچایت صدور اور ایگزیکٹو کمیٹی ممبران نے اندراج کیا۔ اس کے علاوہ جے ڈی یو میں اعتماد کا اظہار کرنے والے سینکڑوں لوگوں نے بھی رکنیت لی۔

جنتادل یو ریاست کی سب سے بڑی پارٹی ہے: لیشی سنگھ

یوتھ جے ڈی یو تنظیم پوری طاقت کے ساتھ کام کر رہی ہے: وزیر

پورنیہ (محمد عرفان کامل) بہار ریاستی یوتھ جنتا دل یونائیٹڈ کے ریاستی صدر نتیش پٹیل کی ہدایات کے مطابق سال 2025 تا 2028 کے لیے رکنیت کی تجدید مہم کا آغاز پورنیہ میں وزیر محترمہ لیشی سنگھ کے رہائشی دفتر میں یوتھ راجیو جے ڈی یو ضلع منڈل صدر کی صدارت میں کیا گیا۔ دھمداہا اسمبلی کے وکاس پتری اور بہار حکومت میں وزیر محترمہ لیشی سنگھ اس پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھیں۔ اس پروگرام میں یوتھ جے ڈی یو لیڈر رویندر مرکنڈے نے اسٹیج کا انتظام کیا۔ اس پروگرام کے آغاز میں یوتھ جے ڈی یو کے ضلع صدر مسٹر راجو کمار منڈل نے بہار حکومت کی عزت مآب وزیر محترمہ لیشی سنگھ کو شال اور پھولوں کا گلدستہ پیش کر کے ان کا استقبال کیا اور مبارکباد دی۔ اس تقریب میں پورنیہ جنتا دل (یونائیٹڈ) کے ضلع صدر پرکاش سنگھ پٹیل، یوتھ جے ڈی یو کے ریاستی جنرل سکریٹری اور پورنیہ کے ضلع کوآرڈینیٹر انچارج مسٹر روپیش کمار گلٹین اور جے ڈی یو بہار کے ریاستی جنرل سکریٹری آشیش کمار جھا عرف ببلو نے بھی گلدستے سے خیر مقدم کیا اور انہیں نوازا۔ تقریب میں جے ڈی یو کے ضلعی عہدیداران، تمام بلاکس کے بلاک صدور اور ضلعی ایگزیکٹو ممبران موجود تھے۔ ہر ایک کو ایک ایک کر کے پارٹی کے پرائمری ممبر کے طور پر اندراج کیا گیا۔ اس موقع پر وزیر محترمہ لیشی سنگھ نے میٹنگ میں موجود نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جنتا دل (یونائیٹڈ) آج ریاست کی سب سے بڑی پارٹی ہے، جس پر عوام نے بار بار اعتماد کیا ہے۔ پارٹی کارکنان تنظیم کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یوتھ جے ڈی یو تنظیم پارٹی کی ایک اہم اکائی ہے۔ انہوں نے پارٹی میں زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو شامل کرنے اور ان کا اندراج کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ پارٹی میں پرجوش لوگوں کی شمولیت سے تنظیم مضبوط ہوگی۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ممبر سازی مہم کے لیے مقرر کردہ ہدف سے زیادہ ممبران کے اندراج کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سبھی جے ڈی یو کے ایسے سپاہی ہیں جو ضرورت پڑنے پر چٹائی پر بیٹھ کر بھی پارٹی کے لئے کام کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر یووا جے ڈی یو ریاست کے پورنیہ انچارج روپیش کمار گلٹن جی نے بتایا کہ یوتھ جے ڈی یو کو پورے بہار میں 10 لاکھ ممبران اور ضلع کے لیے 25 ہزار کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

آتش زدگی سے متاثرہ خاندانوں میں

جمعیت علماء کی جانب سے گرم کپڑے تقسیم

سستی پور: جمعیت علماء ہند ضلع سستی پور کی ایک وفد نے ضلع کے سنگھیا بلاک کے گولیا گاؤں میں پیش آنے والے آتش زدگی کے واقعات اور سخت سردی کے پیش نظر ضرورت مند خاندانوں کی مدد کے لیے امدادی مہم انجام دی۔ اس سلسلے میں جمعیت کی ٹیم متاثرہ گاؤں پہنچی جہاں حالیہ دنوں میں آگ لگنے کے سبب کئی گھرانوں کو نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ جمعیت کی ٹیم اپنے ساتھ ضروری سامان، کپڑے، کمبل اور سویٹر لے کر پہنچی، جو آگ سے متاثرہ اور دیگر انتہائی ضرورت مند افراد میں تقسیم کیے گئے۔ امدادی سامان پا کر متاثرہ خاندانوں نے راحت محسوس کی اور جمعیت کی اس انسان دوست کوشش پر اظہار تشکر کیا۔ اس کے بعد جمعیت کی وفد نے دیگر قریبی گاؤں بھر بھار، مرہا اور للہول وغیرہ کا بھی دورہ کیا، جہاں سردی سے متاثرہ غریب اور مستحق افراد میں کمبل، سویٹر اور گرم کپڑے تقسیم کیے گئے۔ وفد کے ذمہ دار ڈاکٹر قاری محمد شاہد صدر ضلع جمعیت نے کہا کہ جمعیت علمائے ہند ہمیشہ بلا تفریق مذہب و ملت، انسانیت کی خدمت کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اس موقع پر جمعیت کے نمائندگان نے مقامی لوگوں سے اپیل کی کہ مشکل حالات میں ایک دوسرے کا سہارا بنیں، ضرورت مندوں کے دکھ درد کو سمجھیں اور حسب استطاعت تعاون کریں، کیونکہ اجتماعی تعاون ہی معاشرے کو مضبوط بناتا ہے۔ مقامی باشندگان اور مستحقین نے جمعیت علمائے ہند کی اس فلاحی و رفاہی کوشش کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے اقدامات سے نہ صرف فوری راحت ملتی ہے بلکہ سماج میں بھائی چارے اور ہمدردی کے جذبات بھی فروغ پاتے ہیں۔

اررریہ میں تربیت کے بعد 74 کارکنوں میں سرٹیفکیٹ تقسیم

اررریہ: پی ایم وشوکرما یوجنا کے تحت محکمہ یوتھ، روزگار اور ہنر مندی کی ترقی نے گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (آئی ٹی آئی) اررریہ (رانی گنج) میں فش نیٹ بنانے کے پیشے (فش نیٹ ویونگ) سے وابستہ 74 کارکنوں کو سرٹیفکیٹ تقسیم کئے۔ تمام تربیت یافتہ کارکن اررریہ ضلع کے رہنے والے ہیں۔ تقریب میں انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل مسٹر راجیو کمار نے تمام ٹرینیز کو اسناد پیش کیں اور انہیں مبارکباد دی۔ انہوں نے بتایا کہ تربیت مکمل کرنے کے بعد ان کارکنوں کو سرکاری بینکوں کے ذریعے کم شرح سود پر قرضے فراہم کیے جائیں گے جس سے وہ اپنا کاروبار شروع کر سکیں گے۔ پردھان منتری وشوکرما یوجنا کے تحت، حکومت ملک بھر میں 18 قسم کے روایتی کاریگروں کو فوائد فراہم کر رہی ہے، جس سے وہ ہنر مندی کی تربیت حاصل کر سکیں اور اپنا کاروبار شروع کر سکیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس اسکیم کے تحت اررریہ ضلع کے تینوں سرکاری آئی ٹی آئی اداروں میں مختلف تجارتوں کی تربیت فراہم کی جا رہی ہے۔ کسی بھی سرکاری آئی ٹی آئی انسٹی ٹیوٹ کے انچارج ترجمان سے رابطہ کر کے اسکیم سے متعلق مخصوص معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ بتایا گیا کہ اس اسکیم کے تحت اس سال ضلع کے 700 سے زائد کاریگروں نے تربیت حاصل کی ہے اور اس اسکیم سے فائدہ اٹھایا ہے۔

آنگن باڑی سنٹر اررریہ میں بیداری اور حلف برداری پروگرام

شرکاء کو کمسنی کی شادی، صنفی تشدد اور جہیز کے نظام کے برے اثرات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں

اررریہ: ویمن اینڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن، بہار، پٹنہ کی رہنمائی میں، 100 روزہ چائلڈ میرج فری انڈیا کمپین-2025 کے ایک حصے کے طور پر، آج 20 دسمبر 2025 کو آنگن واڑی سنٹر، گوڈی ٹولہ میں ایک بیداری اور عہد پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اررریہ، اور خواتین کو بااختیار بنانے کا ضلعی مرکز (DHEW)، اررریہ۔ اس پروگرام میں آنگن باڑی سنٹر کی مستفید خواتین اور نوعمر لڑکیوں نے حصہ لیا۔ ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی (DSA)، خواتین سپروائزر، SMC-UNICEF، اور آنگن واڑی کارکنوں نے بھی اس پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پروگرام کے دوران شرکاء کو کمسنی کی شادی کے مضر اثرات، صنفی بنیاد پر تشدد اور جہیز کے نظام کے ساتھ ساتھ ان سے متعلق قانونی دفعات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ مزید برآں، خواتین اور نوعمر لڑکیوں کو خواتین کی ہیلپ لائن 181، خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ضلعی مرکز (DHEW) کے ذریعے دستیاب خدمات اور ون اسٹاپ سینٹر کے ذریعے دستیاب امداد جیسے قانونی مشورہ، پولیس کی مدد، طبی دیکھ بھال، مشاورت، اور عارضی رہائش کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ پروگرام کے دوران، تمام شرکاء سے بچوں کی شادی سے پاک، تشدد سے پاک اور مساوی معاشرہ بنانے کا حلف لیا گیا۔ خواتین اور نوعمر لڑکیوں کے حقوق کے تحفظ اور سماجی برائیوں کے خاتمے کے لیے کمیونٹی کی سطح پر اجتماعی کوششوں پر زور دیا گیا۔

نامزد ملزم گرفتار

دینارہ: نٹوار پولیس نے نٹوار تھانہ علاقے کے مہر ودھ گاؤں سے حملہ کیس میں نامزد ملزم کو گرفتار کیا ہے۔ اسٹیشن ہاؤس آفیسر اجیت کمار نے بتایا کہ آنجہانی نارائن رام کے بیٹے جبن رام کو پولیس اسٹیشن کیس نمبر 201/25 کے تحت درج کیس میں گرفتار کیا گیا ہے۔ ایف آئی آر گاؤں کے منگلیش رام کی بیوی سومتی کماری کی بنیاد پر درج کی گئی تھی اور جبن رام، اس کی بیوی اور دو بیٹوں سمیت چار لوگوں کو ملزم نامزد کیا گیا ہے۔

منریگا کو منسوخ کرنے کے خلاف کانگریس کا کلکٹریٹ پر احتجاجی مظاہرہ

سستی پور: آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی کال پر اور بہار پردیش کانگریس کمیٹی کی ہدایت کے مطابق سستی پور ضلع کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام مرکزی حکومت کی جانب سے منریگا کو منسوخ کرنے کے لیے لائے گئے بل اور اسکیم سے بابائے قوم مہاتما گاندھی کا نام ہٹانے کی مبینہ سازش کے خلاف ایک عظیم الشان احتجاجی مارچ اور مظاہرہ کیا گیا۔ یہ احتجاجی مارچ ضلع کانگریس دفتر سے شروع ہو کر شہر کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا کلکٹریٹ پہنچا، جہاں یہ ایک جلسے کی شکل اختیار کر گیا۔ مارچ کی قیادت ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر محمد ابو تمیم نے کی۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ضلع صدر محمد ابو تمیم نے کہا کہ منریگا جیسی عوامی فلاحی اسکیم کو ختم کرنے کی کوشش ملک کے غریب، مزدور اور دیہی عوام کے مفادات پر براہ راست حملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکیم سے مہاتما گاندھی کا نام ہٹانے کی کوشش نہ صرف بابائے قوم کی توہین ہے بلکہ گاندھی جی کے نظریات اور اقدار کو مٹانے کی ایک سازش بھی ہے، جسے کانگریس پارٹی کسی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ انہوں نے وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ اگر مرکزی حکومت نے منریگا کو کمزور کرنے یا ختم کرنے کی کوشش جاری رکھی تو کانگریس پارٹی ملک گیر تحریک کو مزید تیز کرے گی۔ مظاہرے کے اختتام پر صدر جمہوریہ ہند کے نام ایک میمورنڈم ضلع مجسٹریٹ کے ذریعے پیش کیا گیا، جس میں مرکزی حکومت سے مذکورہ بل واپس لینے اور منریگا اسکیم کو برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس موقع پر ضلع کانگریس کمیٹی کے نائب صدر مہندر یادو، کامیشور پاسوان، دیویتا کماری گپتا، جنرل سکریٹری مکیش کمار چودھری، وشوناتھ سنگھ ہزاری، ششی بھوشن رائے، اوپیندر ناتھ تیواری، رام بلاس رائے، بلاک صدر امیش چندر کنور، شمبھو پرساد سنگھ، آشوتیش کمار، عبدالمالک، وشوناتھ مہتو، ہمولی جھا، اجیت کمار سنگھ، کپلیشور کنور، اماشنکر پاسوان، دنیش ٹھاکر، این ایس یو آئی کے ضلعی صدر راجن کمار ورما، معین رضا، فیض احمد فیض، انیل کمار کشواہا، شیو رام ٹھاکر، بھگوان لال پاسوان، اجے کمار، ویریندر رائے، کمار گورو، سہیل صدیقی، سوشیل کمار رائے، پھولیشور مہتو، امرجیت کمار، شیام سندر مہتو، وجے کمار شرما، کیلاش ناتھ سنگھ، کیلاش کمار ٹھاکر، راجیش کمار گیری، گوپال پرساد، راج ویریندر یادو، سومترا دیوی، محمد احسان، اوما کانت راوت، اتم رائے، اکھلیش ٹھاکر، سنتوش کمار، ارون کمار، وغیرہ موجود تھے۔

عوامی مفاد سے متعلق کئی اہم مسائل پپو یادو نے لوک سبھا اٹھایا

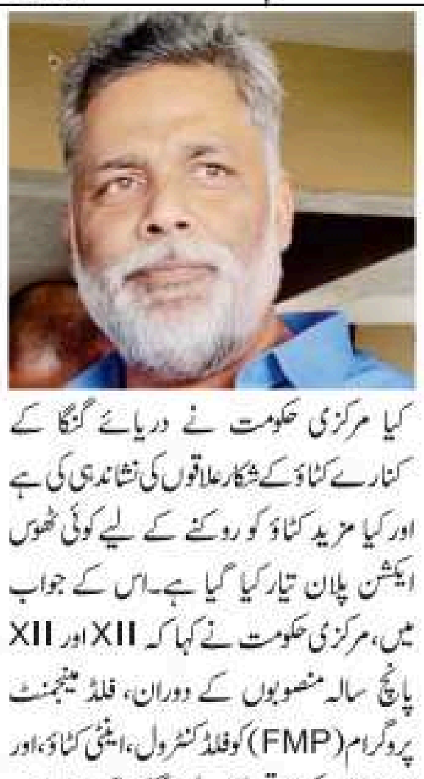

پورنیہ (محمد عرفان کامل) پورنیہ کے رکن پارلیمنٹ راجیش رنجن جسے پپو یادو کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، نے ایک بار پھر لوک سبھا کے ذریعے قومی اسٹیج پر بہار خاص طور پر پورنیہ سیمانچل خطے سے متعلق عوامی مفاد کے سنگین مسائل کو زور سے اٹھایا ہے۔ انہوں نے وزارت آبی وسائل آبی وسائل دریا کی ترقی اور گنگا کے تحفظ اور قبائلی امور کی وزارت کو خط لکھ کر دریائے گنگا کے کٹاؤ اور قبائلی تعلیم سے متعلق کئی اہم سوالات اٹھائے ہیں۔ ان سوالوں پر مرکزی حکومت کے جواب نے بے ہنگم جواب اور ریاستی حکومت کی بے حسی دونوں کو ظاہر کیا ہے۔ رکن پارلیمنٹ پپو یادو نے وزیر جل شکتی سے پوچھا کہ کیا حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ دریائے گنگا کے کنارے کئی گاؤں، بہار کے کرسیلا سے منیہری تک، حالیہ سیلاب اور کٹاؤ کی وجہ سے بہہ گئے ہیں وہ یہ بھی جاننا چاہتے تھے کہ کیا مرکزی حکومت نے دریائے گنگا کے کنارے کٹاؤ کے شکار علاقوں کی نشاندہی کی ہے اور کیا مزید کٹاؤ کو روکنے کے لیے کوئی ٹھوس ایکشن پلان تیار کیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں، مرکزی حکومت نے کہا کہ XI اور XII پانچ سالہ منصوبوں کے دوران، فلڈ مینجمنٹ پروگرام (FMP) کو فلڈ کنٹرول، اینٹی کٹاؤ، اور نکاسی آب کی ترقی کے لیے لاگو کیا گیا تھا، جسے بعد میں فلڈ مینجمنٹ اینڈ بارڈر ایریا پروگرام (FMBAP) کے تحت جاری رکھا گیا۔ حکومت کے مطابق، اس اسکیم کے تحت کل 48 سیلاب کے انتظام کے منصوبے شامل کیے گئے ہیں، جن کی تخمینہ لاگت 1,866.50 کروڑ روپے ہے۔ اس میں سے 924.40 کروڑ روپے کی مرکزی امداد بہار حکومت کو جاری کی گئی ہے۔ تاہم، سب سے اہم بات یہ تھی کہ مرکزی حکومت کو کرسیلا سے منی ہاری تک گنگا کے کٹاؤ پر قابو پانے کے لیے بہار حکومت سے کوئی تجویز موصول نہیں ہوئی ہے۔ ایم پی پپو یادو نے ریاستی حکومت کی بے حسی پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب گاؤں گنگا میں ڈوب رہے ہیں اور لوگ بے گھر ہو رہے ہیں، ریاستی حکومت کا تجویز پیش کرنے میں بھی ناکامی انتہائی بدقسمتی اور عوام دشمن ہے۔ انہوں نے کہا کہ پورنیہ، کٹیہار اور سیمانچل خطہ کے ہزاروں خاندان اس کے براہ راست نتائج بھگت رہے ہیں۔

پورنیہ: غیر قانونی شراب کے خلاف بڑی کارروائی

پورنیہ: ایک خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے، پورنیہ ضلع کے اسسٹنٹ ٹریژر پولیس اسٹیشن نے دو مختلف مقامات پر غیر قانونی شراب کے خلاف چھاپے مارے اور دو ملزمین کو کل 1600 ملی لیٹر غیر ملکی شراب اور 3500 لیٹر دیسی شراب کے ساتھ گرفتار کیا، جس میں ایک ایلومینیم جگاڑ برتن بھی شامل ہے۔ گرفتار ملزمین میں ناگیشور داس عرف ناگو داس ولد مرحوم جنک داس ساکن چھپت پوکھر تمتا ٹولی اور نندو دارا ولد مرحوم راونا ارا و ساکن مادھو پاڑا ارا ٹولہ دونوں وارڈ نمبر 26 اسسٹنٹ ٹریژر ضلع پورنیا شامل ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ ایک خفیہ اطلاع کی بنیاد پر اس کارروائی میں شراب ضبط کی گئی اور دونوں ملزمان کو پورنیہ جیل بھیج دیا گیا ہے۔ مزید کارروائی جاری ہے۔ پورنیہ پولس کی یہ کارروائی غیر قانونی شراب کے خلاف لڑائی میں ایک اور قدم آگے بڑھاتی ہے۔

سابق ایم ایل اے نے سرکاری اسکولوں کو بند کرنے کا مطالبہ کیا

سستی پور: سستی پور سمیت پورے بہار میں سخت سردی پڑ رہی ہے۔ سستی پور ضلع میں سردی اور سرد لہر کے بڑھتے ہوئے اثرات کے پیش نظر تمام سرکاری اور نجی اسکولوں میں پہلی سے آٹھویں جماعت تک کی تعلیمی سرگرمیوں پر پابندی لگا کر اسکولوں کو فی الحال ایک ہفتے کے لیے بند کرنے کا مطالبہ سابق ایم ایل اے اختر الاسلام شاہین نے ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سخت سردی اور سرد لہر کی وجہ سے درجہ حرارت میں گراوٹ اور شدید دھند بچوں کی صحت کے لیے خطرہ بن گئی ہے۔ چھوٹے بچوں کے لیے صبح سویرے یا دیر شام اسکول جانا ان کی صحت کے لیے نقصان دہ ہے جس سے ان کے بیمار ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ سخت سردی اور گھنی دھند کی وجہ سے بچوں کو اسکول آنے جانے میں کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

شدید سردی کے پیش نظر پانچویں جماعت تک تعلیمی سرگرمیوں پر عارضی پابندی

اررریہ: ہندوستانی محکمہ موسمیات کی پیشین گوئی کے مطابق ضلع اررریہ میں خاص طور پر صبح اور شام کے اوقات میں شدید سردی اور کم درجہ حرارت سے چھوٹے بچوں اور طلباء کی صحت پر منفی اثر پڑنے کا خدشہ ہے۔ اس سلسلے میں، ضلع مجسٹریٹ اررریہ، مسٹر ونود دوہن، آئی اے ایس نے ضلع کے تمام سرکاری اور نجی اسکولوں (بشمول پری اسکول، آنگن باڑی مراکز، اور کوچنگ انسٹی ٹیوٹ) میں کلاس 5 تک کی تعلیمی سرگرمیوں پر 24 دسمبر 2025 تک پابندی عائد کر دی ہے، جس کے تحت ہندوستانی سیول سیکورٹی کی کلاس 2025 کے سیکشن 163 کے تحت 24 دسمبر 2025 تک پابندی ہوگی۔ 11:00 بجے اور 3:00 بجے کے درمیان منعقد کیا جائے گا آنگن باڑی مراکز دوپہر 12:00 بجے سے کھلے رہیں گے۔ 2:00 بجے تک بچوں کو گرم کھانا فراہم کرنا۔ پری بورڈ/بورڈ امتحانات کے لیے خصوصی کلاسز اور امتحانات اس حکم سے مستثنی ہوں گے۔ اس دوران اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ اسکولوں میں اپنی ڈیوٹی پر موجود رہے گا۔ ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے جاری حکم میں کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ شدید سردی کی وجہ سے چھوٹے بچوں کی صحت پر پڑنے والے ممکنہ منفی اثرات کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام متعلقہ محکموں کو اس حکم کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے۔ ضلعی انتظامیہ ضلع مجسٹریٹ کی قیادت میں سردی سے بچاؤ کے لیے ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ بڑھتی ہوئی سردی کے پیش نظر عوام کو سردی کی لہر سے راحت فراہم کرنے کے لیے ضلع کے تمام نو بلاکس میں 48 مقامات پر بون فائر کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ضرورت مندوں اور بے سہارا افراد میں کمبل بھی مسلسل تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے خود کمبل تقسیم کیے، جبکہ سردی سے متاثرہ افراد کو بروقت امداد فراہم کرنے کے لیے مختلف ضلعی اہلکاروں کے ذریعے کئی مقامات پر کمبل بھی تقسیم کیے گئے۔

شری نانک ہوٹل میں بین الاقوامی یوم مراقبہ منایا گیا

پورنیہ (محمد عرفان کامل) پورنیہ ضلع کے مشہور شری نانک ہوٹل میں بین الاقوامی یوم مراقبہ منایا گیا۔ گرین پورنیہ کے بانی ڈاکٹر انیل کمار گپتا نے پروگرام کی صدارت کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر انیل کمار گپتا، بی جے پی پورنیہ کے ضلع صدر منوج کمار سنگھ، بی جے پی ضلعی لیڈر ریٹائرڈ کرنل اشوک کمار سنگھ، بی جے پی ضلع نائب صدر آرتی جیسوال سمیت درجنوں لوگ موجود تھے۔ اس پروگرام میں ڈاکٹر انیل کمار گپتا نے کہا کہ مراقبہ لوگوں کو جذباتی اور ذہنی سکون فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ گرودیو شری شری روی شنکر کے ساتھ آج 21 دسمبر کو رات 8:30 بجے مراقبہ کریں۔ بین الاقوامی یوم مراقبہ کے اس مبارک موقع پر بی جے پی کے ضلع صدر منوج کمار سنگھ نے کہا کہ مراقبہ انسان کو اس کے باطن سے جوڑتا ہے اور پوری دنیا میں بہتر ذہنی اور جسمانی صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس موقع پر بی جے پی کے ضلع ممبر کرنل اشوک کمار سنگھ (ریٹائرڈ) نے کہا کہ آج کی دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، پوری دنیا میں ایک بہت بڑی بے یقینی اور جنگ جیسا ماحول ہے، جس کے لیے ضروری ہے کہ ہر شخص کو مراقبہ کرنا چاہیے تاکہ لوگوں میں کسی بھی قسم کے اختلافات کو دور کیا جا سکے۔

راشٹریہ وینڈرز ڈے کی تیاری کے پیش نظر میٹنگ کا انعقاد

بہار شریف (اے این بی) نالندہ فٹ پاتھ شاپ کیپرس رائٹس فورم، سیلاؤ کی ایک میٹنگ شری ہندی لائبریری سیلاؤ میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت برانچ کے صدر محمد جاوید حسین نے کی۔ اس موقع پر فورم کے ریاستی کوآرڈینیٹر اور بی جے پی لیڈر ڈاکٹر امیت کمار پاسوان نے بتایا کہ میونسپل انتظامیہ کی طرف سے تجاوزات کے نام پر فٹ پاتھ فروشوں کو روزانہ پریشان کیا جا رہا ہے۔ اسٹریٹ وینڈرس ایکٹ 2014 کے تحت، شہری ترقی کے محکمے نے میونسپل علاقوں بشمول بین الاقوامی سیاحتی مقامات نالندہ، پاوا پوری، گیریک اور بہار شریف میں وینڈنگ زون بنا کر دکانداروں کی بحالی کے عمل کو تیز کیا ہے۔ ڈاکٹر پاسوان نے بتایا کہ سیلاؤ میں دکانداروں کے لیے ایگزیکٹیو آفیسر راجیش گری نے سائٹس کا انتخاب کیا ہے۔ راجگیر اور گیریک میں بھی فٹ پاتھ فروشوں کی بحالی کے لیے وینڈنگ زون بنا کر، انہیں روزی کمانے اور خود روزگار کے ذریعے اپنے خاندان کی کفالت کرنے کے قابل بنانے کے لیے اقدامات جاری ہیں۔ ڈاکٹر پاسوان نے کہا کہ ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے ملک میں لاکھوں لوگوں کے لیے روزگار پیدا کر کے بے روزگاری کو ختم کرنے کا ایک ہدف مقرر کیا ہے، جسے مختلف ریاستوں میں نافذ کیا جا رہا ہے۔ کمیونٹی کے مفادات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، نالندہ فٹ پاتھ شاپ کیپرس رائٹس فورم نے 18 جنوری 2026 کو بین الاقوامی کنونشن سینٹر، راجگیر کے آڈیٹوریم میں قومی یوم فروش کے موقع پر بہار کے نومنتخب وزراء، ایم ایل ایز اور معزز کارکنوں کے لیے ایک اعزازی تقریب منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تقریب کا افتتاح مرکزی وزیر جیتن رام مانجھی، بہار قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر ڈاکٹر پریم کمار، بی جے پی کے ریاستی صدر سنجے سراوگی، وزیر صنعت ڈاکٹر دلیپ جیسوال، وزیر ٹرانسپورٹ شرون کمار، کوآپریٹو وزیر پرمود چندراونشی، درج فہرست ذات کے بہبود کے وزیر لکھیندر پاسوان، رکن پارلیمنٹ کوشل کمار اور سابق وزیر قانون ساز ڈاکٹر سنجے کمار کریں گے۔ چھپرا ایم ایل اے چھوٹی کماری، راجگیر ایم ایل اے کوشل کشور کمار، استھانواں ایم ایل اے ڈاکٹر جیتیندر کمار، سابق ایم پی ارون کمار اور درجنوں دیگر ایم ایل اے بھی شرکت کریں گے۔ اس موقع پر فورم کے نومنتخب ایگزیکٹو صدور راہول کمار، محمد اسرائیل، محمد جاوید، ہیرا پرساد، منجو دیوی، سیتا دیوی، پنکی پروین، منوج کمار، ارشد امام، پرویز پرساد، لال بابو، وجے کمار سمیت سینکڑوں دکاندار موجود تھے۔

جنتا دربار میں زمین سے متعلق معاملے حل

دینارہ: پولیس سپرنٹنڈنٹ روشن کمار کی موجودگی میں اتوار کو مقامی پولیس اسٹیشن کے احاطے میں منعقدہ عوامی مکالمہ صرف ایک مکالمہ نہیں بلکہ زمینی مسائل کو حل کرنے کا ایک کھلا فورم بن گیا۔ برسوں سے جاری زمینی تنازعات، خاندانی ہراسانی، تھانوں کے باہر کھڑی گاڑیوں پر قبضہ، منشیات کا بڑھتا ہوا استعمال اور سڑک حادثات سے لے کر گھر سے بھاگنے والی نابالغ لڑکیوں تک ہر سوال نے نظام کے سامنے سچائی پیش کی، اور ایس پی نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنے خیالات پیش کیے۔ عوامی مکالمے کا آغاز زمین کے تنازع سے ہوا۔

بنگلہ دیش کا سیاسی طوفان کب تھمے گا جب محمد یونس چاہیں گے تب؟

خورشید فرازی

بنگلہ دیش میں اس وقت پھر سے اگست2024 جیسے حالات پیدا ہوچلے ہیں اور چاروں طرف وہی خانہ جنگی، آتشزنی اور تباہی و بربادی شروع ہوچکی ہے اور بنگلہ دیش میں 12 فروری 2026 کو الیکشن کا اعلان کردیا گیا ہے اور چیف الیکشن کمشنر نے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کردیا گیا ہے لیکن نگراں مشیر محمد یونس نے اسی وقت یہ شوشہ چھوڑ دیا تھا کہ حالات سازگار رہے تو الیکشن 12 فروری کو ہوں گے لیکن انہوں نے اس وقت حالات کے سازگار ہونے کا جو شوشہ چھوڑ دیا تھا اس سے اندازہ ہوچلا کہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے لیکن اب اس پردہ داری کا بھی خاتمہ ہوچلا ہے۔ اور اس وقت بنگلہ دیش کے مختلف اضلاع میں جو ہنگامے، قتل کی وارداتیں، آتشزنی، سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کا عمل جسے طلباء تحریک سے وابستہ کیا جارہا ہے تاکہ نقلی چہرہ سامنے آئے اور اصلی صورت.....! دراصل بنگلہ دیش میں اس وقت جنونی صحافت زور پکڑ چکی ہے اور جس وقت محمد یونس کو اچانک فرانس سے طلب کرکے نگراں چیف مشیر مقرر کیا گیا تھا، اسی وقت یہ اندازہ ہوچلا تھا کہ یہ طلباء تحریک سے بہت اوپر کی گندی سیاست ہے جسے طلباء تحریک کا نام دیکر طلباء کو بدنام کرنے کی سازش رچی گئی ہے اسی اثناء سیمن سنگھ ضلع میں ایک ہندو نوجوان دیپو چندرداس کی ماب لنچنگ کی رپورٹ ملی اور اس سلسلے میں 7 افراد کو گرفتار کیا گیا، دیپو چندرداس کو توہین مذہب کے الزام میں تشدد کا نشانہ بنایا گیا پھر اسے مارنے کے بعد ایک درخت سے اس کی لاش کو لٹکا کر آگ لگادی گئی۔ اس قتل کے سلسلے میں 7 مسلم افراد کی گرفتاری عمل میں آئی ہے یہ واقعہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب بنگلہ دیش پہلے ہی سے سیاسی افراتفری سے گزر رہا ہے۔ گزشتہ ہفتے طلباء تحریک کے سرگرم لیڈر انقلاب منچ کے رہنما شریف عثمان ہادی کو گولی ماردی گئی تھی اور ہانگ کانگ کے اسپتال میں اس کی موت واقع ہوگئی تھی۔ جس کے بعد ڈھاکہ سمیت مختلف شہروں اضلاع وغیرہ میں تشدد پھوٹ پڑا اور بہت سارے خونریزی اور آتشزنی کی وارداتیں ہوئیں۔ اس دوران بنگلہ دیش کے دو معروف روزنامہ ''پرتھم آلو'' اور ڈیلی اسٹار کے دفاتر میں توڑ پھوڑ اور آتشزنی کی وارداتیں ہوئیں اور مظاہرین کا الزام تھا کہ یہ دونوں اخبار ہندستان کی دلالی کررہے تھے اور حالات کو سنگین بنانے میں انہی دونوں اخبارات کا رول بہت ہی اہم ہے۔ ہندو نوجوان کی ماب لنچنگ پر پرینکا گاندھی نے کانگریس کے منچ سے اس قتل کی مذمت کی۔ ویسے ہندستان میں آئے دن مختلف بی جے پی حکمرانی والی ریاستوں میں مسلمانوں کے ماب لنچنگ کے واقعات عام ہیں جس پر حکمراں جماعت تو ہمیشہ خاموش رہی حتیٰ کہ اپوزیشن بھی خاموش رہتی ہے اور کسی کی زبان سے ایک لفظ تک نہیں نکلتا۔ دوسری طرف انقلاب منچ کے لیڈر عثمان ہادی کے قتل کے بعد بنگلہ دیش غیر یقینی صورتحال سے دور چار ہوچلا ہے۔ دو اخباروں کے دفاتر پر حملہ، آتشزنی کے بعد سابق صدر اور بانی بنگلہ شیخ مجیب الرحمٰن کی رہائش گاہ پر بھی توڑ پھوڑ کی گئی اور شیخ حسینہ کی جماعت عوامی لیگ کے دفتر کو بھی نذر آتش کردیا گیا۔ واضح رہے کہ عثمان ہادی جو لائی۔ اگست 2024 میں شیخ حسینہ کے خلاف طلباء تحریک کے اہم ترین لیڈر تھے۔ اس دوران محمد یونس نے مظاہرین کو پرسکون رہنے کی اپیل کی ہے۔ شیخ حسینہ کی معزولی کے بعد بنگلہ دیش ایک بار پھر سے آگ کی لپیٹ میں ہے، توڑ پھوڑ اور آتشزنی نے ہندستانی اسسٹنٹ ہائی کمیشن کو نشانہ بنایا گیا شہر بھر میں ہندستان مخالف نعرے لگائے گئے۔ شیخ حسینہ کی پارٹی عوامی لیگ کے اراکین کو قتل کردینے کی پکار کھلے عام دی گئی۔ اخبارات کے دفاتر کو ہندستان نواز ہونے پر نشانہ بنایا گیا جبکہ اخبارات نے درپردہ محمد یونس کی حمایت کی تھی اور چند اخبارات نے یہ بھی لکھا کہ یہ سارے ہنگامے خود محمد یونس کی دماغی اختراع کے سبب ہورہے ہیں اور وہ جس طرح سے وقفے وقفے سے اپنی پالیسیاں بدل رہے ہیں۔ بتایا گیا کہ عثمان ہادی پر حملے کرنے والے ہندستانی سرحد پار کرچکے ہیں جس کے بعد مظاہرین نے ہندستانی ہائی کمشنر کو طلب کیا اور انہی سے پتہ چلا کہ حملہ آور ہندستان میں داخل ہوچکے ہیں لہذا انہیں ان کے حوالے کیا جائے۔ لیکن ہندستان نے یونس حکومت کے اس دعوے کو مسترد کیا اور کہا کہ ہندستانی سرزمین بنگلہ دیش جیسے دوست ملک کے خلاف استعمال ہونے نہیں دی جائے گی۔ لیکن شیخ حسینہ کے ہندستان میں پناہ لینے کے بعد ہادی پر قاتلانہ حملہ کی بنیاد پر طلباء اور یونس حکومت کو ایک موقع مل گیا۔ سب سے پہلے ڈھاکہ میں ہندستانی ہائی کمشنر کا گھیراؤ کیا اور حملہ کرنے کی دھمکی دی۔ اس وقت اسلامی بنیاد پرست ڈھاکہ کی سڑکوں پر یکجا ہورہے ہیں۔ ہادی کی موت کو شیخ حسینہ کی عوامی لیگ اور ہندستان کے خلاف نعرے لگانے کے بہانے کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شیخ حسینہ حکومت کی بے دخلی کے بعد محمد یونس کی حکومت میں بنگلہ دیش میں امن و امان کے حالات خراب ہوئے ہیں۔ شیخ حسینہ حکومت کے ایک سابق وزیر محبّ الحسن چودھری کے بموجب یہ سارے ہنگامے محمد یونس کرارہے ہیں تاکہ 12 فروری 2026 کا الیکشن ٹل جائے اور وہ بدستور چیف مشیر بنے رہیں۔ ہادی کے قتل کے پیچھے بھی ایک گہری سازش کا الزام لگایا ہے۔

دہلی فسادات معاملہ: 5 مسلم نوجوان کو عدالت نے کیا باعزت بری، پولیس کو لگائی پھٹکار

نئی دہلی کی ایک عدالت نے شمال مشرقی دہلی فسادات 2020 کے دوران ا? تش زنی اور ہنگامہ ا? رائی کے الزامات میں گرفتار 5 افراد کو باعزت بری کرتے ہوئے کہا کہ دہلی پولیس نے معاملے کی تفتیش مشینی انداز میں کی اور ملزموں کو جھوٹے طور پر پھنسا کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ کیس حل کرلیا گیا ہے۔ عدالت کے اس تبصرہ نے دہلی پولیس کے کام کاج پر ایک بار پھر سوال کھڑا کردیا ہے۔ کڑکڑڈوما کورٹ کے ایڈیشنل سیشن جج پروین سنگھ نے 11 دسمبر کو جاری اپنے فیصلے میں کہا کہ استغاثہ ملزمان کے خلاف الزامات کو کسی بھی معقول شک سے بالاتر ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس لیے ان کو باعزت بری کیا جاتا ہے۔ بری کیے گئے ملزمان میں عبدالستار، عارف، محمد خالد، حسین اور تنویر علی عرف گلو شامل ہیں۔ ان میں محمد خالد اور تنویر عرف گلو کے مقدمات کی پیروی صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر ایڈووکیٹ سلیم ملک کررہے تھے۔ عدالت نے پولیس کی جانب سے کی گئی تفتیش پر سخت سوالات اٹھاتے ہوئے کہا کہ ایک عوامی گواہ (4-PW) کی واحد گواہی، جبکہ دیگر 2 گواہوں کو ناقابل اعتبار قرار دیا جاچکا ہو، کسی بھی صورت میں ملزمان کو سزا دینے کے لیے کافی نہیں ہے۔

واضح رہے کہ ایف آئی آر کے مطابق پانچوں افراد پر الزام تھا کہ انھوں نے 24 فروری 2020 کو بھجن پورہ علاقے میں ایک پٹرول پمپ اور متعدد گاڑیوں کو آگ لگائی۔ اسی واقعے کے دوران ترون نامی شخص، جو موٹر سائیکل میں پٹرول بھرانے آیا تھا، مبینہ طور پر ایک نامعلوم ہجوم کے حملے میں زخمی ہوگیا تھا، جس کی شکایت بھی اسی ایف آئی آر میں نتھی ہے۔ بری کیے گئے ملزمان کو تقریباً ایک سال بعد جنوری اور فروری 2021 کے دوران چند گواہوں کی شناخت کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا تھا۔

ترون کے زخمی ہونے سے متعلق جمعیۃ علماء ہند کے وکیل کے مؤثر بحث ومباحثہ کے نتیجے میں عدالت نے استغاثہ کے موقف پر بھی شک کا اظہار کیا۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ پٹرول پمپ کے ایک ملازم گواہ کے مطابق تشدد پھوٹ پڑنے کے بعد دوپہر 12:30 بجے ہی پٹرول پمپ کو بند کردیا گیا تھا، جبکہ استغاثہ کے مطابق ترون کو 2 بجے کے قریب زخمی کیا گیا۔ عدالت نے مزید کہا کہ ترون کے والد کے بیان کے مطابق ترون پٹرول پمپ کے بجائے بھجن پورہ چوک پر ملا جو پٹرول پمپ سے کافی دور ہے۔ فیصلہ آنے کے بعد اہل خانہ نے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی، ناظم عمومی مولانا محمد حکیم الدین قاسمی اور قانونی امور کے انچارج مولانا نیاز احمد فاروقی سمیت جمعیۃ علماء ہند کے سبھی ذمہ داروں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ دریں اثنا صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے ایڈووکیٹ سلیم ملک اور دیگر وکلاء کی ستائش کی ہے۔ واضح ہو کہ جمعیۃ علماء ہند کی جدوجہد سے ہنوز 100 سے زائد افراد باعزت بری ہوچکے ہیں۔ اب بھی 150 سے زائد مقدمات میں فیصلہ آنا باقی ہے۔

☆

جیفری اپسٹین سے متعلق کئی فائلیں غائب! امریکہ میں بے چینی

امریکہ میں جیفری اپسٹین کا تنازع ایک بار پھر کھل کر سامنے آگیا ہے۔ امریکی محکمہ انصاف (ڈی او جی) کی سرکاری عوامی ویب سائٹ سے اپسٹین کیس سے متعلق کئی اہم دستاویزات کو اچانک ہٹادیا گیا ہے۔ اب یہ سوالات اٹھ رہے ہیں کہ آیا یہ واقعہ محض تکنیکی خرابی ہے یا کسی بڑے سچ کو چھپانے کی کوشش ہے۔ بتایا جایا رہا ہے کہ یہ فائلیں صرف ایک دن پہلے ہی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی گئی تھیں، لیکن اگلے ہی دن یہ مکمل طور پر غائب ہوگئیں۔ جس چیز نے خاص طور پر توجہ مبذول کروائی وہ یہ تھی کہ ہٹائے گئے ریکارڈز میں ایک تصویر امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی بھی تھی۔ پبلک پورٹل سے ہٹائی گئی دستاویزات میں کئی تصاویر اور فائلیں تھیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اپسٹین کے ذاتی املاک سے متعلق ہیں۔ ان میں اس کے گھر میں آرٹ ورک، فرنیچر اور ذاتی دراز کی تصاویر شامل تھیں۔ کچھ تصاویر کے بارے میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ مجرمانہ ہیں۔ ان فائلوں میں ڈونالڈ ٹرمپ، ان کی اہلیہ میلانیا ٹرمپ اور گھسلین میکسویل جیفری اپسٹین کے ساتھ ایک تصویر تھی۔ یہ تصویر پورے معاملے کو مزید حساس بنارہی ہے۔ فائلوں کے اچانک غائب ہونے کے بعد محکمہ انصاف کا کوئی واضح جواب نہیں ملا۔ محکمہ نے یہ واضح نہیں کیا کہ آیا دستاویزات غلطی سے حذف کردئے گئے یا جان بوجھ کر ویب سائٹ سے ہٹادئے گئے۔ اس خاموشی نے سوشل میڈیا اور سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیوں کو ہوا دی ہے۔ لوگ سوال کررہے ہیں کہ کیا کچھ ایسی معلومات تھی جس کو عوام سے پوشیدہ رکھنا ضروری تھا۔ کئی ڈیموکریٹک قانون سازوں نے عوامی سطح پر اس مسئلے کو اٹھایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اتنے سنگین اور ہائی پروفائل معاملے کو دیکھتے ہوئے دستاویزات کا غائب ہونا جمہوریت اور شفافیت دونوں پر سوال اٹھاتا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر ٹرمپ کو دکھانے والی تصویر پر تشویش کا اظہار کیا ہے، جو اب عوامی طور پر دستیاب نہیں ہے۔ اب تک جو ریکارڈ جاری کیا گیا ہے ان میں سابق صدر بل کلنٹن اور دیگر بااثر شخصیات کا ذکر ہے۔ تاہم تحریری دستاویزات میں ڈونلڈ ٹرمپ کا نام بہت کم یا تقریباً موجود نہیں ہے۔ یہ اس لیے بھی تشویشناک ہے کیونکہ ٹرمپ کا نام اس سے قبل کچھ پہلے کھوجائے گئے ریکارڈز میں ظاہر ہوچکا ہے، جیسے اپسٹین کے نجی طیارے کے فلائٹ لاگ۔ تاہم، ٹرمپ اس سے قبل واضح کرچکے ہیں کہ اپسٹین کے فوجداری مقدمات میں ان کا کوئی دخل نہیں تھا اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی الزام عائد کیا گیا ہے۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | سوموار،۲۲؍دسمبر۲۰۲۵ء

عمران اور اہلیہ کو ناکردہ گناہوں کی سزا

17-17 سال جیل کروڑوں کا جرمانہ

پاکستانی وزیراعظم میاں شہباز شریف کو اس وقت ملک میں ترقی لانے اور اسے ایک قابل تعریف اسلامی ملک بنانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی پرزور سفارش سے پاکستان کو ورلڈ بینک نے کھربوں ڈالر قرض کے طور پر دینا منظور کیا اور وہ خطیر رقم حکومت پاکستان کے اکاؤنٹس میں ٹرانسفر بھی ہوگئی، لیکن امریکہ نے ورلڈ بیک پر جو دباؤ ڈالا تھا کہ وہ پاکستان کو یہ خطیر رقم بطور قرض منظور کرے تو اس دباؤ اور اس سفارش کے پیچھے ٹرمپ کا بھی ایک خاص مقصد تھا کہ پاکستان یہ رقم ورلڈ بینک سے حاصل کرے اور اس پر امریکہ کا قبضہ اس طور پر ہو کہ وہ خطرناک جنگی ہتھیار، گولہ بارود، ٹینک اور لڑاکا طیارہ کے علاوہ طیارہ شکن توپیں اور میزائیلیں پاکستان کو سپلائی کرے اور اس کے عوض میں پاکستان ورلڈ بینک سے حاصل شدہ رقم جو بطور قرض دیئے گئے ہیں وہ امریکہ کو ہتھیاروں کی قیمت کے طور پر ادا کردے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان اگر امریکہ سے خطرناک جنگی سامان خرید بھی لیتا ہے تو اس کا استعمال وہ کس پر کرے گا کیا وہ ان ہتھیاروں کا استعمال انڈیا کے خلاف کرے گا اور بالفرض محال اگر وہ انڈیا کے خلاف استعمال بھی کرے گا تو اس کے اندر اتنی استطاعت ہے کہ وہ انڈیا کے جوابی حملے کو برداشت کرلے۔ حکومت پاکستان کے یہ وزیراعظم جو ملک کے حکمراں کے بجائے اجنتا سرکس کے جوکر زیادہ نظر آتے ہیں ان کا کام یہ رہ گیا ہے کہ چینی صدر بنگلہ دیش کے حکمراں (عبوری) محمد یونس کے آگے پیچھے ہاتھ باندھے دوڑتے رہیں اور وقفے وقفے سے انڈیا کے خلاف سازشیں کرتے رہیں اور ایسا کام تو ایک سیاستداں نہیں ایک جوکر ہی کرسکتا ہے جسے یہ احساس نہ ہو کہ ایک پڑوسی ملک کے ساتھ کیسا برتاؤ اور تعلقات رکھنے چاہئے۔ پاکستان کے دہشت گردوں اور شہباز شریف جیسے حکمرانوں کی وجہ سے ہندستان کے مسلمانوں کی عزت دو کوڑی کی ہوکر رہ گئی ہے اور یہاں کے فرقہ پرست اکثر و بیشتر مسلمانوں کو پاکستان جاؤ کا طعنہ دیتے رہتے ہیں اور یہ سب پاکستان کی دوغلی سیاست اور گھٹیا قسم کی دہشت گردی کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے اور یہاں کے مسلمانوں کو حاشیے میں رکھ دیا گیا ہے۔ شہباز شریف کو چونکہ سب سے زیادہ خطرہ سابق وزیراعظم عمران خان سے ہے جسے ناکردہ گناہوں کی سزا میں جیل ہوئی ہے اور گزشتہ تین برسوں سے وہ جیل میں سڑرہے ہیں بلکہ ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی بھی جیل میں ہے اور تازہ ترین خبر یہ ہے کہ عمران خان اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کو توشہ خانہ-2 کیس میں دونوں کو انفرادی طور پر 17-17 سال کی سزا سنائی گئی ہے۔ یہ فیصلہ وفاقی تحقیقاتی ایجنسی (ایف آئی اے) کی خصوصی عدالت نے راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں محفوظ ماحول میں سنایا جہاں عمران خان علاحدہ سیل میں رکھے گئے ہیں۔ فیصلہ خصوصی جج سنٹرل شاہ رخ ارجمند نے سنایا۔ عدالت کے مطابق یہ معاملہ مئی 2021 کا ہے جب عمران خان وزیراعظم تھے اور سعودی عرب کے دورے کے دوران موصول ہونے والے قیمتی بلغاری جیولری سیٹ سے متعلق ہے جسے سرکاری توشہ خانہ سے انتہائی کم قیمت پر حاصل کرنے کا الزام عائد کیا گیا۔ ایف آئی اے کا موقف تھا کہ تحائف کی خرید وفروخت میں قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کی گئی اور قومی خزانے کو نقصان پہنچایا گیا۔ اس الزام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت کے جج اور وکلاء ممکن ہے اس سے پہلے شہباز شریف یا فوجی سربراہ عاصم منیر کے گھر کی چوکیداری کرتے ہوں جنہیں ترقی دیکر جج بنایا گیا اور پاکستان ایسا ملک بن گیا ہے جہاں سب کچھ ممکن ہے جب عاصم منیر کو اس وقت فوجی جنرل اور فیلڈ مارشل بنایا گیا جب ان سے کافی سنئیر وہاں موجود تھے لیکن شہباز شریف نے سینئروں کو سرے سے نظر انداز کرکے عاصم منیر کو ترقی دی۔ اس اعتبار سے پاکستانی عدالتوں کے جج بھی ممکن ہے اس لئے ترقی دیکر اوپر لائے گئے کہ وہ آنکھیں بند کرکے عمران خان اور بشریٰ بی بی کے خلاف فیصلہ سنادیں۔ چونکہ یہ جج اسی طور پر عدلیہ کے انچارج بنے ہیں جس طرح سے منا بھائی ایم بی بی ایس بن کے تھا۔ اس اندھی عدالت نے عمران خان اور بشریٰ بی بی کو مشترکہ طور پر 17-17 سالوں کی سزا سنائی اور ساتھ ہی دونوں پر انفرادی طور پر ایک کروڑ 64 لاکھ روپئے کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ شہباز شریف کو یہ خوف لاحق ہے کہ مستقبل میں حالات بدلنے سے اگر عمران خان جیل سے رہا ہوگئے تو شہباز شریف اور تمام ججوں، وکلاء جو بدعنوانی، جعلسازی میں کمال حاصل کرچکے ہیں ان کو مناسب طریقے سے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ (خ الف ف)

مولانا مظہر الحق کی صحافت: قومی بیداری، سماجی شعور اور آزادی کی جدوجہد کا آئینہ

وحیدہ رحمان
پی ایچ ڈی اسکالر، مولانا مظہر الحق عربی فارسی یونیورسیٹی

تحریک آزادی میں جن شخصیات نے سیاست، سماج، تعلیم اور صحافت چاروں میدانوں میں ہمہ گیر خدمات انجام دیں، ان میں مولانا مظہر الحق کا نام نہایت احترام سے لیا جاتا ہے۔ مولانا مظہر الحق محض ایک سیاسی رہنما یا سماجی مصلح ہی نہیں تھے بلکہ وہ ایک ایسے صحافی بھی تھے۔ جنہوں نے قلم کو قوم کی بیداری، فکری آزادی اور سماجی انصاف کے لیے وقف کر دیا۔ ان کی صحافت محض خبر رسانی نہیں بلکہ ایک زندہ تحریک تھی، جو عوام کے دل و دماغ کو جھنجھوڑتی تھی اور غلامی کے خلاف جدوجہد میں نئی روح پھونکتی تھی۔ مظہر الحق کا شمار ان رہنماؤں میں ہوتا ہے جنہوں نے تعلیم و تربیت کے ذریعے فکری بالیدگی حاصل کی اور پھر اسی شعور کو صحافت کے ذریعے عوام تک منتقل کیا۔ وہ ایک صاحب فکر، صاحب قلم اور صاحب کردار شخصیت تھے۔ ان کی زندگی کا مقصد قوم کو غلامی کے اندھیروں سے نکال کر آزادی، مساوات اور انصاف کے روشن راستے پر گامزن کرنا تھا۔ مولانا مظہر الحق کی پیدائش 22 دسمبر 1866ء کو صوبہ بہار کے ضلع پٹنہ بہپورا گاؤں میں ایک معزز اور علمی گھرانے میں ہوئی۔ ان کا تعلق ایک ایسے خاندان سے تھا جو دینی و دنیاوی علوم کا قدردان اور سماجی خدمت کے جذبے سے سرشار تھا۔ بچپن ہی سے مولانا مظہر الحق میں سنجیدگی، ذہانت اور سچائی کے آثار نمایاں تھے۔ مولانا نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ بعد ازاں انہوں نے عربی، فارسی اور اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی تعلیم بھی حاصل کی۔ انہوں نے اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلینڈ کا سفر کیا جہاں قانون (Law) کی تعلیم حاصل کی۔ مغربی تعلیم کے باوجود ان کی دینی و اخلاقی اقدار مضبوط رہیں۔ تعلیم کے دوران ہی ان میں قوم کی خدمت کا جذبہ بیدار ہو چکا تھا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد مولانا مظہر الحق نے وکالت کے پیشے کا آغاز کیا، مگر جلد ہی انہیں احساس ہوا کہ ان کی اصل منزل قوم کی رہنمائی اور سماجی اصلاح ہے۔ اس احساس نے انہیں سیاست اور عوامی خدمت کی طرف مائل کر دیا۔ انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو ذاتی مفاد کے بجائے قومی مقصد کے لیے وقف کر دیا۔ وہ انڈین نیشنل کانگریس سے وابستہ رہے اور مہاتما گاندھیؒ کے قریبی رفقا میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے عدم تشدد، سچائی اور قومی اتحاد کے اصولوں پر پوری زندگی عمل کیا۔ وہ بہار کے ان اولین رہنماؤں میں سے تھے جنہوں نے انگریز حکومت کے خلاف آواز بلند کی۔ کئی بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، مگر اپنے اصولوں سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ ان کی سیاست کا مقصد اقتدار نہیں بلکہ عوام کی فلاح تھا۔ وہ ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار ان کی سب سے بڑی پہچان ہندو مسلم اتحاد ہے۔ وہ فرقہ واریت کے سخت مخالف تھے اور ہندوستان کی آزادی کو ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ جدوجہد قرار دیتے تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ جب تک دونوں قومیں مل کر جدوجہد نہیں کریں گی، آزادی ممکن نہیں۔ انہوں نے اپنی تقاریر، تحریروں اور عملی اقدامات کے ذریعے اتحاد و بھائی چارے کا پیغام دیا۔ ان کی رہائش گاہ ہر مذہب اور طبقے کے لوگوں کے لیے کھلی رہتی تھی۔ انہوں نے اخبارات اور رسائل کے ذریعے عوام میں سیاسی شعور بیدار کیا اور انگریز حکومت کی پالیسیوں پر سخت تنقید کی۔ ان کی تحریریں نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوئیں۔ سماجی خدمت کے میدان میں بھی پیش پیش رہے۔ انہوں نے تعلیم کے فروغ، غریبوں کی مدد اور سماجی انصاف کے لیے نمایاں کردار ادا کیا۔ پٹنہ میں قائم مولانا مظہر الحق عربک اینڈ فارسی یونیورسٹی ان کی تعلیمی خدمات کی ایک روشن مثال ہے، جو آج بھی علم کی شمع روشن کیے ہوئے ہے۔ مولانا مظہر الحق سادگی، ایمانداری اور اعلیٰ اخلاق کے پیکر تھے۔ انہیں نمود و نمائش اور عیش و عشرت سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ حق گوئی اور اصول پسندی پر یقین رکھتے تھے۔ دوست ہوں یا مخالف، سب ان کے کردار کے معترف تھے۔ یہ عظیم رہنما 2 جنوری 1930ء کو اس دار فانی سے رخصت ہو گیا۔ ان کی وفات سے ہندوستان خصوصاً بہار کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ مگر ان کی فکر، خدمات اور قربانیاں آج بھی زندہ ہیں۔

مولانا مظہر الحق نے صحافت کو محض پیشہ نہیں بلکہ ایک قومی فریضہ سمجھا۔ انہوں نے 1921 میں انگریزی میں ایک ہفت روزہ دی مدر لینڈ کے نام سے شروع کیا۔ انکے نزدیک اخبار عوام کی آواز، مظلوموں کا سہارا اور ظالموں کے خلاف احتجاج کا ذریعہ تھا۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ جب تک عوام باخبر نہیں ہوں گے، تب تک آزادی محض ایک خواب رہے گی۔ اسی احساس ذمہ داری نے انہیں صحافت کی طرف مائل کیا اور انہوں نے اپنے قلم کو قوم کی رہنمائی کے لیے وقف کر دیا۔ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں ہندوستانی صحافت ایک نازک دور سے گزر رہی تھی۔ انگریز حکومت اخبارات کو کنٹرول کرنے کے لیے سخت قوانین نافذ کر چکی تھی۔ اظہار رائے پر پابندیاں، پریس ایکٹ، جرمانے اور قید و بند معمول کی بات تھی۔ ایسے ماحول میں صحافت کرنا محض پیشہ نہیں بلکہ خطرہ مول لینے کے مترادف تھا۔ اسی عہد میں مولانا مظہر الحق نے صحافت کو اختیار کیا۔ ان کے نزدیک اخبار صرف معلومات کا ذریعہ نہیں بلکہ قوم کی آواز، عوام کا ضمیر اور ظلم کے خلاف احتجاج کا سب سے مؤثر ہتھیار تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی صحافت میں مصلحت کے بجائے حق گوئی، اور خاموشی کے بجائے جرات نظر آتی ہے۔

مولانا مظہر الحق کی صحافت کا ایک نمایاں پہلو انگریز حکومت پر بے خوف تنقید ہے۔ ان کے اداریوں میں نوآبادیاتی نظام کی ناانصافیوں کو نہایت شائستگی مگر سخت دلیل کے ساتھ بے نقاب کیا گیا۔ وہ حکومتی پالیسیوں پر تنقید کرتے وقت ذاتیات سے گریز کرتے تھے، مگر ظلم کو ظلم کہنے میں کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے۔

انہوں نے بارہا لکھا کہ حکومت اگر قانون کے نام پر ناانصافی کرے تو صحافت کا فرض ہے کہ وہ قانون کی اخلاقی حیثیت پر سوال اٹھائے۔ یہی سوچ ان کی صحافت کو محض خبرنامہ نہیں بلکہ فکری مزاحمت بنا دیتی ہے۔ انگریزی دور میں پریس پر سخت پابندیاں عائد تھیں۔ اخبار بند کرنا، مدیر کو جیل بھیج دینا یا بھاری جرمانے عائد کرنا حکومت کے لیے عام بات تھی۔ مولانا مظہر الحق ان پابندیوں کے سخت ناقد تھے۔ انہوں نے اپنے اداریوں میں یہ موقف اختیار کیا کہ اظہار رائے کی آزادی کسی حکومت کی عطا نہیں بلکہ قوم کا بنیادی حق ہے۔

وہ یہ سوال اٹھاتے تھے کہ اگر حکومت سچ سے خوفزدہ ہے تو یہ اس کے اخلاقی دیوالیہ پن کی علامت ہے۔ ان کی یہ تحریریں آج کے دور میں بھی صحافتی آزادی کے مباحث میں حوالہ بن سکتی ہیں۔ مولانا مظہر الحق کی بے باک صحافت کے نتائج بھی انہیں بھگتنے پڑے۔ انگریز حکومت ان کی تحریروں سے خوش نہیں تھی۔ انہیں سیاسی طور پر دبانے، سماجی طور پر الگ تھلگ کرنے اور قانونی طور پر کمزور کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ مگر مولانا مظہر الحق نے کبھی معذرت یا مفاہمت کی راہ اختیار نہیں کی۔ یہی جرات اظہار ان کی صحافت کو اخلاقی بلندی عطا کرتی ہے۔ ان کا قلم خوف کے سائے میں نہیں بلکہ یقین کی روشنی میں چلتا تھا۔ ایڈیٹوریل نقطہ نظر سے مولانا مظہر الحق کی سب سے بڑی طاقت ان کی زبان اور استدلال تھا۔ وہ نہ تو اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرتے تھے اور نہ ہی مبالغہ آرائی سے کام لیتے تھے۔ ان کا ہر جملہ ایک سوچا سمجھا موقف ہوتا تھا۔ وہ واقعات کو الگ تھلگ بیان کرنے کے بجائے انہیں قومی تناظر میں رکھ کر دیکھتے تھے۔ یہی انداز ایک معیاری ایڈیٹوریل کی پہچان ہے، جہاں مسئلہ وقتی نہیں بلکہ اصولی ہوتا ہے۔ مولانا مظہر الحق کی صحافت نے عوام اور تعلیم یافتہ طبقے کے درمیان ایک مضبوط فکری پل کا کام کیا۔ وہ نہایت سادہ زبان میں گہرے سیاسی نکات بیان کرتے تھے۔ ان کا قاری صرف خبر نہیں پڑھتا تھا بلکہ ایک نقطہ نظر حاصل کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اداریے سیاسی کارکنوں، طلبہ، وکلا اور عام شہریوں سب کے لیے یکساں طور پر مؤثر تھے۔ مولانا مظہر الحق فرقہ وارانہ صحافت کے سخت مخالف تھے۔ انہوں نے واضح طور پر لکھا کہ جو اخبار مذہبی نفرت کو ہوا دیتا ہے، وہ دراصل قوم کی جڑیں کاٹ رہا ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک صحافت کا اصل فرض قوم کو جوڑنا تھا، نہ کہ توڑنا۔ انہوں نے ایسے مواقع پر بھی ضبط کا دامن نہیں چھوڑا جب جذباتی صحافت آسان راستہ بن سکتی تھی۔ یہی اصول پسندی انہیں عظیم صحافیوں کی صف میں کھڑا کرتی ہے۔ مولانا مظہر الحق ایک ایسے رہنما تھے جنہوں نے سیاست، سماج اور صحافت کی تینوں میدانوں میں اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ خاص طور پر ہندو مسلم اتحاد اور صحافت ان کی فکر کے دو بنیادی ستون تھے۔ مولانا مظہر الحق ایک روشن خیال، وسیع النظر اور حقیقت پسند مفکر تھے۔ وہ ہندوستان کی کثرت میں کے اصول پر کامل یقین رکھتے تھے۔ ان کے نزدیک مذہب انسان کو جوڑنے کے لیے ہے، توڑنے کے لیے نہیں۔ اسی فکر نے انہیں فرقہ وارانہ سیاست اور تعصب کے سخت خلاف کھڑا کیا۔ وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے کہ ہندوستان جیسے متنوع ملک میں آزادی کی جدوجہد اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہے جب ہندو اور مسلمان باہمی اتحاد و اعتماد کے ساتھ آگے بڑھیں۔

مولانا مظہر الحق کے یوم پیدائش پر خصوصی پیشکش

ان کے نزدیک ہندو مسلم اتحاد محض ایک سیاسی نعرہ نہیں بلکہ قومی بقا کی شرط تھا۔ وہ بار بار اس بات پر زور دیتے تھے کہ: ہندو اور مسلمان صدیوں سے ایک ساتھ رہتے آئے ہیں دونوں کی تہذیب، ثقافت اور تاریخ مشترکہ ہے۔ انگریز حکومت "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ اس لیے اتحاد ہی غلامی کے خلاف سب سے مضبوط ہتھیار ہے۔ مظہر الحق فرقہ واریت کو ہندوستان کی سب سے بڑی کمزوری سمجھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ فرقہ وارانہ فسادات صرف عوام کو کمزور کرتے ہیں اور سامراجی طاقتوں کو مضبوط بناتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقاریر اور تحریروں میں بارہا اس بات کی نشاندہی کی کہ: "فرقہ واریت غلامی کی سب سے خطرناک شکل ہے۔" ان کی صحافت اسی نظریے کی عملی تصویر تھی۔ مولانا مظہر الحق نے صحافت کو محض خبروں کی ترسیل کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ اسے قومی اصلاح اور اتحاد کا طاقتور وسیلہ بنایا۔ ان کے نزدیک اخبار: عوام کی آواز سماج کا ضمیر اور قوم کا رہنما ہونا چاہیے۔ اسی سوچ کے تحت انہوں نے اپنے مضامین اور اداریوں میں ہندو مسلم اتحاد کو مرکزی حیثیت دی۔ مولانا مظہر الحق کی صحافتی تحریروں میں چند نمایاں خصوصیات نظر آتی ہیں: وہ ہندوستانیوں کو پہلے "قوم" اور بعد میں "مذہب" کے خانے میں رکھتے تھے۔ ہندو اور مسلمان بی دونوں طبقوں کے رہنماؤں سے قریبی تعلقات تھے۔ وہ اختلاف کے باوجود مکالمے کے قائل تھے۔ ان کی شخصیت خود ہندو مسلم اتحاد کی جیتی جاگتی مثال تھی، جس کا اثر ان کی صحافت میں بھی واضح طور پر دکھائی دیتا ہے۔ مولانا مظہر الحق کے نزدیک صحافت کی سب سے بڑی ذمہ داری قومی اتحاد تھا۔ وہ صحافت کو ہندو مسلم تقسیم کے بجائے مشترکہ جدوجہد کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک اخبار اگر نفرت پھیلائے تو وہ صحافت نہیں بلکہ فساد ہے۔ انہوں نے بارہا اپنے مضامین میں اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کی آزادی ہندو اور مسلمان دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ ان کی صحافت نے فرقہ وارانہ سیاست کے خلاف مضبوط فکری دیوار کھڑی کی۔ وہ ہر مذہب کے احترام اور باہمی برداشت پر زور دیتے تھے۔ انہوں نے اپنی صحافت کے ذریعے سماج میں مذہبی رواداری، باہمی احترام اور قومی یکجہتی کا پیغام عام کیا۔ وہ نہ صرف ایک آزادی پسند رہنما تھے بلکہ ایک ذمہ دار صحافی بھی تھے، جن کی تحریروں میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی جھلک نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔ مولانا مظہر الحق کے عہد میں ہندو مسلم کشیدگی ایک سنگین مسئلہ بن چکی تھی۔ ایسے نازک حالات میں انہوں نے صحافت کو نفرت پھیلانے کا ذریعہ بنانے کے بجائے اصلاح معاشرہ کا وسیلہ بنایا۔ ان کے مضامین اور اداریے مذہب کے نام پر پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ مذہب انسان کو انسان سے جوڑنے کے لیے ہے، توڑنے کے لیے نہیں۔ ان کی صحافت کا ایک اہم پہلو یہ تھا کہ وہ کسی ایک مذہب یا فرقے کی حمایت میں اندھی تقلید نہیں کرتے تھے۔ وہ ہر مذہب کی اچھی تعلیمات کو اجاگر کرتے اور انتہا پسندی کی کھل کر مخالفت کرتے تھے۔ مولانا مظہر الحق کا ماننا تھا کہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیب اسی وقت محفوظ رہ سکتی ہے جب تمام مذاہب کے پیروکار ایک دوسرے کے عقائد کا احترام کریں۔ انہوں نے اپنی تحریروں میں بارہا اس بات کی نشاندہی کی کہ سیاسی مفاد کے لیے مذہب کا استعمال سب سے بڑا سماجی جرم ہے۔ ان کے نزدیک صحافی کی ذمہ داری تھی کہ وہ عوام کو سچائی سے آگاہ کرے اور اشتعال انگیز زبان سے پرہیز کرے۔ اسی وجہ سے ان کی صحافت میں شائستگی، توازن اور اخلاقی قدریں نمایاں نظر آتی ہیں۔ مظہر الحق کی صحافت میں مذہبی رواداری محض ایک نظریہ نہیں بلکہ ایک عملی رویہ تھا۔

انہوں نے ہندو مسلم اتحاد کو مضبوط کرنے کے لیے قلم کے ذریعے مسلسل جدوجہد کی۔ آج کے دور میں، جب مذہبی عدم برداشت ایک بار پھر سر ابھار رہی ہے، مولانا مظہر الحق کی صحافت ہمارے لیے ایک روشن مثال ہے جو ہمیں باہمی احترام، امن اور بھائی چارے کا درس دیتی ہے۔ انگریز حکومت کس طرح ہندو مسلم اختلافات کو ہوا دے رہی ہے، اس کی واضح مثالیں پیش کرتے تھے۔ مولانا مظہر الحق نے اپنی صحافت کے ذریعے انگریز حکومت کی اس پالیسی کو بے نقاب کیا جس کا مقصد ہندوستانیوں کو مذہبی بنیادوں پر تقسیم کرنا تھا۔ وہ لکھتے تھے کہ: انگریز حکمران جان بوجھ کر فرقہ وارانہ فسادات کو نظر انداز کرتے ہیں بعض اوقات انہیں خفیہ طور پر ہوا دیتے ہیں تاکہ آزادی کی تحریک کمزور پڑ جائے۔

ان کی یہ بے باک صحافت حکومت وقت کو سخت ناگوار گزرتی تھی۔ مولانا مظہر الحق کی صحافت میں سماجی مسائل کو بھی ہندو مسلم اتحاد کے تناظر میں پیش کیا جاتا تھا، جیسے: تعلیم کی کمی غربت، سماجی ناانصافی، دیہی پسماندگی صرف مسلمانوں کی زبان نہیں بلکہ ہندوستانی تہذیب کی مشترکہ آواز ہے۔ ان کی تحریروں نے اردو صحافت کو وسیع قومی دائرہ عطا کیا۔ کچھ ناقدین کا خیال ہے کہ مولانا مظہر الحق کا اتحاد پر حد سے زیادہ زور بعض اوقات زمینی حقائق سے دور نظر آتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا نظریہ وقتی سیاست نہیں بلکہ طویل مدتی قومی مفاد پر مبنی تھا۔ آج جب معاشرہ ایک بار پھر مذہبی بنیادوں پر تقسیم کا شکار نظر آتا ہے، مولانا مظہر الحق کی صحافت اور اتحاد کا پیغام پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ ان کی فکر ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ اختلاف کے باوجود اتحاد ممکن ہے۔ صحافت نفرت نہیں، ہم آہنگی پھیلانے کا ذریعہ ہونی چاہیے۔ قومی مفاد ہر ذاتی و فرقہ وارانہ مفاد سے بالاتر ہے۔ مولانا کی صحافت اور ہندو مسلم اتحاد ایک دوسرے سے جدا نہیں تھے بلکہ ایک ہی مقصد کے دو نام تھے۔ انہوں نے قلم کے ذریعے دلوں کو جوڑنے کی کوشش کی اور قوم کو یہ پیغام دیا کہ آزادی، ترقی اور خوشحالی کا راستہ صرف اتحاد، رواداری اور باہمی احترام سے ہو کر گزرتا ہے۔ مولانا مظہر الحق کی یہ فکر آج بھی زندہ ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ عوام میں آزادی کا شعور بیدار کرنا اور انہیں ان کے حقوق سے آگاہ کرنا۔ ذات پات، فرقہ واریت، جہالت اور سماجی ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنا۔ عوام کو سیاسی حالات سے باخبر رکھنا اور انہیں جدوجہد آزادی میں فعال کردار ادا کرنے کی ترغیب دینا۔ تعلیم کی اہمیت اجاگر کرنا اور علمی پسماندگی کے خلاف جدوجہد کرنا۔ ان کا صحافتی اسلوب سادہ، بامقصد اور اثر انگیز تھا۔

ان کی تحریروں میں: دلائل کی مضبوطی، اخلاقی جرات، قومی درد، سماجی ہمدردی واضح طور پر جھلکتی ہے۔ وہ مشکل سیاسی اور سماجی مسائل کو عام فہم زبان میں بیان کرتے تھے تاکہ عام قاری بھی ان کی بات سمجھ سکے۔ مولانا مظہر الحق کی صحافت خالصتاً قوم پرستانہ تھی۔ وہ انگریز حکومت کی ظالمانہ پالیسیوں پر بے لاگ تنقید کرتے تھے۔ ان کے اداریے غلامی کے خلاف بغاوت کا اعلان ہوتے تھے۔ وہ قوم کو یہ باور کراتے تھے کہ: "آزادی خیرات میں نہیں ملتی، اسے شعور، قربانی اور اتحاد کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔" مولانا مظہر الحق نے اپنی صحافت کے ذریعے انگریزی سامراج کے اصل چہرے کو بے نقاب کیا۔ وہ: اقتصادی استحصال سیاسی جبر ثقافتی غلامی عدالتی ناانصافی جیسے موضوعات پر مدلل اور جرات مندانہ تحریریں لکھتے تھے۔ ان کی تحریریں حکومت وقت کو ناگوار گزرتی تھیں، مگر وہ کسی دباؤ کے آگے نہیں جھکے۔ مولانا مظہر الحق کی صحافت صرف سیاست تک محدود نہیں تھی۔ انہوں نے سماجی مسائل پر بھی بھرپور توجہ دی، جیسے: عورتوں کی تعلیم مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی، ہندو مسلم اتحاد، غربت اور بے روزگاری وہ سمجھتے تھے کہ آزادی کا مفہوم صرف سیاسی اقتدار نہیں بلکہ سماجی انصاف بھی ہے۔ مولانا ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔ ان کی صحافت فرقہ واریت کے زہر کے خلاف ایک مضبوط ڈھال تھی۔ وہ بار بار اس بات پر زور دیتے تھے کہ: "ہندوستان کی آزادی ہندو مسلم اتحاد کے بغیر ناممکن ہے۔" ان کے مضامین میں قومی یکجہتی کا پیغام نمایاں نظر آتا ہے۔ مولانا مظہر الحق تعلیم کو قوم کی ترقی کی بنیاد سمجھتے تھے۔ ان کی صحافت میں تعلیمی بیداری ایک اہم موضوع تھا۔ وہ مسلمانوں اور دیگر پسماندہ طبقات کو تعلیم کی طرف راغب کرتے اور جدید علوم کے حصول پر زور دیتے تھے۔ ان کی صحافت کا سب سے نمایاں پہلو ان کی بے خوفی تھی۔ انہوں نے: جیل کی صعوبتیں برداشت کیں مالی نقصان اٹھایا سرکاری پابندیوں کا سامنا کیا مگر اپنے قلم کو کبھی غلام نہیں بنایا۔ ان کی صحافت قربانی اور استقامت کی اعلیٰ مثال ہے۔ مولانا مظہر الحق نے اردو صحافت کو ایک نیا وقار عطا کیا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ اردو زبان صرف ادب کی زبان نہیں بلکہ سیاسی شعور اور قومی جدوجہد کی بھی توانا زبان ہے۔ ان کی تحریروں نے: اردو صحافت کو مقصدیت بخشی صحافیوں میں اخلاقی جرات پیدا کی قومی صحافت کی روایت کو مضبوط کیا۔

مولانا مظہر الحق کی صحافت اور آج کا دور

آج کے دور میں، جب صحافت اکثر مفادات اور سنسنی کی نذر ہو چکی ہے، مولانا مظہر الحق کی صحافت ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ ان کا پیغام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ: صحافت عوام کی امانت ہے۔ سچائی سب سے بڑی طاقت ہے۔ قلم کا اصل مقصد اصلاح معاشرہ ہے۔ اگرچہ مولانا مظہر الحق کی صحافت بے مثال تھی، تاہم بعض ناقدین کے مطابق ان کی تحریریں بعض اوقات جذباتی ہو جاتی تھیں۔ لیکن یہ جذباتیت دراصل ان کے قومی درد کی عکاس تھی، جس نے ان کی تحریروں کو مزید اثر انگیز بنا دیا۔ مولانا مظہر الحق کی صحافت برصغیر کی آزادی کی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے۔ انہوں نے اپنے قلم کو قوم کی امانت سمجھا اور اس کی لاج رکھی۔ ان کی صحافت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ: صحافت صرف خبر نہیں، ذمہ داری ہے۔ قلم صرف لفظ نہیں، طاقت ہے۔ اور سچائی سب سے بڑی خدمت ہے۔ آج بھی اگر اردو صحافت کو نئی سمت دینا ہو تو مولانا مظہر الحق کے صحافتی نظریات سے رہنمائی لینا ناگزیر ہے۔

الحاج نسیم الدین انصاری: حیات اور مذہبی وسماجی کارنامے

(ڈاکٹر اے۔ کے۔ علوی کی عمدہ پیشکش)

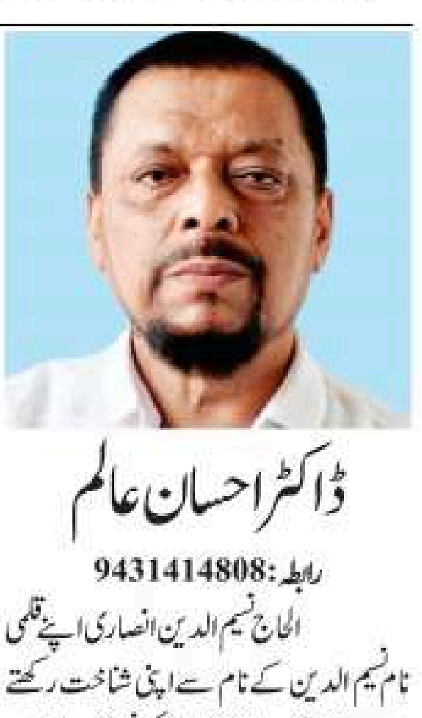

ڈاکٹر احسان عالم
رابطہ: 9431414808

الحاج نسیم الدین انصاری اپنے قلمی نام نسیم الدین کے نام سے اپنی شناخت رکھتے ہیں۔ 10 دسمبر 1936 کو نیم کالے خاں (پٹھان ٹولی) سہسرام، ضلع روہتاس میں پیدا ہوئے۔ ان کی حیات اور مذہبی وسماجی کارنامے پر ایک کتاب ڈاکٹر اے۔ کے۔ علوی نے لکھی ہے۔ اس کتاب میں الحاج نسیم الدین انصاری سے ایک انٹرویو کے علاوہ موصوف کے خاندانی پس منظر، کاروبار، دوست، والدین، سفر حج، علالت، سوانحی کوائف وغیرہ کا تذکرہ شامل ہے۔

اس کتاب کے پیش لفظ میں ڈاکٹر اے۔ کے۔ علوی لکھتے ہیں کہ الحاج نسیم الدین کا قد لمبا، جسم دبلا پتلا، رنگ گندمی، گورا، ناک کھڑی، کان بڑے بڑے، چمکدار کالی کالی آنکھیں، چوڑی داڑھی، پیشانی پر نماز کا گٹھا کالا نشان، خوش پوشاک، خوش مزاج، شاہانہ فطرت کے مالک تھے۔ بچپن میں والد کی شفقت سے محروم ہو گئے۔ والدہ کی سرپرستی میں پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم اردو پرائمری اسکول شاہ جلال پیر تکیہ سہسرام (گورنمنٹ اسکول) سے پائی۔

ڈاکٹر اے۔ کے علوی اپنے انٹرویو میں ان سے سوال کرتے ہیں کہ: "الحاج نسیم الدین صاحب آپ نے کہاں تک تعلیم حاصل کی اور کہاں سے یعنی کس اسکول کالج سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی؟" اس کے جواب میں نسیم الدین صاحب کہتے ہیں "میں نے صرف میٹرک (دسویں) تک تعلیم حاصل کی۔ ٹاؤن ہائی اسکول جس ک انام شیر شاہ سوری + 2 اسکول سہسرا ہے۔ اعلیٰ تعلیم گھریلو حالات کے سبب نہیں حاصل کر سکا کیونکہ میرے والد کا انتقال ہو چکا تھا، مجھے کاروبار کرنا تھا۔

نسیم الدین صاحب اپنے کاروبار کے حوالے سے کہتے ہیں کہ گھر کے ماحول سے عاجز ہو کر دوکان اور گھر چھوڑ کر ذکی شہید تو آ گئے مگر میرے پاس پونجی نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ جو کہ ذہنی الجھن میں یک بہ یک ذکی شہید آ گئے۔ میرے پاکٹ میں صرف ساٹھ روپیہ برائے نام تھا۔ جو گھر کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بہت کم تھا۔ ہم دوکان سے پیسہ لینا مناسب نہیں سمجھا۔ کیونکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہیں ملے کہ دوکان سے رقم لے کر فرار ہو گئے۔ لیکن اس کا الٹا ہوا۔ لوگوں نے آخر کار الزام لگا ہی دیا۔ کاروبار سے الگ ہونے پر طرح طرح کا الزام لگنا لازمی تھا۔

کاروبار کے سلسلہ میں ہی ایک روز اہلیہ نے یاد دلایا کہ پٹھان ٹولی میں سپاری کا کاروبار تھا۔ بنارس سے سپاری لا کر تھوک دکانداروں کو دیا کرتے تھے اور گاہکوں سے پیسہ بھی وصول کر لیا کرتے تھے۔ نسیم الدین صاحب کی اہلیہ نے انہیں وہی کاروبار دوبارہ شروع کرنے کا مشورہ دیا۔ اہلیہ کی بات سن کر انہیں پرانی ساری باتیں یاد آ گئیں۔ ان کے ذہن میں زردہ، سپاری، کتھ کا کاروبار کرنے کا ارادہ گھر کر گیا۔ لیکن اس کام کے لئے وہ کسی سے قرض لینا نہیں چاہتے تھے۔ دوسرے دن وہ بھی پرانے گاہکوں سے ملے اور اپنے پرانے کاروبار کا حوالہ دیا۔ ان سے ایڈوانس رقم طلب کی۔ دکانداروں نے تھوڑی تھوڑی رقم بطور ایڈوانس دی اور اپنی ضرورت کے سارے سامان کا آرڈر دے دیا۔ موصوف سامان لانے بنارس پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے سامان لیتے ہوئے کہا "سبھی ریٹ لگا کر سارا مال دے دیجئے تاکہ ہم بھی سبھی بھاؤ میں اپنے سب گاہکوں کو سامان دے دیں۔ ہمیں کسی طرح کی شکایت نہیں ملے اور میرے گاہک ہم پر بھروسہ کر لیں۔ وہاں سارا سامان انہوں نے لے لیا اور پھر سہسرام پہنچے۔ گھر آنے کے بعد بڑی احتیاط کے ساتھ سبھی دوکانداروں کو ان کے آرڈر کے مطابق سارا سامان پرزہ کے ساتھ ان لوگوں کی دوکان پر بھیج دیا۔ سبھی دوکاندار بہت خوش ہوئے۔

سبھی دوکاندار بہت متاثر ہوئے اور خوشی خوشی خرچ کے ساتھ سبھوں نے اپنی مزدوری بھی دی۔ ہمیں بھی سب گاہک کا ملا کر اچھا منافع ہو گیا۔ جو ہم نے سوچا نہیں تھا۔ بہر کیف کاروباری سلسلہ شروع ہو گیا۔

سرگجہ (امبیکا پور) کا تذکرہ کرتے ہوئے نسیم الدین انصاری لکھتے ہیں کہ سرگجہ راجہ مہاراجہ کا اسٹیٹ تھا۔ والد صاحب نے 30 سال پہلے 1916 میں سرگجہ کے ایک شہر امبیکا پور سے آٹھ میل کی دوری پر جنے نگر ایک موضع تھا، وہیں اپنا چھوٹا سا کاروبار شروع کر دیا۔ کچھ ہی دنوں میں اسی کاروبار سے کھیت خرید لیا اور کھیتی کا بھی کام شروع کر دیا۔ وقت گزرتا گیا۔ کاروبار کھیتی بڑھتی گئی۔ والد صاحب وہاں اور کاروبار بڑھانے کی خواہش کر رہے تھے اور ذہن بنائے ہوئے تھے کہ کہیں اور کچھ کرنا ہے۔ دور اندیش دماغ انسان تھے۔ اس زمانے میں سرگجہ میں لاح کا دھندہ کافی عروج پر تھا۔ مانگ کے مطابق مال نہیں پورا ہوتا تھا۔ انگریزوں کی حکومت تھی۔ لاح کس مصرف میں آتی تھی یہ تو سرکار ہی جانتی ہوگی۔

نسیم الدین انصاری پٹھان ٹولی سے ذکی شہید آئے، اس ضمن میں ڈاکٹر اے۔ کے علوی ان سے سوال کرتے ہیں۔ جواب دیتے ہوئے نسیم الدین انصاری کہتے ہیں: "میں نے تعلیم کے دور ہی سے کاروبار کرنا شروع کر دیا تھا۔ چونکہ گھر کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔ گھر ہی میں چھوٹی سی کرانہ کی دوکان دونوں بھائی نے مل کر کرلیا۔ اللہ کی ذات سے دوکان خوب چلنے لگی۔ دھیرے دھیرے محلہ سے دور دور تک دوکان کی شہرت ہوتی گئی اور دکانداری بڑھتی گئی۔ پونجی میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ کام کرنے کا جذبہ بھی بڑھتا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد اچھی خاصی ترقی ہو گئی۔ میرا کام صرف بازار سے مال لا کر دوکان میں پورا کرنا تھا اور بھائی صاحب ڈیوٹی دوکانداری کرنا۔ کچھ دنوں بعد دونوں بھائیوں کا رشتہ طے کر دیا گیا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد شادی کی تاریخ بھی مقرر ہو گئی۔ دھوم دھام سے شادی ہو گئی۔ اب زندگی کا نیا آغاز شروع ہو گیا۔ کچھ دن تک گھر میں خوشی اور جشن کا ماحول رہا۔ مگر تھوڑے ہی دن بعد گھر کا ماحول کچھ سے کچھ ہو گیا۔ جیسے موسم بدلتا ہے اسی طرح گھر کا ماحول بھی بدل گیا اور گھر میں ایک دوسرے کے خلاف شکوہ شکایت شروع ہو گیا۔ بہت کوشش کے باوجود بھی گھر بگڑنے سے نہیں بچا۔ بھائی کی شفقت محبت کوسوں دور ہو گئی۔ بہر حال حد درجہ کی مجبوری میں اپنا گھر اپنی دوکان چھوڑنے کا فیصلہ لینا پڑا۔

نسیم الدین انصاری کے حوالے سے ڈاکٹر اے۔ کے۔ علوی لکھتے ہیں کہ ماں قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے جس کے سامنے دنیا کے تمام راستے عارضی اور مطلبی معلوم ہوتے ہیں۔ ماں کا صبر ایک سمندر کی طرح عظیم تر ہوتا ہے۔ جس طرح سمندر کی سطح میں وسعت اور گہرائی ہوتی ہے اسی طرح ماں کے دل میں وسعت اور گہرائی ہوتی ہے۔ جو اپنی اولاد کی بڑی سے بڑی غلطی کو معاف کر دیتی ہے۔ اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ اولاد اپنے والدین کی جتنی خدمت کرے ان کے احسانات کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ اگر سارے کائنات کی نعمتوں کا ایک لقمہ بنا کر والدین کے منہ میں دے دے تو بھی والدہ کے سینے سے پئے ہوئے دودھ کا بدلہ نہیں چکا سکتی۔ اپنی ماں کے حوالے سے الحاج نسیم الدین انصاری لکھتے ہیں کہ ایک بار ماں کو دانت میں درد ہوئی۔ کافی دوا کھانے پر بھی درد کم نہیں ہوئی۔ آخر ڈاکٹر نے دانت نکالنے کو کہا۔ مگر ماں دانت نکلوانے ڈاکٹر کے یہاں کسی قیمت پر تیار نہیں ہوئی۔ آخر میں ڈاکٹر کی بہت خوشامد کر کے ان کو سارے اوزار کے ساتھ گھر لے آئے اور ڈاکٹر سے گذارش کی کہ ماں کا گھر ہی پر دانت نکال دیجئے۔ بہت کہنے پر تکیہ کی کرسی بنا کر دانت نکال دیا اور دانت کی تکلیف سے نجات مل گئی۔ اسی طرح ڈاکٹر کو گھر بلا کر ماں کی آنکھ کا آپریشن کروایا اور آنکھ میں اچھی روشنی آئی۔ ماں کی عمر لگ بھگ 92 سال کی ہو گئی تھی۔ عمر کی وجہ سے ماں کافی کمزور ہو چکی تھی لیکن شروع سے نماز، روزہ اور تلاوت کی پابند تھیں۔ کمزور ہونے کے باوجود بھی ہر وقت عبادت میں مشغول رہا کرتی تھیں۔ اس طرح ڈاکٹر اے۔ کے۔ علوی نے الحاج نسیم الدین انصاری کی حیات اور مذہبی وسماجی کارنامے پر عمدہ کتاب تخلیق کی ہے۔

> "اس کتاب کے پیش لفظ میں ڈاکٹر اے۔ کے۔ علوی لکھتے ہیں کہ الحاج نسیم الدین کا قد لمبا، جسم دبلا پتلا، رنگ گندمی، گورا، ناک کھڑی، کان بڑے بڑے، چمکدار کالی کالی آنکھیں، چوڑی داڑھی، پیشانی پر نماز کا گٹھا کالا نشان، خوش پوشاک، خوش مزاج، شاہانہ فطرت کے مالک تھے۔ بچپن میں والد کی شفقت سے محروم ہو گئے۔ والدہ کی سرپرستی میں پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم اردو پرائمری اسکول شاہ جلال پیر تکیہ سہسرام (گورنمنٹ اسکول) سے پائی۔ ڈاکٹر اے۔ کے علوی اپنے انٹرویو میں ان سے سوال کرتے ہیں کہ: "الحاج نسیم الدین صاحب آپ نے کہاں تک تعلیم حاصل کی اور کہاں سے یعنی کس اسکول کالج سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی؟" اس کے جواب میں نسیم الدین صاحب کہتے ہیں "میں نے صرف میٹرک (دسویں) تک تعلیم حاصل کی۔ ٹاؤن ہائی اسکول جس ک انام شیر شاہ سوری + 2 اسکول سہسرا ہے۔ اعلیٰ تعلیم گھریلو حالات کے سبب نہیں حاصل کر سکا کیونکہ میرے والد کا انتقال ہو چکا تھا، مجھے کاروبار کرنا تھا۔
> نسیم الدین صاحب اپنے کاروبار کے حوالے سے کہتے ہیں کہ گھر کے ماحول سے عاجز ہو کر دوکان اور گھر چھوڑ کر ذکی شہید تو آ گئے مگر میرے پاس پونجی نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ جو کہ ذہنی الجھن میں یک بہ یک ذکی شہید آ گئے۔ میرے پاکٹ میں صرف ساٹھ روپیہ برائے نام تھا۔ جو گھر کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بہت کم تھا۔ ہم دوکان سے پیسہ لینا مناسب نہیں سمجھا۔ کیونکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہیں ملے کہ دوکان سے رقم لے کر فرار ہو گئے۔ لیکن اس کا الٹا ہوا۔ لوگوں نے آخر کار الزام لگا ہی دیا۔

ٹرین کا سفر مہنگا ہوا

مضافاتی اور ماہانہ ٹکٹوں کی قیمت میں کوئی تبدیلی نہیں

نئی دہلی، 21 دسمبر (یو این آئی) ریلوے نے مسافر کرایے کے ڈھانچے میں تبدیلی کا فیصلہ کیا ہے، جس کے نتیجے میں طویل فاصلے کا سفر کرنے والے مسافروں کو فی کلو میٹر ایک سے دو پیسے زیادہ ادا کرنے پڑیں گے۔ نئی شرحیں 26 دسمبر 2025 سے نافذ ہوں گی۔ ریلوے کی جانب سے اتوار کے روز جاری کردہ اعلامیے میں بتایا گیا ہے کہ 215 کلومیٹر سے کم فاصلے کا سفر کرنے والوں اور ماہانہ سیزن ٹکٹ کی شرحوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ ریلوے کے مطابق 215 کلومیٹر سے زیادہ کے سفر پر عام درجے کے کرایے میں فی کلومیٹر ایک پیسے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ وہیں میل/ایکسپریس ٹرینوں میں نان اے سی کلاس کا کرایہ فی کلومیٹر دو پیسے بڑھایا جائے گا۔ اس کے ساتھ اے سی کلاس میں بھی فی کلومیٹر دو پیسے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح نان اے سی کلاس میں 500 کلومیٹر کا سفر کرنے پر مسافروں کو مجموعی طور پر موجودہ کرایے سے 10 روپے زیادہ ادا کرنے پڑیں گے۔ ریلوے کے مطابق اس تبدیلی سے ریلوے کو سالانہ 600 کروڑ روپے کی اضافی آمدنی حاصل ہوگی۔ ریلوے نے 215 کلومیٹر سے کم کے سفر پر کرایے میں اضافہ نہیں کیا ہے، یعنی کم فاصلے کے سفر پرانے کیرائے پر ہی کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ روزانہ سفر کرنے والے مسافروں کے لیے بھی راحت کی خبر ہے۔ ریلوے نے مضافاتی ٹرینوں اور ماہانہ سیزن ٹکٹ (ایم ایس ٹی) کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ اس سے ممبئی، دہلی، کولکتہ اور چنئی جیسے شہروں میں لوکل ٹرینوں سے سفر کرنے والے لاکھوں مسافروں پر کوئی اضافی بوجھ نہیں پڑے گا۔ ریلوے ذرائع کے مطابق ٹکٹوں کی قیمتوں میں اضافہ آپریٹنگ کوسٹ میں ہونے والے اضافے اور بنیادی ڈھانچے کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے وسائل کی فراہمی کے لیے ضروری ہے۔ ریلوے مسلسل اپنی خدمات کو بہتر بنانے، نئی ٹرینیں چلانے اور اسٹیشنوں کی جدید کاری پر کام کر رہا ہے۔ ریلوے کے مطابق گزشتہ دس برسوں میں نیٹ ورک اور ٹرینوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ تحفظ اور بہتر آپریشن کے لیے ریلوے ملازمین کی تعداد بھی بڑھائی گئی ہے، جس کی وجہ سے تنخواہوں اور الاؤنسز پر ہونے والا خرچ بھی بڑھا ہے۔ ریلوے کے مطابق ملازمین پر اخراجات بڑھ کر 1.15 لاکھ کروڑ روپے ہو گئے ہیں۔ وہیں پنشن پر سالانہ خرچ 60 ہزار کروڑ روپے ہے۔ ریلوے کا مجموعی آپریٹنگ خرچ (2024-25) 2.6 لاکھ کروڑ روپے رہا۔

☆

اکھلیش یادو نے کہا 'اراولی بچے گی تو دہلی بچے گی!

غیر ملکی چھوڑیئے، ملکی سیاح بھی نہیں آئیں گے'

نئی دہلی 21 دسمبر: ملک کے قدیم ترین پہاڑی سلسلوں میں سے ایک اراولی کی اونچائی پر مبنی نئی تعریف پر سیاسی اور سماجی تنازعہ شدت اختیار کر گیا ہے۔ ماحولیاتی کارکنوں کے احتجاج کے درمیان اپوزیشن نے بھی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے اسے دہلی اور این سی آر کے مستقبل سے متعلق سنگین مسئلہ قرار دیتے ہوئے خبردار کیا ہے۔ واضح رہے کہ اراولی تنازعہ براہ راست ماحولیات، آلودگی پر قابو پانے اور عوامی زندگی سے جڑا ہوا مانا جاتا ہے۔ ایس پی صدر اکھلیش یادو نے اراولی پہاڑیوں کے بارے میں ایک لمبی پوسٹ شیئر کی ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا کہ اراولی کو بچانا کوئی متبادل نہیں بلکہ لازمی عزم ہے۔ ان کے مطابق اراولی بچی رہے گی تبھی دہلی اور این سی آر محفوظ رہ پائیں گے۔ انہوں نے اراولی کو قدرتی حفاظتی ڈھال قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہی پہاڑی سلسلہ فضائی آلودگی کو کم کرنے، بارش کے پانی انتظام اور درجہ حرارت کے توازن میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اکھلیش یادو نے یہ بھی کہا کہ اراولی این سی آر کی حیاتیاتی تنوع میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، جو جنگلی علاقوں، پرندوں اور ماحولیاتی توازن کو محفوظ رکھتے ہیں۔ جذباتی پہلو پر زور دیتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ اراولی دہلی کے ثقافتی اور تاریخی ورثے کا حصہ ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اراولی کی تباہی نہیں روکی گئی تو دہلی کے شہریوں کو ہر سانس کے لیے جدوجہد کرنا پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ آلودگی کا سب سے خطرناک اثر بزرگوں، بیماروں اور بچوں پر پڑ رہا ہے۔ ان کے مطابق آلودگی سے دہلی کے میڈیکل اور اسپتال کا شعبہ بھی متاثر ہو رہا ہے اور جو لوگ علاج کے لیے آتے تھے اب وہ آنے سے گریز کر رہے ہیں۔ اکھلیش یادو نے اپنی پوسٹ میں مزید کہا کہ اگر یہ صورتحال رہی تو دہلی شمالی ہندوستان کے سب سے بڑے اقتصادی مرکز کے طور پر بھی اپنی اہمیت کھو دے گا۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ نہ غیر ملکی سیاح آئیں گے اور نہ ہی ملک کے اندر سے سیاح دہلی کا رخ کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بڑے سیاسی، تعلیمی، علمی، سماجی اور ثقافتی پروگرام بھی بند ہو سکتے ہیں۔ اولمپکس، کامن ویلتھ گیمز یا ایشین گیمز جیسے کھیلوں کے بین الاقوامی مقابلوں کی میزبانی کا امکان بھی ختم ہو جائے گا۔ وہیں اراولی کی نئی تعریف کے خلاف زمینی سطح پر بھی احتجاج تیز ہو گیا ہے۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ ملک کے قدیم ترین پہاڑی سلسلے کے ماحولیاتی توازن کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ مظاہرے کے دوران لوگ بینرز اور پلے کارڈز اٹھائے ہوئے تھے اور 'اراولی بچاؤ، مستقبل بچاؤ' اور 'نو اراولی نہیں تو زندگی نہیں' جیسے نعرے لگا رہے تھے۔ انہوں نے اراولی کی نئی تعریف سے متعلق سفارشات کو قبول کرنے کے سپریم کورٹ کے حکم پر تشویش کا اظہار کیا۔

ای ڈی نے گوہاٹی پرنٹنگ پریس کے مالک کو منی لانڈرنگ کیس میں گرفتار کیا

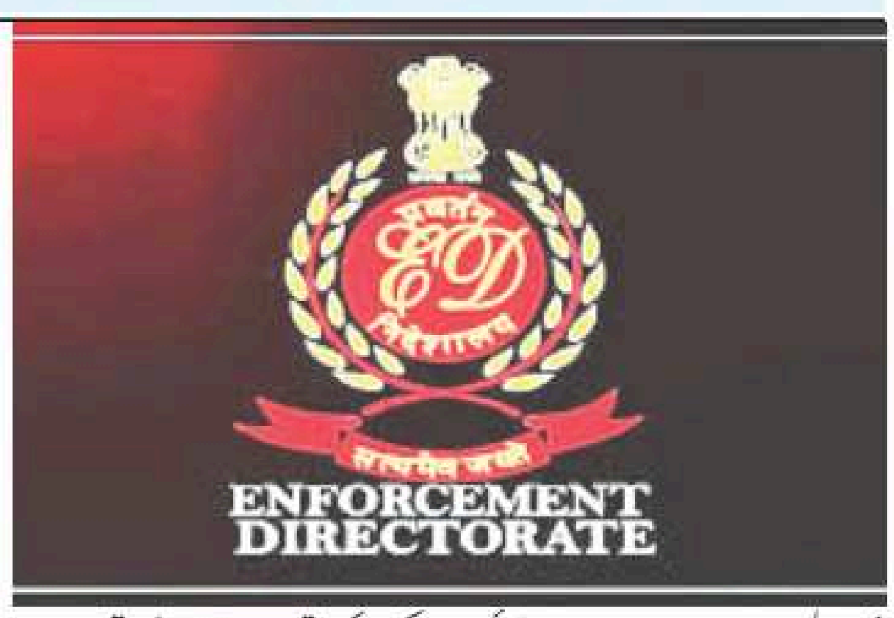

نئی دہلی، 21 دسمبر (یو این آئی) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے گوہاٹی کے 'پورباشری پرنٹنگ ہاؤس' کے مالک پریانشو بوئیراگی کو منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون (پی ایم ایل اے) کے تحت گرفتار کرلیا ہے۔ ای ڈی کے گوہاٹی علاقائی دفتر نے اتوار کے روز یہ معلومات فراہم کیں۔ یہ گرفتاری بوئیراگی کے ٹھکانوں پر تلاشی مہم کے بعد عمل میں آئی۔ ایک خصوصی پی ایم ایل اے عدالت نے بوئیراگی کو پانچ دنوں کے لیے ای ڈی کی تحویل میں دے دیا ہے۔ منی لانڈرنگ کے اس معاملے کی تحقیقات آسام کے وزیر اعلیٰ کے خصوصی ویجیلنس سیل کی جانب سے تعزیرات ہند اور انسداد بدعنوانی ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت درج ایف آئی آر سے شروع ہوئی تھی۔ ای ڈی کے ایک افسر نے بتایا کہ بوئیراگی نے مبینہ طور پر آسام بلڈنگ اینڈ ادر کنسٹرکشن ورکرز ویلفیئر بورڈ کے اس وقت کے ممبر سکریٹری چوہان ڈولے، اس وقت کے چیئرمین گوتم بروا اور دیگر افسران کے ساتھ مل کر "لیبر ویلفیئر سیس کے طور پر جمع کیے گئے سرکاری فنڈز کو دھوکہ دہی سے ہڑپنے" کی سازش رچی۔ انہوں نے بتایا کہ تعمیراتی لاگت کے ایک فیصد کی شرح سے جمع کیا گیا یہ 'سیس'، رجسٹرڈ تعمیراتی مزدوروں کی سماجی تحفظ اور بہبود کے لیے ایک مخصوص فنڈ ہے۔ یہ فنڈ حادثات، موت، طبی امداد، زچگی کے فوائد، پنشن اور تعلیمی امداد جیسے متعدد مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ افسر نے مزید بتایا، ''اس گھپلے کے سازش کاروں نے معاشرے کے انتہائی غریب طبقات کے لیے مختص فنڈز کو دھوکہ دہی سے ہڑپ کرلیا اور اسے قانونی رنگ دے دیا۔" ای ڈی کے مطابق مالی سال 2013-14، 2014-15 اور 2015-16 کے دوران بوئیراگی کو جعلی اور نقلی ٹینڈرنگ کے عمل کے ذریعے مجموعی طور پر 121.05 کروڑ روپے کے دھوکہ دہی پر مبنی پرنٹنگ کنٹریکٹ دیے گئے۔ ''اس میں سے بورڈ نے پورباشری پرنٹنگ ہاؤس کو 118.55 کروڑ روپے ادا کیے۔ ان پیسوں کا ایک بڑا حصہ یا تو بوئیراگی نے فوری طور پر ذاتی فکسڈ ڈپازٹس (ایف ڈی) میں لگا دیا یا پھر جرائم سے حاصل ہونے والی اس رقم کو دہلی کی کئی شیل کمپنیوں کے ذریعے منتقل کیا۔" انہوں نے بتایا کہ تلاشی کے دوران شواہد، الیکٹرانک آلات اور ایک آڈی کار ضبط کر لی گئی۔ پچھلی کارروائی میں 34.03 کروڑ روپے کے فکسڈ ڈپازٹس اور بینک بیلنس منجمد کیے گئے تھے۔ پی ایم ایل اے (پی ایم ایل اے) کی فیصلہ کن اتھارٹی کے ایک حکم میں اس کی تصدیق کی گئی ہے۔

☆

بی جے پی حکومت کے وزیر کا بڑا بیان، 'انتخابی وعدوں نے ریاستوں کی صحت خراب کردی'، مرکزی حکومت کرے مدد

نئی دہلی 21 دسمبر: انتخابات کے دوران بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے بڑے بڑے وعدوں سے اب اپنی ہی پارٹی کے لیڈران پریشان نظر آرہے ہیں۔ اس کا اندازہ مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں ایک پروگرام کے دوران ریاست کے وزیر کیلاش وجے ورگیہ کے بیان سے لگایا جاسکتا ہے جنہوں نے انتخابی وعدوں کے حوالے سے بڑا بیان دے کر حکمراں خیمے میں کھلبلی مچادی ہے۔ وجے ورگیہ کا کہنا ہے کہ انتخابات کے وقت کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے میں ریاستوں کو بھاری مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ایسے میں مرکزی حکومت کو ریاستوں کی مدد کے لیے آگے آنا چاہئے۔ بی جے پی حکومت کے وزیر کیلاش وجے ورگیہ نے کہا کہ سیاسی مجبوریوں کی وجہ سے انتخابات کے دوران بہت سے اعلانات کرنے پڑتے ہیں لیکن بعد میں انہیں پورا کرنا ریاستوں کے بجٹ پر بھاری پڑتا ہے۔ اسی وجہ سے آج ریاستوں کی معاشی صورتحال کافی خراب ہوچکی ہے۔ کیلاش وجے ورگیہ بھوپال میں مرکزی وزارت برائے ہاؤسنگ اور شہری امور کے زیر اہتمام منعقد شہری ترقیات کے وزراء کے علاقائی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے کھلے عام کہا کہ ریاستوں کے بجٹ کی صورتحال بہت زیادہ خراب ہوگئی ہے اور اب حالات کو سنبھالنا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کے دوران بجٹ کے حوالے سے جو توقعات وابستہ کی جاتی ہیں وہ حقیقت میں پوری نہیں ہوپاتیں۔ اس وجہ سے ریاستوں کو اب مرکزی حکومت کی طرف دیکھنے کی مجبوری ہوگئی ہے۔ اس دوران کیلاش وجے ورگیہ نے مرکزی حکومت پر زور دیا کہ وہ امرت یوجنا، ہاؤسنگ اسکیم اور دیگر مرکزی اسپانسر شدہ اسکیموں کے تحت ریاستوں کو مزید امداد فراہم کرے۔ انہوں نے بتایا کہ ان اسکیموں کے تحت کچھ کام تو مکمل ہوچکے ہیں لیکن باقی کاموں کے لیے ریاستوں کے پاس کافی وسائل نہیں ہیں۔ بی جے پی حکومت کے وزیر نے کہا کہ یہ صورتحال صرف مدھیہ پردیش ہی نہیں بلکہ تقریباً ہر ریاست میں ہے۔ انتخابی وعدوں اور دعوؤں کی وجہ سے ریاستوں پر مالی دباؤ بڑھ گیا ہے۔ اس لیے مرکزی حکومت کی مدد سے ہی ان اسکیموں کو آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔

ریل کرایوں میں اضافہ پر کانگریس کا سخت ردعمل

حکومت پر خاموشی سے بوجھ ڈالنے کا الزام

نئی دہلی 21 دسمبر: ریل کرایوں سے متعلق حکومت کے ایک نوٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد کانگریس نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ حکومت بجٹ سے کچھ ہفتے پہلے خاموشی کے ساتھ عوام پر اضافی بوجھ ڈال رہی ہے۔ پارٹی کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے ایکس (سابق ٹوئٹر) پر لکھا کہ آج صبح یہ نوٹ ریلوے بیٹ کے صحافیوں میں تقسیم کیا گیا، جبکہ اس طرح کا اقدام نہ صرف غلط ہے بلکہ اسے خاموش اور غیر مجاز انداز میں گردش میں لاکر حکومت اپنی اخلاقی پستی کو بھی عبور کر رہی ہے۔ کانگریس کے سرکاری ایکس ہینڈل پر بھی سخت الفاظ میں ردعمل سامنے آیا۔ پارٹی نے کہا کہ مودی حکومت نے نئے سال کے موقع پر عوام کو 'تحفہ' دیتے ہوئے ریل کرایہ بڑھا دیا ہے۔ کانگریس کے مطابق اگر کوئی مسافر ایک ہزار کلومیٹر کا سفر کرے گا تو اسے 20 روپے اضافی ادا کرنے ہوں گے۔ پارٹی نے یاد دلایا کہ چند ماہ قبل بھی کرایوں میں اضافہ کیا گیا تھا اور اب ایک بار پھر لوگوں کی جیب پر اثر ڈالا جا رہا ہے۔ کانگریس نے اس فیصلے کو 'مودی حکومت = وصولی حکومت' قرار دیا۔ ادھر ریلوے کی جانب سے جس نوٹ کا حوالہ دیا جا رہا ہے، اس میں کرایوں کی نئی ترتیب کی تفصیل دی گئی ہے، جو 26 دسمبر 2025 سے نافذ العمل ہوگی۔ نوٹ کے مطابق سبربن ٹرینوں اور ماہانہ سیزن ٹکٹ میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ عام درجے میں 215 کلومیٹر تک کے سفر پر بھی کرایہ نہیں بڑھے گا۔ تاہم 215 کلومیٹر سے زیادہ کے سفر پر عام درجے میں فی کلومیٹر ایک پیسہ اضافہ کیا گیا ہے۔ میل اور ایکسپریس ٹرینوں کے نان اے سی کوچز میں فی کلومیٹر دو پیسے اور اے سی کلاس میں بھی فی کلومیٹر دو پیسے اضافی وصول کیے جائیں گے۔ ریلوے کا کہنا ہے کہ 500 کلومیٹر کے نان اے سی سفر پر مسافر کو صرف 10 روپے زیادہ ادا کرنے ہوں گے۔ ریلوے کے مطابق اس معقول ترتیب سے موجودہ مالی سال میں تقریباً 600 کروڑ روپے کی اضافی آمدنی متوقع ہے۔ اس کا موقف ہے کہ گزشتہ ایک دہائی میں نیٹ ورک اور آپریشنز میں نمایاں توسیع ہوئی ہے، جس کے باعث افرادی قوت اور پنشن کے اخراجات بڑھے ہیں۔ اسی بڑھتے ہوئے خرچ کو پورا کرنے کے لیے کارگو لوڈنگ میں اضافہ اور مسافر کرایوں میں معمولی تبدیلی کی جا رہی ہے۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ ان اقدامات سے آپریشنل کارکردگی اور حفاظت میں بہتری آئی ہے، تاہم اپوزیشن اسے عوام دشمن قدم قرار دے رہی ہے۔

منریگا ختم کرنے کے خلاف کانگریس کا ملک گیر احتجاج

نئی دہلی، 21 دسمبر (یو این آئی) حکومت کی جانب سے منریگا کی جگہ وی بی جی-رام-جی بل منظور کیے جانے کے خلاف کانگریس آج ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کر رہی ہے اور اس معاملے پر آئندہ کی حکمت عملی طے کرنے کے لیے 27 دسمبر کو یہاں پارٹی کے اعلیٰ ترین پالیسی ساز ادارے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے اتوار کے روز کہا کہ مودی حکومت نے مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی اسکیم (منریگا) کو عملی طور پر ختم کر دیا ہے اور روزگار کی ضمانت کے اس حق کو احسان میں تبدیل کر دیا ہے۔ مسٹر وینوگوپال نے کہا کہ "منریگا کام کرنے کا ایک قانونی حق تھا، نہ کہ کوئی فلاحی اسکیم۔ اپنی فنڈنگ کو محدود کر کے اور کنٹرول کو سنٹرلائز کر کے، اپنی مانگ پر مبنی نوعیت کو تبدیل کر کے، بی جے پی نے اس حق کو بجٹ پر منحصر اسکیم میں بدل دیا، کروڑوں دیہی خاندانوں کو عدم تحفظ اور پریشانی میں دھکیل دیا۔ اسی کے خلاف کانگریس آج ملک بھر کے ضلع ہیڈکوارٹروں میں ملک گیر احتجاجی مظاہرے کر رہی ہے اور ان مزدوروں کے ساتھ کھڑی ہے، جن کی روزی روٹی اور وقار پر حملہ ہو رہا ہے۔ " کانگریس کے جنرل سکریٹری نے کہا کہ کام کے حق پر اس سنگین حملے کے حوالے سے پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کے 27 دسمبر کو ہونے والے اجلاس میں اس پر بحث کی جائے گی۔ اس مسئلے پر پارٹی کے سینئر لیڈران غور وخوض کریں گے اور ساتھ ہی آئندہ کے لائحہ عمل اور کارروائی کے حوالے سے بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے اگلے دن 28 دسمبر کو کانگریس کے یوم تاسیس پر کارکنان ملک بھر کے منڈلوں اور پنچایتوں میں مہاتما گاندھی کی تصویریں لے کر پروگرام منعقد کریں گے اور نظریات، انصاف، وقار اور شہریوں کے کام کرنے کے حق کے آئینی وعدے کے تئیں اپنی وابستگی کا اعادہ کریں گے۔

کھرے کی وجہ سے دہلی میں 80 سے زائد پروازیں منسوخ

نئی دہلی، 21 دسمبر (یو این آئی) دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر گھنے کہرے کی وجہ سے اتوار کے روز اب تک 80 سے زائد پروازیں منسوخ ہو چکی ہیں۔ ہوائی اڈے کو ہفتے کی رات 8 بجے کے بعد کم وزیبلٹی کا عمل شروع کرنا پڑا، جو کہ آج صبح تک جاری رہا۔ ایئرپورٹ کی جانب سے سوشل میڈیا پر اطلاع دی گئی ہے کہ اب آپریشن معمول کے مطابق ہے۔ دہلی ایئرپورٹ کی ویب سائٹ کے مطابق آج 40 سے زائد روانہ ہونے والی پروازیں اور تقریباً اتنی ہی آنے والی پروازیں منسوخ رہیں۔ اس کے علاوہ کئی پروازوں میں تاخیر بھی ہوئی۔ شمالی ہندوستان کے دیگر حصوں سے بھی گھنے کہرے کی خبریں ہیں۔ واضح رہے کہ دہلی میں

کشمیر میں سخت ترین سردی کا 40 روزہ 'چلہ کلاں' آج سے ہوگا شروع

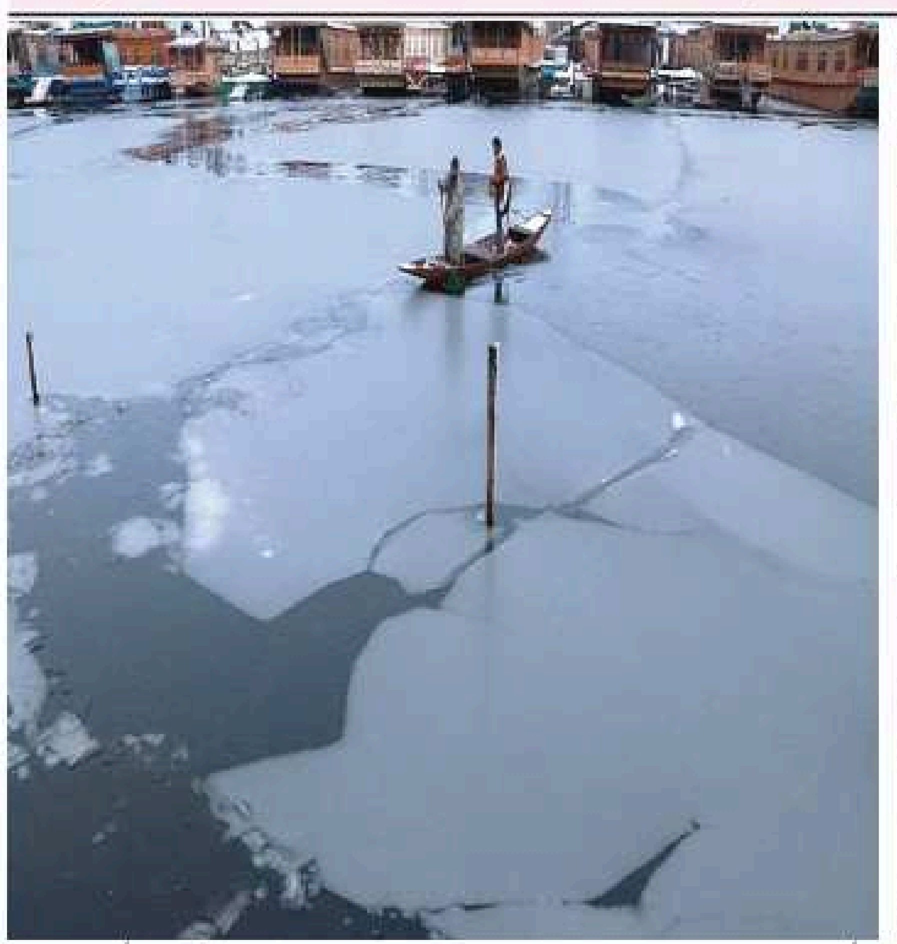

کشمیر (21 دسمبر) کشمیر میں سب سے سرد 'چلہ کلاں' کے 40 دن شروع ہونے والے ہیں۔ ساتھ ہی ڈویژنل ایڈمنسٹریشن نے سری نگر میں 'پھیرن ڈے' کے انعقاد کی بھی شروعات کر دی ہے۔ یہ 2 روزہ نمائش جموں و کشمیر ہینڈلوم ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے ذریعہ کشمیری ثقافت اور دستکاری کو فروغ دینے کے لیے کیا گیا ہے۔ یہ نمائش کشمیر ہاٹ میں منعقد کی گئی ہے اور اس کا افتتاح کشمیر کے ڈویژنل کمشنر نے کیا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ ''اس کا مقصد سیاحتی سیزن آنے سے قبل کشمیری ثقافت اور دستکاری کو فروغ دینا ہے۔'' ڈویژنل کمشنر انشول گرگ نے کہا کہ ''سب سے ٹھنڈا 40 روز کا دور اتوار (21 دسمبر) سے شروع ہو رہا ہے۔ ہم آنے والے سیاحتی سیزن کی بھی تیاری کر رہے ہیں۔ اس نمائش کے ذریعہ ہم کاریگروں کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی سردیوں میں سیاحوں کو کشمیر آنے کی دعوت دینا چاہتے ہیں۔'' حالانکہ نمائش کا تھیم روایتی کشمیری لباس 'پیرہن' ہے، لیکن نمائش میں شائقین کو راغب کرنے کے لیے روایتی کشمیری موسیقی بھی پیش کی گئی۔ اس درمیان کشمیر میں ایک بار پھر شدید سردی کی لہر چھا گئی ہے۔ وادی کے زیادہ تر حصوں میں رات میں درجہ حرارت صفر سے نیچے چلا گیا ہے اور پلوامہ منفی 4 ڈگری سیلسیس کے ساتھ سب سے ٹھنڈا مقام رہا ہے۔ محکمہ موسمیات کے ایک افسر نے بتایا کہ وادی کے بیشتر مقامات پر رات کا درجہ حرارت 'فریزنگ پوائنٹ' سے نیچے گر گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس ہفتے کے آغاز میں تھوڑی راحت کے بعد سردی کی شدت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ سری نگر میں کم از کم درجہ حرارت منفی 2.1 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جو کہ گزشتہ رات کے مقابلے میں تقریباً 2 ڈگری سیلسیس کی نمایاں گراوٹ ہے۔ شہر کا ایئرپورٹ اس سے بھی زیادہ ٹھنڈا تھا، جہاں درجہ حرارت منفی 4.3 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔ اب کشمیر اتوار (21 دسمبر) کو 'چلہ کلاں' کی شروعات کے لیے تیار ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب سب سے زیادہ سردی ہوتی ہے اور برف باری کے امکانات سب سے زیادہ ہوتے ہیں۔ 'چلہ کلاں' سردیوں کا 40 دن کا شدید مشکل ترین دن ہوتا ہے جو 29 جنوری تک جاری رہتا ہے۔ واضح رہے کہ اب تک کشمیر میں اس سیزن میں کوئی بڑی بارش نہیں ہوئی ہے، جس کی وجہ سے ندیاں، نالے اور چشمے خشک ہو گئے ہیں۔ طویل خشک موسم کے باعث کھانسی اور زکام جیسی بیماریاں بڑھ گئی ہیں۔ حالانکہ محکمہ موسمیات نے 21-20 دسمبر کو بارش کے امکان کی پیش گوئی کی ہے، جو 'چلہ کلاں' کی شروعات کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ صبح سری نگر اور کئی دوسرے علاقوں، خاص طور پر دریاؤں کے قریب گھنی دھند چھائی رہی۔ 'کشمیر ویدز' کے ذریعہ جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق کشمیر کے بارہمولہ میں درجہ حرارت منفی 6.3 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ پامپور اور شوپیاں میں درجہ حرارت منفی 5.3 ڈگری سیلسیس رہا۔ کپواڑہ، اننت ناگ اور بانڈی پورہ میں کم از کم درجہ حرارت منفی 3 ڈگری سیلسیس کے قریب درج کیا گیا، جبکہ سیاحتی مقام پہلگام میں کم از کم درجہ حرارت منفی 2.6 ڈگری سیلسیس رہا۔ حالانکہ گلمرگ 1 ڈگری سیلسیس کے ساتھ نسبتاً گرم رہا۔ افسران کے مطابق لداخ میں بھی شدید سردی کا سلسلہ جاری ہے۔ لیہہ میں کم از کم درجہ حرارت منفی 4.6 ڈگری سیلسیس، کارگل میں منفی 4 ڈگری سیلسیس اور وادی نوبرا میں منفی 2.6 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات نے شہریوں اور خاص طور سے اونچے علاقوں میں رہنے والوں کے لیے ایڈوائزری جاری کی ہے کہ وہ محتاط رہیں، کیونکہ سردی کی صورت حال برقرار ہے اور 20 تاریخ کی رات سے 22 تاریخ کی شام تک بھاری برف باری کی پیش گوئی کی گئی ہے، جس میں اتوار (21 دسمبر) کو سب سے زیادہ برف باری ہونے کی امید ہے۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ ''بالائی علاقوں میں درمیانی سے بھاری برف باری کی امید ہے، جبکہ میدانی علاقوں میں ہلکی سے درمیانی بارش ہو سکتی ہے، جس سے جاری خشک سالی کے ختم ہونے کا امکان ہے۔''

بالی ووڈ چھوڑنے کے سوال پر بولیں اُرمیلا، انڈسٹری میں دھماکے دار واپسی کے لیے تیار!

ممبئی 21 دسمبر: اُرمیلا ماتونڈکر کے گزشتہ 5 سال سے زیادہ عرصے سے پردہ سیمیں سے غائب رہنے کی وجہ سے مسلسل قیاس آرائیاں کی جاتی رہیں کہ انہوں نے بالی ووڈ چھوڑ دیا ہے لیکن اب اُرمیلا نے ان تمام افواہوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ معروف اداکارہ کا کہنا ہے انہوں نے کبھی اداکاری چھوڑی ہی نہیں بلکہ وہ ایسے کرداروں کا انتظار کر رہی تھیں جو ان کی صلاحیتوں کے ساتھ انصاف کر سکیں۔ اُرمیلا نے انکشاف کیا کہ اب انہیں ایک بار پھر اچھی اور دلچسپ پیشکشیں موصول ہو رہی ہیں۔ وہ جلد ہی او ٹی ٹی پلیٹ فارم پر بھی ڈیبیو کرنے والی ہیں۔ اُرمیلا نے پرجوش انداز میں کہا کہ اب پھر سے سیٹ پر واپس آنے اور زبردست واپسی کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ 'ایچ ٹی' کے ساتھ بات چیت میں اُرمیلا نے بتایا کہ کیا انہوں نے واقعی بالی ووڈ چھوڑ دیا تھا؟۔ 'بلیک میل' کے بعد اُرمیلا 2022 میں ڈی آئی ڈی سپر مامس سیزن 3 میں جج کے طور پر نظر آئی تھیں لیکن وہ کوئی مکمل اداکاری کا پروجیکٹ نہیں تھا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں کو کیوں لگتا ہے کہ وہ اب کام نہیں کرنا چاہتیں، تو اُرمیلا نے واضح طور پر کہا کہ میں ہمیشہ سے اپنے کام کے بارے میں سلیکٹیو رہی ہوں، اگر لوگ سمجھتے ہیں کہ میں فلمیں نہیں کر رہی ہوں تو میں انہیں قصوروار نہیں ٹھہرا سکتی لیکن سچ یہ ہے کہ میں نے کبھی اداکاری نہیں چھوڑی۔ اُرمیلا نے بتایا کہ وہ او ٹی ٹی پلیٹ فارمز کے بارے میں بہت پرجوش ہیں کیونکہ وہ نئے کرداروں اور انواع کو دریافت کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ او ٹی ٹی نے اداکاروں کے لیے نئی دنیا کھول دی ہے۔ ایسے جذبات اور کردار ہیں جن کی پہلے تلاش نہیں کی گئی تھی۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ وہ ایک او ٹی ٹی شو کی شوٹنگ پوری کر چکی ہیں جو شاید اگلے سال ریلیز ہوگا۔ 1991 میں 'نرسمہا' سے مرکزی اداکارہ کے طور پر ڈیبیو کرنے والی اُرمیلا نے رنگیلا، جدائی، ستیہ، کون، بھوت اور پنجر جیسی یادگار فلموں میں کام کیا ہے۔ اپنے کیریئر کو یاد کرتے ہوئے وہ کہتی ہیں کہ میری سب سے بڑی کامیابی یہی رہی کہ میں ایک ہی قسم کے کردار میں کبھی نہیں پھنسی۔ میں نے خود کو توڑا اور ہر بار ایک نئی امیج بنائی۔ اُرمیلا تسلیم کرتی ہیں کہ انڈسٹری میں تنخواہوں کا ڈھانچہ 90 کی دہائی کے مقابلے میں بہتر ہوا ہے لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہیں اپنی فیس کے بارے میں کبھی شکایت نہیں رہی۔ انہوں نے کہا کہ میں اس دور کی سب سے زیادہ معاوضہ لینے والی اداکاراؤں میں سے ایک تھی۔ کچھ فلموں میں مجھے اپنے مرد ساتھی اداکاروں سے زیادہ معاوضہ دیا گیا تھا۔ ان کا ماننا ہے کہ تنخواہوں میں تفاوت جیسے مسائل کو صرف ایک نقطہ نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے کیونکہ گزشتہ 30 سالوں میں پوری صنعت بدل چکی ہے۔

امریکی محکمۂ انصاف کی ویب سائٹ سے ایپسٹین کیس کی 16 فائلیں غائب

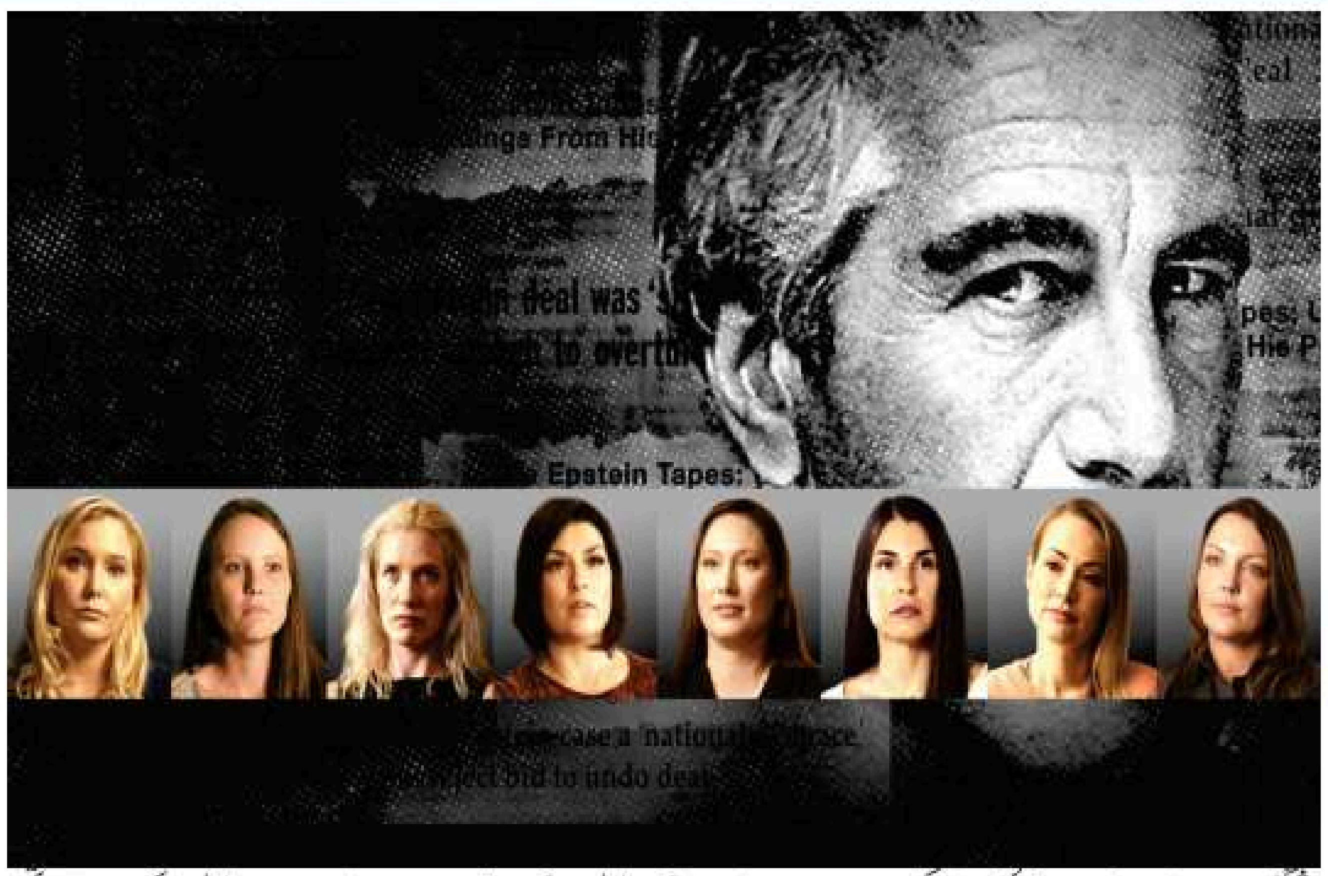

واشنگٹن، 21 دسمبر (یو این آئی) امریکی محکمۂ انصاف کی ویب سائٹ کے اس حصے سے کم از کم 16 فائلیں غائب ہو گئی ہیں جہاں بدنام زمانہ فنانسر جیفری ایپسٹین کے کیس سے متعلق دستاویزات شائع کی گئی تھیں۔ امریکی محکمۂ انصاف نے ہفتہ کے روز کانگریس میں ڈیموکریٹک پارٹی اور کئی ریپبلکن ارکان پارلیمنٹ کی حمایت سے منظور شدہ ایک قانون کے تحت ایپسٹین کیس کا کچھ مواد جاری کیا تھا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایپسٹین کے ساتھ تعلقات ہونے کا شبہ ظاہر کیا جاتا رہا ہے، تاہم ابھی تک کوئی ایسی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیا گیا کہ امریکی رہنما بچوں کے جنسی استحصال میں ملوث تھے ۔ ایک رپورٹ کے مطابق، غائب ہونے والی فائلوں میں برہنہ خواتین کی تصاویر شامل تھیں۔ ساتھ ہی ایک ایسی تصویر بھی غائب ہے جس میں ایک ڈریسر اور درازوں پر رکھی تصاویر کا ایک سلسلہ دکھایا گیا تھا، جس میں ایپسٹین، میلانیا ٹرمپ اور ایپسٹین کی دیرینہ ساتھی گھسلین میکسویل کے ساتھ ٹرمپ کی ایک تصویر بھی شامل تھی۔ واضح رہے کہ ایپسٹین پر 2019 میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں 'سیکس ٹریفکنگ' اور جرم کی سازش کرنے کا الزام لگایا گیا تھا، جس میں اسے 40 سال سے زائد قید کی سزا ہو سکتی تھی۔ استغاثہ کے مطابق، 2002 اور 2005 کے درمیان ایپسٹین نے درجنوں نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کیے، جنہیں اس نے نیویارک اور فلوریڈا میں اپنی رہائش گاہوں پر بلایا تھا۔ وہ انہیں نقدی ادا کرتا تھا اور پھر کچھ متاثرہ لڑکیوں کو مزید لڑکیاں لانے کے لیے ملازم رکھتا تھا۔ کچھ متاثرہ لڑکیوں کی عمر محض 14 سال تھی۔ جولائی 2019 کے آغاز میں نیویارک شہر کی ایک مین ہٹن عدالت نے ایپسٹین کی پیشی کے بعد اسے حراست میں رکھنے کا حکم دیا اور ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اسی سال جولائی کے آخر میں یہ اطلاع ملی کہ ایپسٹین جیل کی ایک کوٹھڑی میں نیم غشی کی حالت میں پایا گیا تھا اور بعد میں اس کی موت ہو گئی تھی۔ تحقیقات میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اس نے خودکشی کی تھی۔ ایپسٹین کیس میں عوام کی دلچسپی اس وقت دوبارہ بڑھ گئی جب ٹرمپ انتظامیہ وعدے کے مطابق فائلوں کو عوامی سطح پر لانے میں ناکام رہی۔ امریکی صدر پر تنقید اس وقت مزید تیز ہو گئی جب فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن (ایف بی آئی) اور محکمۂ انصاف نے کہا کہ ایپسٹین نے بااثر شخصیات کو بلیک میل نہیں کیا تھا اور نہ ہی کوئی 'کلائنٹ لسٹ' رکھی تھی، جب کہ اٹارنی جنرل پام بونڈی نے اس کے برعکس دعویٰ کیا تھا۔

ہیپاٹائٹس بی ویکسین: افریقی بچوں پر متنازع تجربہ

جدید طب اور ویکسین کی تحقیق پر لوگ عام طور پر گہرا اعتماد کرتے ہیں، یہ مانتے ہوئے کہ ان کا مقصد انسانی صحت کا تحفظ اور بیماریوں کا خاتمہ ہے۔ لیکن اس اعتماد کو اس وقت شدید دھچکا لگتا ہے جب یہ انکشاف ہو کہ امریکی فنڈنگ سے ایک ایسی تحقیق کی جا رہی ہے جو بظاہر اس اعتماد کی سنگین خلاف ورزی کرتی ہے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق، یہ تحقیق افریقہ میں کمزور نومولود بچوں کو جان بوجھ کر ایک ثابت شدہ اور جان بچانے والی ویکسین سے محروم رکھ کر کی جا رہی ہے۔ ذیل میں اس تحقیق سے متعلق چند پریشان کن حقائق درج ہیں جو طبی اخلاقیات پر سوالیہ نشان کھڑے کرتے ہیں۔

ثابت شدہ ویکسین پر جان بوجھ کر روک

اس تحقیق کا بنیادی اخلاقی مسئلہ یہ ہے کہ یہ ایک رینڈمائزڈ کنٹرولڈ ٹرائل (بے ترتیب کنٹرول شدہ آزمائش) ہے جس میں گنی بساؤ میں کچھ نوزائیدہ بچوں کو پیدائش کے وقت ہیپاٹائٹس بی کی مسلمہ ویکسین نہیں دی جائے گی۔ یہ اس حقیقت کے باوجود کیا جا رہا ہے کہ طبی اتفاق رائے اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ ویکسین محفوظ ہے اور بچوں کو جگر کی بیماری اور موت سے بچاتی ہے۔ اس آزمائش میں، محققین ان بچوں کا موازنہ ان بچوں سے کریں گے جنہیں ویکسین دی گئی ہے، جس کا مطلب ہے کہ کچھ بچوں کو جان بوجھ کر ایک ایسے انفیکشن کے خطرے میں ڈالا جا رہا ہے جس سے بچا جا سکتا تھا۔

معیاری طریقہ کار کی سنگین خلاف ورزی

اس 16 لاکھ ڈالر کے معاہدے کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کا امریکی سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینشن (سی ڈی سی) میں روایتی اخلاقی جائزہ نہیں لیا گیا۔ سی ڈی سی کے ایک اہلکار کے مطابق، یہ فیصلہ محکمہ صحت اور انسانی خدمات (ایچ ایچ ایس) کے دباؤ پر کیا گیا، اور سی ڈی سی کے عملے نے اندرونی طور پر اس معاہدے پر "شدید غصے" کا اظہار کیا۔ یہ صورتحال سائنسی اور اخلاقی نگرانی کے معیاری طریقہ کار کی سنگین خلاف ورزی کو ظاہر کرتی ہے۔ داخلی نگرانی کا یہ فقدان خاص طور پر اس لیے تشویشناک ہے کیونکہ اس تحقیق کے مرکزی محققین کا ماضی متنازع اور ناقص کاموں سے بھرا پڑا ہے۔

بدنام زمانہ تحقیق سے موازنہ

ماہرین اس تحقیق کا موازنہ بدنام زمانہ ٹسکیگی تحقیق سے کر رہے ہیں، جس میں امریکی محکمہ صحت کے کارکنوں نے کئی دہائیوں تک آتشک (سفلیس) میں مبتلا سیاہ فام مردوں کا علاج روک دیا تھا تاکہ وہ بیماری کے اثرات کا مطالعہ کر سکیں۔ گنی بساؤ کی تحقیق اور ٹسکیگی تحقیق میں براہ راست مماثلت پائی جاتی ہے: دونوں صورتوں میں، محققین لوگوں کو اس وقت بیمار ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں جب ایک تصدیق شدہ طبی مداخلت انہیں صحت مند رکھ سکتی تھی۔ جب ڈاکٹر بوگھوما سے ٹسکیگی تحقیق سے موازنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، "یہ ایک مناسب موازنہ ہے۔"

محققین کا مشکوک ٹریک ریکارڈ

اس تحقیق کی قیادت ڈنمارک کے محققین پیٹر آبی اور کرسٹین سٹیبل بین کر رہے ہیں۔ ان کے ماضی کے کام پر شدید تنقید کی گئی ہے۔ خاص طور پر، ان کی مشترکہ تصنیف کردہ 2017 کی ایک تحقیق کو سی ڈی سی کے ایک سابق ڈائریکٹر نے "بنیادی طور پر ناقص" قرار دیا تھا۔ اسی طرح، ڈی ٹی پی ویکسین پر ان کی 2018 کی ایک تشویشناک تحقیق کے نتائج کو 2022 میں ان کے اپنے ہی ایک مقالے نے کالعدم قرار دے دیا تھا۔ اس پس منظر محققین کے طریقوں اور ان کے مستقبل کے نتائج کے قابل اعتماد ہونے پر سنگین سوالات اٹھنا ایک فطری عمل ہے۔

نوآبادیاتی ذہنیت کی عکاسی

اس تحقیق کو گنی بساؤ میں منعقد کرنا انتہائی متنازع ہے کیونکہ وہاں ہیپاٹائٹس بی بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے (تقریباً ہر پانچ میں سے ایک بالغ متاثر ہے)۔ اس کے برعکس، محققین کے اپنے ملک ڈنمارک میں یہ وائرس نایاب ہے۔ یہ تحقیق وہاں بھی با آسانی کی جا سکتی تھی، کیونکہ ڈنمارک میں نہ صرف وائرس کی شرح کم ہے، بلکہ وہاں (ہیلتھ رجسٹریز) صحت کے رجسٹریاں بھی موجود ہیں، جو طویل مدتی نتائج پر نظر رکھنے کے لیے اسے ایک مثالی جگہ بناتی ہیں۔ یہ حقیقت اس دلیل کو رد کرتی ہے کہ گنی بساؤ کو کسی سائنسی فائدے کے لیے چنا گیا ہے، اور اس کے بجائے اس تاثر کو مضبوط کرتی ہے کہ یہ انتخاب خالصتاً استحصالی ہے، اور ماہرین کی رائے میں اس میں "نوآبادیاتی رویے کی بو آتی ہے۔"

صحت عامہ پر عالمی عدم اعتماد میں اضافہ

اس تحقیق میں اخلاقی ناکامیوں کی ایک طویل فہرست ہے: ایک ثابت شدہ علاج کو روکنا، نگرانی کے نظام کو نظرانداز کرنا، اور ایک کمزور آبادی کا استحصال کرنا۔ یہ اقدامات نہ صرف ان بچوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالتے ہیں جو اس تحقیق کا حصہ ہیں، بلکہ یہ سائنس اور صحت عامہ پر عالمی عدم اعتماد کو بھی بڑھاتے ہیں۔ جیسا کہ ویکسین ایجوکیشن سینٹر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر پال آفٹ نے کہا، یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے اور اس کا حل بھی سیاسی ہونا چاہیے۔ لیکن اس دوران، اس طرح کے فیصلوں کی انسانی قیمت چکانی پڑے گی، کیونکہ انتظامیہ کی طرف سے بچوں کو مسلسل خطرے میں ڈالا جا رہا ہے۔

☆☆☆

جاپان کے صوبہ آوموری کے ساحل کے قریب 5.5 شدت کا زلزلہ

ٹوکیو، 21 دسمبر (یو این آئی) شمالی جاپان کے صوبہ آوموری کے ساحل کے قریب اتوار کے روز 5.5 شدت کا زلزلہ آیا، جاپان کی موسمیاتی ایجنسی نے اس کی خبر دی۔ جاپان میٹرولوجیکل ایجنسی (جے ایم اے) کے مطابق زلزلہ مقامی وقت کے مطابق صبح 10:29 بجے آوموری کے بحرالکاہل ساحل کے قریب 50 کلومیٹر کی گہرائی میں آیا، جس کی شدت 4 ناپی گئی۔ زلزلے کا مرکز 40.7 درجہ شمالی عرض البلد اور 142.3 درجہ مشرقی طول البلد پر واقع تھا۔ زلزلے کے بعد سونامی سے متعلق کوئی انتباہ جاری نہیں کیا گیا۔ اگرچہ 8 دسمبر کو شمالی اور شمال مشرقی جاپان میں 7.5 شدت کے زلزلے کے بعد پیر کے روز ایک اور شدید زلزلے کے بڑھتے ہوئے خطرے کے بارے میں ایک ہفتہ طویل انتباہ اٹھا لیا گیا تھا لیکن جے ایم اے کے عہدیداروں نے لوگوں کو محتاط رہنے کی تاکید کی۔

گوگل اور ایپل 'ورک ویزا' والے ملازمین کو امریکہ چھوڑنے سے روک رہے ہیں

واشنگٹن، 21 دسمبر (یو این آئی/ سپوتنک) امریکی ٹیک کمپنیاں گوگل اور ایپل ملازمت کے ویزے پر امریکہ آنے والے ملازمین کو ملک چھوڑنے سے روک رہی ہیں، بزنس انسائیڈر نے ایک ای میل کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق گوگل اور ایپل کمپنیاں کچھ 'ورک ویزا' رکھنے والے ملازمین کو سفارت خانوں میں تاخیر کے باعث امریکہ سے باہر سفر نہ کرنے کا مشورہ دے رہی ہیں۔ دونوں کمپنیوں کے بیرونی قانونی مشیروں نے ان ملازمین کو ای میلز بھیجی ہیں، جنہیں امریکہ میں دوبارہ داخلے کے لیے ویزا اسٹیمپ کی ضرورت ہے۔ ایسے ملازمین کو ملک نہ چھوڑنے کا مشورہ دیا گیا ہے، کیونکہ ویزا کے عمل میں معمول سے زیادہ وقت لگ رہا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ تاخیر امریکہ آنے والے بعض مخصوص قسم کے مسافروں کے لیے سوشل میڈیا کی تصدیق کی شرائط نافذ کیے جانے کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ گزشتہ ہفتے این بی سی نے امریکی کسٹمز اینڈ سکیورٹی (سی بی پی) کے ایک دستاویز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ امریکی حکام ملک میں داخلے کے خواہاں غیر ملکی مسافروں سے گزشتہ پانچ برسوں کے سوشل میڈیا ڈیٹا طلب کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ چینل نے یہ بھی واضح کیا کہ سی بی پی درخواست دہندگان کے گزشتہ پانچ برسوں میں استعمال کیے گئے فون نمبرز، ای میل ایڈریس اور خاندان کے قریبی افراد کے بارے میں تفصیلی معلومات جمع کرے گا۔ اس میں رشتہ داروں کے نام، تاریخ پیدائش اور رہائش مقام شامل ہے۔ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق امریکی محکمۂ خارجہ کی پالیسی ویزا افسران کو یہ ہدایت دیتی ہے کہ وہ کئی نئے اسباب کی بنیاد پر درخواست دہندگان کو امریکہ میں داخلے سے انکار کر سکتے ہیں۔ اس میں ریٹائرمنٹ کی عمر تک پہنچ جانا، بوڑھے والدین کا ہونا، اور 'خاص ضروریات' یا معذوری رکھنے والے زیر کفالت افراد کا ہونا شامل ہے۔ اس سے قبل سی بی پی نے اعداد و شمار جاری کرتے ہوئے کہا تھا کہ امریکہ نے گزشتہ ایک برس کے دوران ملک میں آنے والے غیر ملکیوں کے فون اور الیکٹرانک آلات کی ریکارڈ تعداد میں تلاشی لی ہے۔

کیلیفورنیا میں بجلی گھر میں لگی آگ، ایک لاکھ 30 ہزار سے زائد افراد تاریکی میں

سان فرانسسکو، 21 دسمبر (یو این آئی) امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا میں ایک بجلی گھر میں آگ لگنے کے باعث ایک لاکھ 30 ہزار سے زیادہ افراد بجلی سے محروم ہو گئے ہیں۔ یہ انکشاف نگرانی سروس پاور آؤٹیج کے ڈیٹا سے ہوا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، رات 01:45 بجے تک کیلیفورنیا میں ایک لاکھ 30 ہزار سے زائد صارفین بجلی کے بغیر تھے، جن میں سے تقریباً ایک لاکھ 25 ہزار افراد سان فرانسسکو میں ہیں۔ سان فرانسسکو کے فائر ڈپارٹمنٹ کے مطابق، پی جی اینڈ ای کارپوریشن کے ایک سب اسٹیشن میں آگ لگ گئی ہے اور اسے بجھانے کی کوششیں جاری ہیں۔ سان فرانسسکو کے میئر ڈینیئل لوری نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ بجلی بند ہونے کے باعث عوامی ٹرانسپورٹ اور ٹریفک لائٹس متاثر ہوئی ہیں۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ بجلی بحال ہونے تک گھروں میں ہی رہیں۔

جنوبی افریقہ کے جوہانسبرگ میں فائرنگ، 10 افراد کی موت

جوہانسبرگ، 21 دسمبر (یو این آئی) جنوبی افریقہ میں جوہانسبرگ کے قریب پیش آئے گولی باری کے ایک واقعے میں کم از کم 10 افراد ہلاک اور 10 دیگر زخمی ہو گئے ہیں۔ اے ایف پی نے پولیس کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے۔ ایجنسی کے مطابق ایک نامعلوم مسلح شخص نے جوہانسبرگ کے قریب واقع ایک گاؤں میں گولی باری کی۔ پولیس کے مطابق حملہ آور کے مقصد کے بارے میں ابھی تک کسی طرح کی معلومات سامنے نہیں آ سکی ہیں۔

جاپان تقریباً 19 بلین امریکی ڈالر کی لاگت سے قومی اے آئی پروجیکٹ شروع کرے گا

ٹوکیو، 21 دسمبر (یو این آئی) جاپان نجی شعبے کے ساتھ مل کر تقریباً تین ٹریلین ین (تقریباً 19 بلین امریکی ڈالر) کی لاگت سے ایک قومی مصنوعی ذہانت (اے آئی) سسٹم پروجیکٹ شروع کرے گا۔ اخبار یومیوری کے مطابق، سافٹ بینک اور دس سے زائد دیگر جاپانی کمپنیوں کی جانب سے آئندہ موسم بہار میں ملک کا سب سے بڑا "اے آئی بیس لائن ماڈل" تیار کرنے کے لیے ایک نئی صنعت قائم کیے جانے کی توقع ہے۔ اس پروجیکٹ کا مقصد اے آئی کے میدان میں جاپان، امریکہ اور چین کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج کو پُر کرنا ہے۔ نئی کمپنی سافٹ بینک کی قیادت میں قائم کی جائے گی، جس میں سافٹ بینک کے انجینئرز اور "پریفرڈ نیٹ ورکس" کے ڈیولپرز سمیت مقابلے کے ذریعے منتخب کی گئی کمپنیوں کے تقریباً 100 ماہرین کو ایک ساتھ لایا جائے گا۔ تیار کیے جا رہے ماڈل کے ایک لاکھ کروڑ پیرامیٹرز کی سطح تک پہنچنے کی امید ہے، جو امریکہ اور چین کے بڑے عالمی اے آئی ماڈلز کے برابر ہے۔ پیرامیٹرز وہ اعداد یا قدریں ہوتی ہیں جن کی بنیاد پر کوئی اے آئی سسٹم، ماڈل یا مشین فیصلے کرنا سیکھتی ہے۔ اس ماڈل کو جاپانی کمپنیوں کے لیے کھلا (اوپن) رکھنے کا منصوبہ ہے تاکہ وہ مینوفیکچرنگ سے لے کر روبوٹکس تک اپنی ضروریات کے حساب سے اسے "مرضی کے مطابق" کر سکیں۔ ماڈل کی تربیت کے لیے کمپنی امریکی چپ ساز این وی ڈی آئی اے سے بڑی مقدار میں جدید سیمی کنڈکٹرز خریدے گی اور بڑے پیمانے پر بنیادی ڈھانچہ تیار کرے گی۔ پروجیکٹ کی بڑی لاگت کے پیش نظر حکومت سبسڈی کے ذریعے بنیادی ڈھانچے کی لاگت کا کچھ حصہ برداشت کرے گی۔ اس کے علاوہ، اے آئی کی تربیت کے لیے ڈیٹا جمع کرنے اور حاصل کرنے میں بھی مدد فراہم کرے گی۔ کمپنی اس وقت ہوکائیڈو کے شہر ٹوماکومائی اور اوساکا صوبے کے سکائی میں ڈیٹا سینٹرز تعمیر کر رہی ہے، جن کے مالی سال 2026 تک کام کرنے کی توقع ہے۔ امید ہے کہ یہ سہولیات قومی اے آئی بنیادی ڈھانچے کی بنیاد رکھیں گی۔ جاپانی حکومت اس بات پر زور دیتی ہے کہ اے آئی کا براہ راست تعلق صنعتی مسابقت اور قومی سلامتی سے ہے اور غیر ملکی ٹیکنالوجیز پر حد سے زیادہ انحصار اسٹریٹجک خطرات پیدا کرتا ہے۔ یہی اس پروجیکٹ کے آغاز کی بڑی وجوہات میں سے ایک ہے۔

روس: خمکی شہر میں دھماکہ، ایک ہلاک، دو زخمی

ماسکو، 21 دسمبر (یو این آئی) ماسکو کے مضافاتی علاقے میں واقع خمکی شہر میں ہوئے ایک دھماکے میں ایک شخص ہلاک جبکہ دو دیگر زخمی ہو گئے۔ مقامی حکام نے ہفتہ کے روز یہ اطلاع دی۔ علاقائی محکمۂ صحت کے مطابق زخمیوں کو مقامی طبی اداروں میں منتقل کر دیا گیا ہے، جن میں سے ایک کی حالت نازک جبکہ دوسرے کی حالت درمیانی درجے کی ہے۔ علاقائی وزارت داخلہ نے بتایا کہ یہ دھماکہ خمکی کے اسخودنیا قصبے میں بانی لین کی ایک رہائشی عمارت کے صحن میں پیش آیا۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق واقعے کی وجہ گھریلو نوعیت کے ایک دھماکہ خیز مواد کو سنبھالنے میں لاپرواہی برتی گئی۔ پولیس اہلکار موقع پر موجود ہیں اور واقعے کے تمام پہلوؤں کی جانچ کی جا رہی ہے۔

امریکی فورسز نے وینزویلا کے ساحل سے دوسرا آئل ٹینکر ضبط کیا

واشنگٹن، 21 دسمبر (یو این آئی) امریکہ کی داخلی سلامتی کی وزیر کرسٹی نوئم نے کہا کہ فوج نے وینزویلا کے ساحل سے ایک اور تیل ٹینکر ضبط کیا ہے۔ محترمہ نوئم نے ہفتہ کے روز ایکس پر کہا کہ "آج صبح 20 دسمبر کو ایک کارروائی کے دوران امریکی کوسٹ گارڈ نے محکمۂ جنگ کی مدد سے ایک تیل ٹینکر پکڑا، جسے آخری بار وینزویلا میں لنگر انداز کیا گیا تھا۔" اس سے قبل امریکی فوج نے 10 دسمبر کو وینزویلا کے ساحل سے ایک تیل ٹینکر پکڑا تھا۔ وینزویلا کی حکومت نے اس قدم کو 'کھلی چوری اور بین الاقوامی لوٹ مار' قرار دیتے ہوئے مذمت کی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کے روز وینزویلا آنے اور جانے والے تمام ممنوعہ آئل ٹینکرز کی مکمل ناکہ بندی کا حکم دیا۔ انہوں نے بعد میں ایک انٹرویو میں یہ بھی کہا کہ امریکہ تیل ٹینکروں کو ضبط کرنا جاری رکھے گا۔

اسٹگارٹ کے سینٹرل ریلوے اسٹیشن کو مشتبہ سامان ملنے پر خالی کرایا گیا

اسٹگارٹ، 21 دسمبر (یو این آئی/ اسپوتنک) جرمن شہر اسٹگارٹ کے سینٹرل ریلوے اسٹیشن کو مشتبہ سامان کی موجودگی کے باعث خالی کرا لیا گیا۔ ڈی پی اے ایجنسی نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے حوالے سے رپورٹ میں اس بات کی اطلاع دی ہے۔ ایجنسی کے مطابق وفاقی پولیس کی ایک بڑی نفری اس کارروائی میں مصروف ہے، جس کی تصدیق پولیس کے ایک ترجمان نے کی ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ٹرینوں کی آمد و رفت جزوی طور پر محدود کر دی گئی ہے۔ ادھر ایس ڈبلیو آر پورٹل نے پولیس کے حوالے سے بتایا کہ انخلا کی کارروائی اسٹیشن کے پورے بالائی حصے تک پھیل گئی۔

لاکھوں افراد ہندوستانی شہریت کیوں ترک کر رہے ہیں؟

ایک طرف حکومت ہند یہ دعویٰ کرتے نہیں تھکتی کہ ہندوستان عالمی قائد یا وشو گرو بن چکا ہے اور گزشتہ کچھ برسوں میں ملک میں بے پناہ ترقی ہوئی ہے، وہ تیزی سے ابھرنے والی معیشت بن گئی ہے اور ادھر دوسری طرف انہی برسوں کے دوران لاکھوں افراد ہندوستانی شہریت ترک کرکے دوسرے ملکوں میں مستقل طور پر آباد ہو چکے ہیں۔ حکومت ہی کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ 14 برسوں میں 20 لاکھ سے زائد ہندوستانی اپنی شہریت چھوڑ کر غیر ملکوں میں جا چکے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف اسی دوران لوگ اپنی شہریت چھوڑتے رہے ہیں بلکہ پہلے بھی یہ سلسلہ جاری تھا البتہ اب یہ تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور شہریت ترک کرنے والوں کے سالانہ تناسب میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ حالانکہ حکومت کی جانب سے اس سلسلے میں کوئی واضح تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔ تاہم اس کی متعدد وجوہات ہیں جن کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ وزارت خارجہ نے اسی سال 20 مارچ کو ایک سوال کے جواب میں بتایا تھا کہ شہریت چھوڑنے کی وجوہات ذاتی ہیں جن کے بارے میں وہی لوگ بہتر جانتے ہیں۔ البتہ حکومت عالمی سطح پر کام کے مواقع کو تسلیم کرتی ہے۔ اس نے ہندوستانی تارکین وطن کے ساتھ اپنے روابط میں تبدیلی پیدا کی ہے۔ کامیاب، خوشحال اور بااثر تارکین وطن ہندوستان کا اثاثہ ہیں۔ ہندوستان کو اپنے ڈائیسپورا نیٹ ورک (یعنی غیر ملکوں میں آباد ہندوستانیوں) سے روابط پیدا کرنے اور اس کے نتیجہ خیز استعمال سے بہت کچھ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ حکومت کی کوششوں کا مقصد ڈائیسپورا کی صلاحیتوں کو مکمل طور پر بروئے کار لانا ہے جس میں علم اور مہارت کا اشتراک بھی شامل ہے۔ البتہ حکومت نے اس رجحان کو روکنے کی کوشش کی ہے اور اس نے عوام کو انتباہ دیا ہے کہ وہ غیر رجسٹرڈ ایجنٹوں کی مدد سے دوسرے ملکوں میں جانے کی کوشش نہ کریں۔ ان ایجنٹوں کی تفصیلات ای مائگریٹ پورٹل پر اپ لوڈ کی گئی ہیں۔ اگر ہم سال بہ سال کے اعتبار سے اعداد و شمار کو دیکھیں تو پائیں گے کہ صرف 2020 سے 2024 کے درمیان یعنی چار سال میں تقریباً نو لاکھ ہندوستانیوں نے شہریت چھوڑی ہے۔ 2020 میں 85 ہزار سے کچھ زائد، 2021 میں ایک لاکھ 63 ہزار اور 2022 میں سب سے زیادہ سوا دو لاکھ افراد نے یہ کام کیا ہے۔ البتہ 2023 میں اس تعداد میں ہلکی سی تخفیف ہوئی اور یہ تعداد دو لاکھ 16 ہزار تک آ گئی اور 2024 میں دو لاکھ چھ ہزار ہندوستانی شہری یہاں سے جا چکے ہیں۔ ان افراد کے پسندیدہ ملکوں میں امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، دبئی، سنگاپور، نیوزی لینڈ، برطانیہ، فرانس، مالٹا اور بعض یوروپی ممالک شامل ہیں۔ ان ملکوں میں ہندوستانی پیشہ ور ہنرمندوں کی مانگ ہے اور ایسے ہی لوگ ان ملکوں میں مستقل آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ لوگوں کے شہریت چھوڑنے کی وجوہات ذاتی ہیں تاہم وہ بہتر زندگی گزارنے، زیادہ پیسہ کمانے، اچھی تعلیم حاصل کرنے اور اسی قسم کی پرکشش صورت حال کے پیش نظر ایسا قدم اٹھاتے ہیں۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہندوستان دوہری شہریت کی اجازت نہیں دیتا۔ متعدد سوشل میڈیا پلیٹ فارم ہندوستانی باشندوں کی پوسٹس سے بھرے ہوئے ہیں جہاں لوگوں نے لکھا ہے کہ ان کے لیے اپنی ہندوستانی شناخت ترک کرنا کتنا مشکل تھا۔ وہ دستاویز جو انہیں ہندوستانی شہری بناتی ہے ہندوستانی پاسپورٹ ہے۔ لیکن ہندوستانی قانون کے مطابق ہندوستانی پاسپورٹ ہولڈر رضاکارانہ طور پر دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرنے پر خود بخود شہریت سے محروم ہو جاتا ہے۔ ہندوستانیوں کے لیے جو سالوں سے بیرون ملک مقیم ہیں اور کام کر رہے ہیں غیر ملکی شہریت لینے کے لیے اکثر مکمل شہری اور پیشہ ورانہ حقوق تک رسائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ شہریت ایکٹ 1955 کی دفعہ 9 اس ضابطے کو کنٹرول کرتی ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرتا ہے تو اس کی ہندوستانی شہریت از خود ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود لوگ دوسرے ملکوں میں آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ انھیں وہاں پرتعیش زندگی گزارنے کے مواقع ملتے ہیں۔ غیر ملکوں میں جانے کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو جائز اور قانونی طور پر جانا اور وہاں کی شہریت حاصل کرنا اور دوسرے زیادہ کمانے کے چکر میں جعلی ایجنٹوں کے چنگل میں پھنس جانا اور غیر قانونی طور پر جانا۔ امریکہ اور کینیڈا وغیرہ میں غیر قانونی طریقے سے جانے والوں کی بڑی تعداد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ملکوں سے ان کو واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے دوبارہ برسر اقتدار آنے کے بعد ہندوستانیوں کے امریکہ جانے کی راہ مشکل ہو گئی ہے۔ اس وقت بہت ہنگامہ ہوا تھا جب انھوں نے جہازوں میں بھر بھر کر اور ہاتھوں میں ہتھکڑی اور پیروں میں بیڑی لگا کر ہندوستانیوں کو واپس کیا تھا۔ اپوزیشن نے اس وقت حکومت پر شدید تنقید کی تھی لیکن حکومت نے یہ کہہ کر اپنا پلہ جھاڑ لیا تھا کہ یہ کارروائی امریکی قوانین کے مطابق کی گئی ہے اور وہاں کے قوانین کے مطابق غیر قانونی تارکین وطن کو اسی طرح واپس بھیجا جاتا ہے یہ وہاں کا پروٹوکول ہے۔ غیر قانونی طریقے سے لوگوں کو بھیجنے کے عمل کو "کبوتر بازی" کہتے ہیں اور غیر قانونی ایجنٹ اس سے کافی کمائی کرتے ہیں۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے چند ماہ قبل ایک بیان میں کہا تھا کہ حکومت غیر قانونی طور پر لوگوں کو باہر بھیجنے کے خلاف سخت کارروائی کر رہی ہے۔ وہ اس رجحان کو ہر حال میں ختم کرنا چاہتی ہے۔ ایسے ایجنٹوں پر چھاپے ڈالے گئے ہیں اور کئی افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق ای مائگریٹ پورٹل پر 3094 غیر قانونی ایجنٹوں کی تفصیلات پوسٹ کی گئی ہیں۔ یاد رہے کہ غیر قانونی طور پر غیر ملکوں میں جانے کا رجحان سب سے زیادہ پنجاب اور ہریانہ میں ہے۔ لیکن سبھی کامیاب ہو جائیں یہ ضروری نہیں ہے۔ بہت سے لوگ پچاس لاکھ یا اس سے بھی زائد رقم ادا کر کے جاتے ہیں اور چند ماہ میں ان کو پکڑ کر واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ کچھ لوگ روس گئے تھے اور انھیں یوکرین جنگ میں دھکیل دیا گیا جہاں کچھ کی موت واقع ہو گئی۔ لیکن بہرحال اگر یہاں کے لوگ دوسرے ملکوں میں زیادہ بہتر زندگی گزارنے کے لالچ میں جاتے ہیں اور وہاں کی شہریت حاصل کرتے ہیں تو یہ حکومت کے اقدامات کی ناکامی ہے۔ اس کو چاہیے کہ وہ یہیں بہتر زندگی گزارنے کے مواقع پیدا کرے۔ حکومت تو کہتی ہے کہ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران ہندوستانیوں کا معیار زندگی بلند ہوا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حکومت 80 کروڑ شہریوں کو ماہانہ پانچ کلو اناج دیتی ہے تاکہ وہ دو وقت کی روٹی کا انتظام کر سکیں۔ کیا یہی معیار زندگی کی ترقی کا پیمانہ ہے۔ وہ یہ بھی دعویٰ کرتی ہے کہ کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے لیکن یہاں کی غربت سے تنگ آکر دوسرے ملکوں میں ملازمت اور مزدوری کرنے کے لیے غیر قانونی راستہ اختیار کرنے پر زیادہ تر کسان ہی مجبور ہو رہے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ صرف انتخابات جیتنے، اپوزیشن کو ختم کرنے کے لیے جوڑ توڑ کرنے اور زیادہ سے زیادہ ریاستوں میں برسر اقتدار جماعت کی حکومت بنوانے کو ترجیح دینے کے بجائے شہریوں کا معیار زندگی بلند کرنے کو ترجیح دے۔ اگر لوگوں کو اندرون ملک کام کرنے اور بہتر زندگی گزارنے کے مواقع ملیں تو وہ مادر وطن کو خیرباد کہہ کر دوسرے ملکوں میں جا کر غریب الوطنی کی زندگی کیوں گزاریں۔ لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنی پالیسی بدلے اور قومی خزانے کو انتخابات جیتنے کی کوششوں پر لٹانے کے بجائے شہریوں کو بہتر سہولتیں فراہم کرنے پر خرچ کرے۔ اگر گزشتہ دو دہائیوں کے دوران اس نے اس پر توجہ دی ہوتی تو آج اتنی بڑی تعداد میں لوگ ہندوستانی شہریت ترک نہیں کرتے۔ سالانہ دو لاکھ افراد کا شہریت ترک کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت ایسے اقدامات کرے کہ اس رجحان پر بند باندھا جا سکے۔

☆☆☆

آسنسول میں جلد ہی دو میڈیکل کالج کھلیں گے: وزیر ملئے گھٹک

آسنسول: 21/دسمبر، (عوامی نیوز سروس): عیسائیوں کے مقدس تہوار کرسمس کی آمد کے موقع پر جوبلی موڑ میں عیسائیوں کی جانب سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا اس موقع پر وزیر ملئے گھٹک مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے انہوں نے وہاں موجود لوگوں کے ساتھ کیک کاٹا اور سب کو میری کرسمس کی مبارکباد دی انہوں نے کہا کہ ریاست کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی ہدایت پر وہ عوام کے لیے کام کر رہی ہیں اور پوری ریاست کے ساتھ ساتھ آسنسول نے جس طرح ترقی کی ہے اسے دیکھ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ بہت جلد آسنسول کے لوگوں کے لیے دو میڈیکل کالج اسپتال ہوں گے مزید بڑی سڑکوں اور اسٹریٹ لائٹس سمیت کئی دیگر ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں اور آئندہ بھی جاری رہیں گے اس موقع پر ایم ایم آئی سی گرو داس چٹرجی، بورو کے چیئرمین ابھیشیک داس، راجندر سنگھ اور دیگر موجود تھے۔

عوامی بہبود کی اسکیموں کے فائدے ہر شخص تک پہنچنے چاہئیں: وزیر ملئے گھٹک

آسنسول: 21/دسمبر، (عوامی نیوز سروس): آسنسول میونسپل کارپوریشن وارڈ 69 میں کمبل تقسیم کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں بڑی تعداد میں معززین موجود تھے۔ آسنسول میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 69 کے تحت براکر کے علاقے میں وزیر قانون و وزیر محنت ملئے گھٹک نے ضرورت مندوں میں کمبل تقسیم کیے۔ اس موقع پر ملئے گھٹک نے اعلان کیا کہ کلٹی پور میں ایک ای ایس آئی ڈسپنسری کھولی گئی ہے، جہاں ای ایس آئی کارڈ والے افراد کا مفت علاج اور دوائیں ملیں گی۔ وزیر نے مزید کہا کہ مغربی بردوان ضلع کے لوگ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی طرف سے شروع کی گئی کنیا شری، لکشمی بھنڈار، سبوج ساتھی، سواستھ ساتھی اور روپا شری سمیت مختلف فلاحی اسکیموں سے پوری طرح مستفید ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ترقی کی روشنی معاشرے کے ہر فرد تک پہنچے۔ اسٹیج پر موجود مقررین نے بھی ان اسکیموں کو کامیاب بنانے میں عوام کے اہم رول ادا کرنے کی بات کہی۔ آسنسول میونسپل کارپوریشن کے کونسلر جو گیا منڈل نے کہا کہ وزیر ملئے گھٹک کی رہنمائی اور تعاون سے یہ تقریب کامیابی کے ساتھ مکمل ہوئی۔ اسٹیج پر ایم ایم آئی سی اندانی مشرا، کاؤنسلر راد ھا سنگھ، ٹی ایم سی لیڈر ٹونی لوہیا، اور ٹی ایم سی کے سینئر لیڈر رابن لائک کے ساتھ کئی معززین اور مقامی لوگ موجود تھے۔ تقریب میں جوش وخروش اور مثبت ماحول تھا۔

پاتھ شری پروجیکٹوں کے چوتھے مرحلے کے تحت پانچ سڑکوں کے کام کا میئر کے ہاتھوں افتتاح

آسنسول: 21/دسمبر، (عوامی نیوز سروس):وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی پہل کے تحت ریاست بھر میں پاتھ شری پروجیکٹوں کے تحت سڑکوں پر کام شروع ہو گیا ہے۔ بارہ بونی کے ایم ایل اے اور آسنسول کے میئر بیدھان اپادھیائے نے سلان پور پنچایت کمیٹی علاقے میں پاتھ شری پروجیکٹوں کے چوتھے مرحلے کا افتتاح کیا۔ پانچ سڑکوں کا آج افتتاح کیا گیا سب سے پہلے، سمدی گرام پنچایت کے تحت، تقریباً 64,66,392 روپے خرچ کیے گئے، رادھابالاپور بس اسٹینڈ چوراہے سے رادھاڈی گاؤں تک، جہاں کلہ گرام پنچایت نے 1,200 میٹر سڑک پر کام شروع کیا۔ ڈبر گاؤں سے آچار اسکول بذریعہ ڈبر ڈیم سڑک پر 57,72,145 روپے خرچ ہوئے 1 کلومیٹر 300 کلومیٹر سڑک روپے کی لاگت سے۔ دھرم پور گاؤں میں 57 لاکھ 29 ہزار 144، روپنارائن پور گرام پنچایت میں انڈنگا چوراہے سے ساوتری ٹوڈو کے گھر تک 1 کلومیٹر 300 میٹر سڑک کی تعمیر۔ 83 لاکھ 57 ہزار 982 روپے کی لاگت سے بابیڈی گاؤں سے ایس کے جی فیکٹری تک 1 کلومیٹر سڑک کی تعمیر۔ 29 لاکھ 87 ہزار 338 سے شروع کیا گیا۔ آسنسول کے میئر اور بارہ بونی کے ایم ایل اے بیدھان اپادھیائے نے ناریل توڑ کر، ربن کاٹ کر اور تختیوں کی نقاب کشائی کر کے کام کا افتتاح کیا۔

لاکھوں مالیت کے سائبر فراڈ میں جامتاڑہ گینگ کے تین مجرم گرفتار

آسنسول: 21/دسمبر، (عوامی نیوز سروس): آن لائن سائبر فراڈ کیس کے سلسلے میں، نئی دہلی سائبر پولس ڈپارٹمنٹ نے جامتاڑا گینگ کے تین ارکان کو انڈال ایئرپورٹ کے علاقے سے گرفتار کیا ہے ملزمان کو درگاپور مجسٹریٹ کورٹ میں پیش کیا گیا اور پولیس کے دہلی روانگی سے قبل تین دن کے ٹرانزٹ ریمانڈ پر لیا گیا گرفتار ملزمان میں رنجیت کمار منڈل، اجے منڈل اور مہلال انصاری شامل ہیں۔ سبھی جھارکھنڈ کے جامتاڑا کے نارائن پور علاقے کے رہنے والے ہیں سائبر پولیس اسٹیشن، نئی دہلی ساؤتھ میں ایف آئی آر نمبر 99/25 کے تحت ان کے خلاف دفعہ 318(4)/319(2)/61(2)/3(5)BS کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق دہلی سائبر ڈپارٹمنٹ کے ایک پولیس افسر نے بتایا کہ گرفتار ہونے والے تمام افراد جامتاڑا سائبر گینگ کے رکن ہیں ان کے خلاف دہلی سائبر ڈپارٹمنٹ میں لاکھوں روپے کی آن لائن دھوکہ دہی کا معاملہ درج کیا گیا تھا۔ تحقیقات کی بنیاد پر تینوں کے انڈال میں چھپے ہونے کی اطلاع ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر ملزمان کو مقامی پولیس کی مدد سے گرفتار کیا گیا فی الحال اس معاملے پر مزید تبصرہ ممکن نہیں ہے۔ پورا معاملہ زیر تفتیش ہے۔

سنکتوڑیہ نمبر 5 کی رضا مسجد کے موذن کے اچانک غائب ہونے سے بے چینی

آسنسول: 21/دسمبر، (عوامی نیوز سروس): کسی علاقے کے موذن کا اچانک غائب ہو جانا یقیناً وہاں کے لوگوں کے لیے غم اور پریشانی کا باعث بنتا ہے، کیونکہ اذان مسلمانوں کی دینی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے اور موذن کا اچانک غائب ہونا علاقے میں دینی سکون اور نظم کو متاثر کرتا ہے جس سے لوگ پریشان ہوتے ہیں سنکتوڑیہ نمبر 5 میں واقع رضا مسجد کے موذن حاجی ابراہیم میاں کے 17 دسمبر کو اچانک غائب ہونے کی وجہ پورے علاقے میں غم کا ماحول ہیں انکی عمر 79 سال ہے مسجد کے امام نے نمائندہ کو بتایا کہ 17 دسمبر کو صبح کی اذان دینے کے بعد اچانک وہ لاپتہ ہو گے انکی تلاش ہنوز جاری سماجی ورکر چاند خان نے بتایا کہ پولیس کو بھی تحریری طور پر انکی شکایت درج کی گی ہم لوگ بھی اپنی طریقہ سے ان کو تلاش کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں وہ ایک ملنسار انسان ہے انکی کمی ہم لوگوں کو کافی کھل رہی ہے انکے بیٹے نے بتایا کہ جو لوگ بھی میرے والد کے بارے میں اطلاع فراہم کریں گے تو ہم لوگوں کی جانب سے انعام کے طور پر خبر دینے والوں کو پانچ ہزار نقد دیا جا ؟ گا۔ مندرجہ ذیل نمبروں پر 8597675400/7501537270 رابطہ کر سکتے ہیں۔

آشرے نامی ہوم کے انچارج اور منیجر پر سنگین الزامات

آسنسول: 21/دسمبر، (عوامی نیوز سروس): آسنسول نارتھ پولیس اسٹیشن کے تحت ڈیپو پاڑا علاقے میں بورو آفس نمبر 3 کے قریب وارڈ نمبر 30 میں واقع آشرے نامی ہوم کے انچارج اور منیجر کے خلاف سنگین الزامات لگائے گئے۔ ڈیپو پاڑا علاقہ میں رہنے والے سماجی کارکن بھدوری ہری نے الزام لگایا کہ آشرے نام کے اس ہوم کے انچارج گھر میں رہنے والے لوگوں کی مناسب دیکھ بھال نہیں کرتے ہیں اس نے بتایا کہ چند روز قبل ہوم میں رہنے والے ایک شخص کی بیوی نے اسے فون کیا اور کہا کہ اس کا شوہر ہوم میں گر گیا ہے اس کی ہڈی ٹوٹ گئی لیکن اس کا علاج نہیں ہو رہا تھا اس کے بعد اس نے مقامی کونسلر گوپا ہلدار سے رابطہ کیا اور ان کے مشورے پر وہ پہلے زخمی کو آسنسول ڈسٹرکٹ اسپتال لے گئی لیکن چونکہ وہاں علاج ممکن نہیں تھا، اس لیے وہ اسے آسنسول کے چیلی ڈانگہ میں واقع ایک پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں لے گئی۔ بھدوری ہری نے کہا کہ اپنے ساتھیوں کی مدد سے اس نے نرسنگ ہوم میں اس کا علاج کروایا اب وہ آہستہ آہستہ صحت یاب ہو رہا ہے لیکن اب ہوم کے انچارج کا کہنا ہے کہ اس نے یہ سب کچھ ترتیب دیا اور اس میں بھدوری ہری کا کوئی کردار نہیں ہے ان کا کہنا تھا کہ اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ جس خاندان کے لیے اس نے یہ سب کیا وہ اب اس کے ساتھ کھڑا نہیں ہے اس معاملے پر بھدوری ہری نیا پنا احتجاج درج کرایا اور کہا کہ وہ ایک سماجی کارکن ہیں۔ وہ ہمیشہ لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ لیکن پناہ گاہ کے انچارج نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا وہ ناقابل برداشت ہے جب اس بارے میں کونسلر گوپا ہلدر سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ پہلی بار نہیں ہے جب ہوم کے انتظام پر بے ضابطگیوں کے الزامات لگائے گئے ہیں اس نے وضاحت کی کہ جب وہ شخص ہوم کے اندر گر گیا اور اس کا علاج نہیں ہو رہا تھا تو بھدوری ہری نے اس سے بات کی اور اس کے علاج کا بندوبست کیا اب، وہ آہستہ آہستہ صحت یاب ہو رہا ہے۔ تاہم، وہ سمجھ نہیں پا رہی ہے کہ خاندان سماجی کارکن کے تعاون کو کیوں بھول رہا ہے کونسلر نے بتایا کہ بھدوری ہری نے متاثرہ کے لیے بہت کچھ کیا لیکن اب شیلٹر کا انچارج دعویٰ کر رہا ہے کہ اس نے کچھ نہیں کیا اس نے یہ بھی بتایا کہ آنند سنگھ نامی شخص وہاں کام کرتا تھا لیکن اسے اچانک نوکری سے نکال دیا گیا جب انہوں نے پناہ گاہ کے مالک کو بلایا اور اس سے معاملہ حل کرنے کیلئے کولکاتا سے آنے کو کہا تو اس نے بات سننے سے انکار کر دیا اور آنند سنگھ کو کہانی کا اپنا رخ پیش کرنے کا موقع فراہم کیے بغیر ہی نوکری سے نکال دیا گیا۔

☆☆☆

کلپترو میلے میں اسٹالوں کی بکنگ کو لیکر تاجر کنفیوژن کا شکار

آسنسول: 21/دسمبر، (عوامی نیوز سروس): ذرائع سے موصولہ اطلاع کے مطابق درگاپور شہر کے کوکواوان پولس اسٹیشن کے تحت یکم جنوری کو میدان میں شروع ہونے والے تاریخی دس روزہ کلپترو میلے کی تنظیم پر کنفیوژن کا راج ہیاگر اس مسئلے کو جلد حل نہ کیا گیا تو شہر کے وجود کے لیے انتہائی اہم میلے کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اس کی بنیادی وجہ میلے کی تنظیم کو لے کر ترنمول کانگریس کے اندر گروہی تنازعہ سمجھا جاتا ہے دریں اثنا، اسٹالز کی مناسب بکنگ نہ ہونے سے باہر کے تاجروں میں الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ اطلاع کے مطابق مسئلہ کو دیکھتے ہوئے آرگنائزنگ کمیٹی کی درخواست پر پولیس کی موجودگی میں گذشتہ دن اسٹالز کی بکنگ شروع کر دی گئی لیکن پرانی کمیٹی کے تعاون سے مقامی نوجوانوں کے ایک گروپ ٹیکنگ سنٹر کے قریب ایک میٹنگ ہوئی جس میں بکنگ شروع ہونے سے روکا گیا۔ ترنمول کانگریس کے اندر دھڑے بندی کی وجہ سے کلپترو میلے کے لیے اسٹال بکنگ بند ہونے کی وجہ سے ریاست بھر کے تاجروں کو خاصی غیر یقینی صورتحال کا سامنا ہیکنگ کاؤنٹرز کی اچانک بندش نے بہت سے تاجروں کو مایوس ہو کر گھروں کو لوٹنے پر مجبور کیا فیئر کمیٹی کے جنرل سکریٹری سیبر رائے نے کہا کہ جمع شدہ فنڈز کی حفاظت کے بارے میں خدشات ہیں کیونکہ بکنگ کاؤنٹر پر کچھ باہر کے لوگ تعینات ہیں اگر صورتحال معمول پر نہیں آتی ہے تو بکنگ ممکن نہیں ہوگی دریں اثنا، آر کا پربھا رائے نے دعویٰ کیا کہ بکنگ کی کوئی مخالفت نہیں ہیبلکہ میلے کے انعقاد میں مقامی اراکین کو شامل کرنے کا مطالبہ ہے۔ تاجروں میں غم و غصہ ہے بار بار لوٹنے پر مجبور ہونے پر تاجروں نے برہمی کا اظہار کیا فیئر کمیٹی اس مسئلے کو فوری حل کرے ورنہ میلے کا انعقاد مشکل ہو جائے گا مخالف سیاسی جماعتیں اس واقعے پر تنقید کر رہی ہیں۔

آسنسول درگاپور میں ٹریفک گارڈ کی پہل کے تحت نعمت پور میں رجسٹریشن شروع

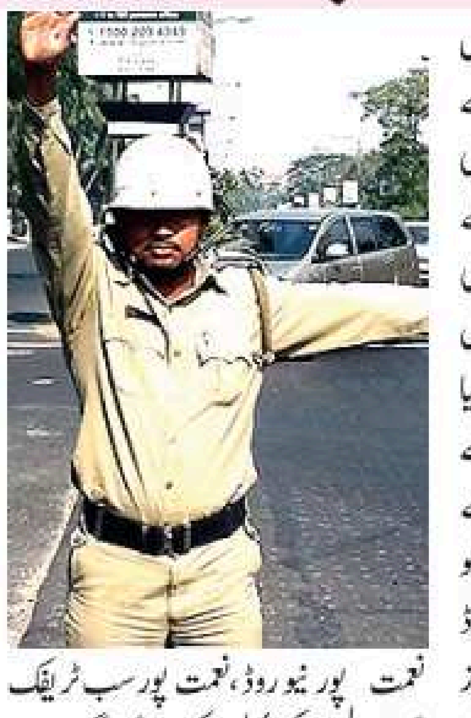

نعمت پور نیو روڈ، نعمت پور سب ٹریفک گارڈ پولیس کی پہل پر کیمپ لگایا گیا ہے۔

آسنسول: 21/دسمبر، (عوامی نیوز سروس): آسنسول میں گزشتہ کچھ دنوں سے درگاپور پولیس ٹریفک گارڈ پولیس اور ایم بی آئی یا موٹر وہیکل پولیس کمشنریٹ کے مختلف تھانوں کے علاقوں میں محکمہ کی مشترکہ قیادت میں کارروائیاں جاری ہیں اس مہم میں بہت کچھ قلیل تعداد کو بھی ضبط کیا گیا ہے۔ پولیس نے ٹوٹو ڈرائیوروں سے کہا ہے کہ وہ مقررہ دن یعنی 31 دسمبر کے اندر اندر آ جائیں براہ کرم اپنے آپ کو رجسٹر کریں۔ آسنسول کے مختلف اہم روڈ جنکشنوں پر پولیس کے ذریعہ ٹریفک گارڈز کو تربیت دی جائے گی۔ کلٹی اسمبلی کے جہاں ٹوٹو ڈرائیور خود آکر اپنا ٹوٹو رجسٹر کرواتے ہیں نعمت پور سب ٹریفک گارڈ انچارج شیھ نندن دوبے نے اطلاع دی کہ اس کے علاوہ آسنسول شہر کی مختلف سڑکوں پر ایسی مہم چلائی جا رہی ہے پولس کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ ریاستی حکومت کی ہدایات کے مطابق مقررہ وقت کے اندر اندراج کروانا ہوگا اگر ایسا نہیں کیا گیا تو 31 دسمبر کے بعد رجسٹریشن نہیں ہوگی، ٹوٹو کو سڑکوں پر نہیں چلنے دیا جائے گا۔ پولیس اور ایم بی آئی نے کہا کہ اسے گرفتار کیا جائے گا اور ٹوٹو ڈرائیور کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

وارڈ 28 میں وزیر ملئے گھٹک کے ہاتھوں کمبل تقسیم

آسنسول: 21/دسمبر، (عوامی نیوز سروس): آسنسول شمال ریلپار وارڈ 28 ترنمول آفس کے سامنے جوڑا بڑ میدان میں ترنمول کانگریس کی جانب سے وارڈ سکریٹری تبریز عالم بابو کی زیر نگرانی اور وزیر قانون و وزیر محنت آسنسول شمال کے ہر دلعزیز ایم ایل اے ملئے گھٹک کے دست مبارک سے تقریباً 200 ضرورتمندوں کے درمیان کمبل تقسیم کی گئی اس تقریب میں وزیر ملئے گھٹک کے ساتھ اسنسول ترنمول نارتھ بلاک 2 کے صدر انیمیس داس، اقلیتی ممبر معروف شخصیت تجیندر رنگھ، تبریز عالم بابو، ڈاکٹر عشرت بیتاب، حافظ زاہد مرتضی، محمد نسیم سکندر، ماسٹر زین العابدین، محمد خورشید، محمد مستقیم، ظفر عالم، ہاشم سہگل، ڈائس پر جلوہ افروز تھے اس تقریب میں تمام مہمان کو شانہ زیب اور گلدستہ پیش کر کے والہانہ استقبال کیا گیا اس کمبل تقسیم تقریب میں وزیر ملئے گھٹک نے کہا کہ ہماری ریاست کی وزیر اعلی ممتا بنرجی نے ایک سو اسکیمیں ریاست کی جنتا کے لئے پیش کی ہیں ممتا بنرجی جو عوام کے دلوں میں رہتی ہیں اور عوام کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہمہ وقت فکرمند رہتی ہیں انہوں نے کہا ترنمول حکومت کی جانب سے لائی گئی اسکیموں سے اپلوگ مستفیض ہوں ہماری حکومت راشن فری دیتی ہے طالبات کے لئے کنیا شری، بچی کی شادی کے لئے روپا شری، طلبہ کو اسکول انے جانے کے لئے سبوز ساتھی اسکیم کے تحت سائیکل دی جاتی ہے، صحت کے لئے سواستھ ساتھی کارڈ، ماں بہنوں کو لکھی بھنڈار و دیگر اسکیموں کو لوگوں کی مدد کے لئے پیش کی گئی ہیں وزیر ملئے گھٹک نے ایس ائی ار کے تعلق سے خصوصی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ایس ائی ار کام کے بعد جو ڈرافت ووٹر لسٹ جاری کیا گیا اس لسٹ میں اپنے نام کی جانچ کر لیں ووٹر لسٹ میں نام کا ہونا اشد ضروری ہی نہیں بلکہ لازمی ہے اگر اپکا ووٹر لسٹ میں نام ہوگا تب ہی اپ ووٹ دینے کا حقدار ہونگے مستحق ہونگے وزیر موصوف نے کہا کہ اگر اپ کا نام نہیں ایا ہے تو اسکے لئے نیا فارم اندراج کریں بہت سارے لوگوں کا ہیئرنگ ساعت کے لئے بھی بلوایا گیا ہے جب تاریخ اور مقام کی جانکاری ہو تو اسکے مطابق ضرور پہنچے دستاویزات میں گھر کا پرانا دلیل، 1995 سال میں جو ووٹر کارڈ بنا تھا اور والدین اور دادا دادی کا نام کا ووٹر لسٹ ہے تو اسے لیکر جائیں وزیر ملئے گھٹک نے کہا کہ ہملوگ اسکے لئے ایک کیمپ بنائیں گے ایک مہینہ وقت ہے اس پر مکمل توجہ دیں اگر ووٹر لسٹ صحیح سے ہو گیا اپ لوگوں کا نام صحیح صحیح ووٹر لسٹ میں درج ہو گیا اور اپلوگوں نے اپنا ووٹ کاسٹ کر دیا تو میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ اپلوگوں کی ووٹ سے اپلوگوں کی آشیرواد سے جو پچھلی بار 22 ہزار ووٹوں سے ہماری جیت ہوئی تھی اس بار میں 50 ہزار ووٹوں سے اپنی جیت درج کروں گا تالیوں کی گونج میں شرکاء نے اس پر خوشی کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ آسنسول میں شدید سردی پڑ رہی ہے اس ٹھنڈ سے بچنے کے لئے گرم لباس یا گرم لحاف کی اشد ضرورت ہوتی ہے اس کے مد نظر اج سینکڑوں ضرورتمند لوگوں کے درمیان کمبل بانٹے گئے تاکہ انلوگوں کو کچھ راحت ملے ہماری ترنمول پارٹی کے لوگ ہر موسم اور تہوار کے موقعے پر ضرورتمندوں کو انکی ضرورت کی چیزیں تقسیم کرتے رہتے ہیں عوام کی فلاح اور عوامی خدمات کے لئے ممتا بنرجی ہمیشہ فکرمند رہتی ہیں جتنی اسکیمیں ممتا سرکار نے عوام کے لئے پیش کی ہیں کسی دوسری ریاست میں اسطرح کی پالیسی نہیں دیکھی جاتی ہے وزیر ملئے گھٹک نے کہا کہ ریلپار کے چاروں وارڈوں میں کمبل بانٹوں گا۔ پروگرام میں مقررین نے کہا کہ ترنمول کی حکومت جب سے ریاست میں آئی ہے ممتا بنرجی کی زیر سرپرستی اقتدار سنبھالی ہے ریاست کے ساتھ اسنسول میں بھی ہمہ جہت ترقیاتی کام ہوئے ہیں ترنمول کے لوگ ہمہ وقت اپنے عوام کے ساتھ شانہ بشانہ رہتے ہیں ممتا بنرجی کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں ممتا بنرجی نے اپنی جنتا کے لئے ایک سو اسکیمیں پیش کی ہیں جس سے ریاست کے عوام فیضیاب ہو رہے ہیں تجیندر رنگھ، انیمیس داس و دیگر مقررین نے بھی ممتا سرکار کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے کہا کہ ممتا بنرجی ہر مذاہب کا احترام کرتی ہیں ہندو مسلم سکھ عیسائی سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہیں آسنسول سٹی اف برادر ہوڈ ہے یہاں اقلیت اکثریت سب لوگ ملکر رہتے ہیں ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے ساتھی ہیں ایکدوسرے کے تہوار میں مل جلکر خوشیاں مناتے ہیں ہماری دیدی کی جانب سے کمبل دیئے جا رہے ہیں اسے ضرورتمندوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اس تقریب کی نقابت ارباز ہاشم اور ماسٹر ساجد مرتضی نے مشترکہ طور پر نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا تبریز عالم بابو نے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا محمد کلام، محمد شمیم اختر، محمد مشتاق منا، راجہ، امتیاز گڈو، و دیگر کارکنان پیش پیش سرگرم تھے مرد و خواتین کی بڑی تعداد وزیر ملئے گھٹک کے ہاتھوں کمبل حاصل کر کے خوش و خرم گھروں کو لوٹے۔

بقیہ صفحہ اول کی

بقیہ: بنگلہ دیش میں بدامنی: بھارت نے چٹاگانگ میں

ڈھاکہ میں اپنے ویزا اپلیکیشن سنٹر پر کارروائیاں دوبارہ شروع کیں، سیکورٹی خدشات کے باعث اسے بند کرنے کے ایک دن بعد، لیکن راجشاہی اور کھلنا میں دو دیگر ایک جیسی سہولیات کو مختصر مدت کے لیے بند کر دیا گیا کیونکہ بھارت مخالف مظاہرین نے وہاں بھارتی مشنز کی طرف مارچ کرنے کی کوشش کی۔

20 دسمبر کو بنگلہ دیش کے شہر سلہٹ میں ہندوستانی اسسٹنٹ ہائی کمیشن کے دفتر اور ویزا اپلیکیشن سنٹر پر سیکورٹی سخت کر دی گئی۔ ڈھاکہ ٹریبیون اخبار نے ہفتہ کو سلہٹ میٹروپولیٹن پولیس کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (میڈیا) سیف الاسلام کے حوالے سے بتایا کہ " کوئی تیسرا فریق صورتحال کا فائدہ نہ اٹھا سکے " کو یقینی بنانے کے لیے حفاظتی اقدامات میں اضافہ کیا گیا تھا۔ 32 سالہ ہادی، گزشتہ سال طلباء کی قیادت میں ہونے والے مظاہروں کے ایک سرکردہ رہنما جس نے وزیر اعظم شیخ حسینہ کی سربراہی میں عوامی لیگ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا، 12 فروری کو ہونے والے عام انتخابات کے لیے امیدوار تھے۔ انہیں 12 دسمبر کو مرکزی ڈھاکہ کے بیجوئے نگر علاقے میں انتخابی مہم کے دوران نقاب پوش بندوق برداروں نے سر میں گولی ماردی تھی۔ وہ جمعرات کو سنگاپور میں علاج کے دوران انتقال کر گئے۔ ہادی کو ہفتے کے روز ڈھاکہ یونیورسٹی کی مسجد کے قریب قومی شاعر قاضی نذرالاسلام کی قبر کے پاس سخت سکیورٹی کے درمیان سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ میں دسیوں ہزار افراد نے شرکت کی اور رسم سے قبل انہوں نے "دہلی یا ڈھاکہ - ڈھاکہ، ڈھاکہ" اور "بھائی ہادی کا خون رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا" جیسے بھارت مخالف نعرے لگائے۔

بقیہ: 'مہاتما گاندھی کو دوسری بار قتل کر دیا گیا

'روزگار گارنٹی اسکیم' 12 کروڑ خاندانوں کے لیے 'لائف لائن' تھی، تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ گھر کا کوئی فرد بھوکا اور غم کی حالت میں نہ سوئے۔ یہ غریبوں خاص کر خواتین اور بزرگوں کے لیے ایک نعمت تھی، جن کے پاس باقاعدہ روزگار نہیں تھا۔ اس نے گھر کی خواتین کے ہاتھوں میں پیسے دیے، جس کی وجہ سے انہیں اتنی آزادی ملی جتنی ان کے آباؤ اجداد کو نہیں ملی تھی۔ اس نے غریبوں کے لیے ایک حفاظتی جال بنایا، یہ بل ان فائدوں کو بے رحمی سے چھین رہا ہے۔'' پی چدمبرم کے مطابق یو پی اے حکومت کے پہلے بجٹ (05-2004) میں انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے منصوبہ میں غریبوں کو مکمل 'پلان فنڈ' پر پہلا حق ہوگا۔ 'نیشنل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ' پر کام شروع ہو گیا، اس کا مقصد ہر غریب گھر میں ایک قابل شخص کو سال میں 100 دن کے روزگار کی ضمانت دینا ہے۔ لیکن موجودہ منصوبہ ریاست کے لحاظ سے ہوگی اور اس کے اخراجات مرکز اور ریاست 60:40 کے تناسب میں تقسیم کریں گے۔ مرکزی حکومت ہر ریاست کے لیے فنڈ کا ایک معیاری الاٹمنٹ کرے گی، الاٹمنٹ سے زیادہ اخراجات ریاست برداشت کرے گی۔ پی چدمبرم نے کہا کہ مرکزی حکومت تمام معاملات میں 'آربٹر' (ثالث) ہوگی، جس کی وجہ سے یہ بل وفاقی نظام کے خلاف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''گزشتہ چند سالوں میں 'منریگا' کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ 100 دن کے روزگار کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن ہر خاندان کو اوسطاً صرف 50 دن ہی ملتے ہیں۔ 8.61 کروڑ جاب کارڈ ہولڈرز میں سے 25-2024 میں صرف 40.75 لاکھ خاندانوں نے 100 دن کا کام مکمل کیا اور 26-2025 میں صرف 6.74 لاکھ خاندانوں نے۔'' سابق وزیر خزانہ نے کہا کہ ''بے روزگاری الاؤنس جو ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے بہت کم دیا جاتا ہے۔ ایلوکیشن کافی نہیں ہے اور بجٹ 21-2020 کے 111170 کروڑ روپے سے گر کر 26-2025 میں 86000 کروڑ روپے ہو گیا ہے۔ کام کرنے والے کل خاندانوں کی تعداد 21-2020 میں 7.55 کروڑ سے گھٹ کر 25-2024 میں 4.71 کروڑ ہو گئی ہے۔ مزدوری کے بقایا جات بڑھ کر 14300 کروڑ روپے ہو گئے ہیں۔'' کانگریس کے راجیہ سبھا رکن کا کہنا ہے کہ ''بل کی خامیوں کو چھوڑ دیں، تو یہ بل ملک کی یاد سے مہاتما گاندھی کو مٹانے کی جان بوجھ کر کی گئی ایک کوشش ہے جو کہ بہت غلط ہے۔ بی جے پی کے مطابق، آزاد ہندوستان کی تاریخ 26 مئی 2014 کو شروع ہوئی تھی۔ ماضی کو مٹانے کا سلسلہ جو جواہر لعل نہرو سے شروع ہوا تھا وہ اب مہاتما گاندھی تک پہنچ گیا ہے۔ بی جے پی کی ان بڑی غلطیوں کو ہندوستان کے لوگ معاف نہیں کریں گے۔''

بقیہ: ایلن مسک 700 ارب ڈالر سے زائد اثاثے

ارب امریکی ڈالر ہو گئی ہے۔ میگزین نے اس سے قبل مسک کو 600 ارب امریکی ڈالر سے زائد دولت رکھنے والا پہلا شخص قرار دیا تھا، جب اسپیس ایکس نے آئی پی او کا اعلان کیا تھا، جس میں کمپنی کی مالیت 800 ارب امریکی ڈالر بتائی گئی تھی۔ حال ہی میں مارچ 2020 تک ایلن مسک کی مجموعی دولت کا تخمینہ 24.6 ارب امریکی ڈالر لگایا گیا تھا۔ جنوری 2021 میں وہ دنیا کے امیر ترین شخص بن گئے۔ اسی سال انہوں نے 300 ارب ڈالر کی حد عبور کی، جبکہ 2024 میں ان کی دولت بڑھ کر 500 ارب ڈالر سے بھی زیادہ ہو گئی۔ ایلن مسک کے علاوہ اوریکل کے شریک بانی لیری ایلیسن کی مجموعی دولت بھی 400 ارب ڈالر کے ہندسے تک پہنچ چکی ہے۔

بقیہ: غزہ کے وسطی اور مشرقی علاقوں پر

تھے۔ فلسطینی سول ڈیفنس نے تصدیق کی کہ جاں بحق ہونے والوں میں زیادہ تر بچے شامل تھے جبکہ متعدد زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔ فلسطینی علاقے میں دس اکتوبر کو جنگ بندی کے معاہدے کے نفاذ کے بعد سے اسرائیل نے متعدد حملے کیے ہیں اور دعویٰ کیا ہے کہ ان کا ہدف حماس کے ٹھکانے یا اس کے عناصر تھے۔ دوسری جانب غزہ کی مقامی انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ جنگ بندی کے آغاز سے اب تک 400 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ادھر حماس نے کہا ہے کہ اسرائیلی حملوں کا یہ تسلسل اس معاہدے کی کھلی خلاف ورزی ہے جس کی سرپرستی امریکہ نے مصری قطری شراکت کے ساتھ کی تھی۔ حماس نے ثالثوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کو باز رکھنے کے لیے اس پر دباؤ ڈالیں۔ اس دوران اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو جو آئندہ ہفتے واشنگٹن کا دورہ کرنے والے ہیں کی حکومت کے دیگر عہدیداروں نے بارہا اعلان کیا ہے کہ اسرائیل حماس پر حملے سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ اسرائیلی عہدیداروں نے حماس کے ہتھیار حوالے کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

بقیہ: جوہانسبرگ میں سڑک پر چلتے لوگوں پر پیچھے سے

باری کی واردات ہے۔ گوتینگ صوبائی پولیس کے ترجمان بریگیڈیئر برینڈا امریڈیلی نے کہا کہ 10 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ فی الحال ہمارے پاس متاثرین کے بارے میں تفصیلات نہیں ہیں کہ مرنے والے کون کون ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ کچھ لوگوں کو حملہ آوروں نے سڑکوں پر چلتے وقت ہی گولی ماردی۔ اس بھیانک حملے کے پیچھے کی وجوہات ابھی تک واضح نہیں ہو پائی ہیں۔ فائرنگ کا واقعہ بیکرز ڈال کے علاقے میں ایک بار کے قریب پیش آیا، جو ملک کی بڑی سونے کی کانوں کے قریب واقع غریب علاقہ مانا جاتا ہے۔ پولیس نے یہ بھی بتایا کہ جس مقام پر گولی باری ہوئی، وہاں غیر قانونی طور سے شراب فروخت کی جا رہی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا ہے، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ واردات کے بعد موقع پر پہنچی پولیس نے علاقے کو اپنے حصار میں لے لیا اور حملہ آوروں کی تلاش شروع کر دی۔ غور طلب ہے کہ اس سے پہلے 6 دسمبر کو جنوبی افریقہ کی راجدھانی پریٹوریا کے قریب ایک ہاسٹل میں بندوق برداروں نے حملہ کر دیا تھا۔ اس واقعے میں 3 سال کے ایک بچے سمیت 12 لوگوں کی موت ہو گئی تھی۔

ٹاٹا اسٹیل ورلڈ کی جانب سے 25 کیلو میٹر دوڑ میں بین الاقوامی سطح پر سرکردہ ایتھلیٹوں نے حصہ لیا اور اس دوڑ کو بے حد کامیابی سے ہمکنار کیا۔

کھیلوں کے کلچر کو فروغ دینے کے لیے تحصیل کی سطح پر گراؤنڈز اور کوچز ناگزیر ہیں: راجندر بشنوئی

نئی دہلی۔ 21 دسمبر (یو این آئی) ہندوستان کے سابق انٹرنیشنل سائیکلسٹ راجندر بشنوئی کا کہنا ہے کہ ملک میں کھیلوں کے حقیقی کلچر کو پروان چڑھانے کے لیے صرف بڑے ایونٹس کافی نہیں، بلکہ تحصیل کی سطح پر بہترین کھیل کے میدان اور پیشہ ور کوچز کی فراہمی ضروری ہے۔ یو این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے بشنوئی نے حکومت کے 'کھیلو انڈیا' اقدام کی تعریف کی، لیکن ساتھ ہی اس بات پر زور دیا کہ اسے صرف ایک آغاز کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا اگر ہمیں کھیلوں کی طاقت بننا ہے، تو کھیلوں کو تحصیل اور ضلع کی سطح تک لے جانا ہوگا۔ جب تک نچلی سطح پر 15 سے 20 اولمپک کھیلوں کے لیے گراؤنڈز اور مخصوص کوچز نہیں ہوں گے، ہم عالمی معیار کا ٹیلنٹ پیدا نہیں کر پائیں گے۔ 2010 کے جنوبی ایشیائی کھیلوں کے سلور میڈلسٹ راجندر بشنوئی، جو 18 سال تک نیشنل چیمپین رہے، نے واضح کیا کہ ہندوستان میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں ہے، بلکہ ٹیلنٹ کے انتخاب کا دائرہ بہت چھوٹا ہے۔ اگر تحصیل کی سطح پر سہولیات فراہم کی جائیں تو اگلے پانچ سالوں میں ملک کی کھیلوں کی صورتحال مکمل طور پر بدل سکتی ہے۔

راجستھان میں سائیکلنگ کی شاندار تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ رام دیو شرما اور مہیش کمار رنگا جیسی شخصیات کی محنت سے ریاست کے سائیکلسٹس نے ایشیائی کھیلوں اور ورلڈ چیمپین شپ تک رسائی حاصل کی۔ بشنوئی نے شکوہ کیا کہ پورے راجستھان میں صرف ایک سائیکلنگ اسٹیڈیم ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بھرت پور، الور اور بیکانیر سمیت کم از کم 10 اضلاع میں سائیکلنگ اسٹیڈیمز بنائے جائیں تا کہ ہندوستان اس کھیل میں ایک بڑی قوت بن کر ابھر سکے۔ راجندر بشنوئی، جنہوں نے ہندوستان کے لیے 80 سے زائد نیشنل میڈلز جیتے ہیں، اس وقت جے پور کے سوائی مان سنگھ اسٹیڈیم میں بطور کوچ خدمات انجام دے رہے ہیں اور نوجوان نسل کو عالمی مقابلوں کے لیے تیار کر رہے ہیں۔

ریاض: 'فیفا ای فائنلز' 25 کا شاندار اختتام، فرانس 'راکٹ لیگ' کا عالمی چمپئن بن گیا

ریاض، 21 دسمبر (یو این آئی) سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں جاری دنیا کے سب سے بڑے فٹ بال ای اسپورٹس میلے، فیفا ای فائنلز 25 کا اختتام ہو گیا، جہاں فرانس نے راکٹ لیگ کے فائنل میں فتح حاصل کر کے دنیا کی بہترین ای اسپورٹس قوم ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ 10 سے 19 دسمبر تک جاری رہنے والے اس آٹھ روزہ ٹورنامنٹ میں دنیا بھر سے فٹ بال اور گیمنگ کے شوقین افراد نے شرکت کی۔

ایونٹ کے آخری مرحلے میں فرانسیسی ٹیم، جس میں نامور کھلاڑی زین، ویٹز اور جوبی شامل تھے، نے اپنی مہارت اور بہترین حکمت عملی کی بدولت ٹائٹل اپنے نام کیا۔ فرانس نے گروپ اسٹیج سے لے کر فائنل تک ناقابل شکست رہتے ہوئے اپنی برتری برقرار رکھی۔ اس سال کے ٹورنامنٹ نے مقبولیت کے نئے ریکارڈ قائم کیے۔ آٹھ دنوں کے دوران 250 سے زائد میچز کھیلے گئے، جب 4 لاکھ 50 ہزار امریکی ڈالر کی خطیر انعامی رقم تقسیم کی گئی۔ دنیا بھر سے لاکھوں شائقین نے ان مقابلوں کو آن لائن دیکھا، جبکہ سوشل میڈیا پر بھی اس ایونٹ کی گونج سنائی دی۔ فیفا کے سیکریٹری جنرل میٹیاس گرافسٹروم نے فاتح ٹیموں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ فیفا ای فائنلز نے گیمنگ کی نئی نسل کو فٹ بال کے جنون سے جوڑ دیا ہے۔ ہم تفریح کے ایک ایسے نئے دور کی بنیاد رکھ رہے ہیں جہاں قومی فخر اور مسابقتی برتری ایک ساتھ نظر آتی ہے۔ انہوں نے 2026 کے اگلے باب کے لیے تمام ممبر ممالک اور کھلاڑیوں کو ابھی سے تیاری کی دعوت بھی دی۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر تین مختلف کیٹیگریز میں عالمی چیمپئنز کا اعلان کیا گیا۔ تھائی لینڈ: 'ای فٹ بال موبائل' کیٹیگری میں فاتح قرار پایا۔ فرانس: 'راکٹ لیگ' کا عالمی ٹائٹل جیتنے میں کامیاب رہا۔ پولینڈ: 'ای فٹ بال کنسول' میں عالمی چیمپئن بنا۔ ریاض کے ایس ای ایف ایرینا میں ہونے والی اس تقریب نے نہ صرف کھیلوں بلکہ ڈیجیٹل تفریح کی دنیا میں بھی سعودی عرب کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو واضح کر دیا ہے۔

کرکٹ: کرشنماچاری سری کانت نے ہندوستانی کرکٹ کو جارحانہ سوچ دی

یوم پیدائش 21 دسمبر

نئی دہلی، 21 دسمبر (یو این آئی) کرکٹ کی تاریخ پر اگر نظر ڈالیں تو 80 کی دہائی بنیادی طور ٹیسٹ کرکٹ کی دہائی کہی جاتی ہے اور ایک روزہ کرکٹ اس وقت کے دور میں اپنی جگہ بنا رہا تھا۔ ادھر کرکٹ مداح ٹسٹ میچ بہت شوق سے دیکھا کرتے تھے۔ ٹھیک اسی وقت ایک کرکٹر، جس نے اپنی طوفانی بلے بازی سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف متوجہ کی، وہ نام تھا ہندستان کا سلامی بلے باز کرشنامچاری سری کانت جو اپنی بے خوف بلے بازی اور اننگز کا تیز ترین آغاز کرنے کے لیے مشہور تھے۔ کرشنامچاری سری کانت نہ صرف ایک کامیاب کرکٹر تھے بلکہ انہوں نے ہندستانی کرکٹ کو جارحانہ سوچ دی۔ 1983 ورلڈ کپ کی فتح میں ان کا کردار ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، اور بطور مبصر و سلیکٹر بھی انہوں نے کرکٹ میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

تملناڈو میں 21 دسمبر 1959 کو پیدا ہوئے سری کانت نے 1983 کے ورلڈ کپ فائنل میں کھیلتے ہوئے 38 رنوں کی شاندار اننگز کھیلی تھی۔ اپنی اس اننگز میں انہوں نے سلامی بلے کی حیثیت سے ہندستان کی جانب سے کھیلتے ہوئے سات چوکے اور ایک چھکا لگایا تھا یعنی 38 میں سے 34 رن انہوں چوکے اور چھکے کے طور پر ہی بنائے تھے۔ دلچسپ بات یہ تھی کہ دونوں ٹیموں میں سری کانت ٹاپ اسکورر تھے۔ ہندستان نے اس میچ میں 183 رن بنائے تھے اور یہ میچ ویسٹ انڈیز سے 43 رن سے جیتا تھا۔ ہندستان نے پہلی بار ورلڈ کپ جیتا تھا۔ کپل دیو، مہندر امرناتھ اور بلوندر سنگھ سندھو کی گیند بازی کے سبب ہندستان 183 رن کے اسکور کا دفاع کر پایا تھا، مگر اس درمیان سری کانت کے 38 رنوں کی اہم شراکت قابل ذکر نہیں رہی۔ عالمی کپ 1983 کی فاتح ٹیم کے سلامی بلے باز کرشنا چاری سری کانت کی بہترین بلے بازی اور کپل دیو کی کرشمائی قیادت اور کبھی شکست نہ قبول نہ کرنے والا جذبہ نہیں ہوتا تو ٹیم انڈیا شاید یہ تاریخی فتح حاصل نہیں کر پاتی۔ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے

انہوں نے یہ ویسٹ انڈیز کے قدر آور، تیز رفتار، وکٹوں کو زمین سے اکھاڑ کر پھینکنے والے گیند بازوں مائیکل ہولڈنگ، اینڈی رابرٹس، میلکم مارشل اور جوئل گارنر جیسے ایکسپریس تیز گیند بازوں کی گیندوں کو کھیل کر بنائے تھے۔ ہندستانی ٹیم میں 1980 کی دہائی میں اگر کوئی بلے باز سب سے زیادہ برق رفتاری سے کھیلتا تھا تو وہ تھا ہندستانی ٹیم کا سلامی بلے باز کرشنامچاری سری کانت انہیں ان کے ساتھی پیار سے 'چِکا' کہہ کر بھی بلاتے تھے۔ 1983 کی ورلڈ کپ فاتح ہندستانی ٹیم کا حصہ رہنے والے اس بلے باز کا تعلق تمل ناڈو سے ہے۔ اس بلے باز نے ون ڈے اور ٹیسٹ کرکٹ کے بعد سلیکشن کمیٹی میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ اوپننگ کے لئے مشہور اس بلے باز کے بارے میں ایک مرتبہ ہندستانی کرکٹر بشن سنگھ بیدی نے کہا تھا "جب سری کانت بلے بازی کرنے میدان میں آتا ہے تو بادل گرجنے لگتے ہیں، آسمان میں بجلی چمکنے لگتی ہے۔

کرشمچاری سری کانت ہندوستان کے سابق مشہور کرکٹر، جارحانہ اوپننگ بلے باز، کپتان اور بعد میں کرکٹ مبصر و سلیکٹر رہے ہیں۔ کرشمچاری سری کانت کی پیدائش 21 دسمبر 1959 کو چنئی (مدراس)، تمل ناڈو میں ہوئی۔ ان کا تعلق ایک تعلیم یافتہ تمل خاندان سے تھا۔ بچپن ہی سے انہیں کرکٹ سے گہرا لگاؤ تھا اور اسکول و کالج کی سطح پر انہوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ سری کانت ایک جارحانہ دائیں ہاتھ کے اوپننگ بلے باز کے طور پر مشہور تھے۔ انہوں نے ایسے وقت میں تیز کھیل کو فروغ دیا جب ہندوستانی ٹیم محتاط انداز میں بیٹنگ کے لیے جانی جاتی تھی۔ انہوں نے اپنا پہلا ٹسٹ میچ انگلینڈ کے خلاف 1981 میں ممبئی میں کھیلا تھا جبکہ 1992 میں آسٹریلیا کے ساتھ کھیلتے ہوئے انہوں نے ٹسٹ میچوں سے الوداع ہونے کا اعلان

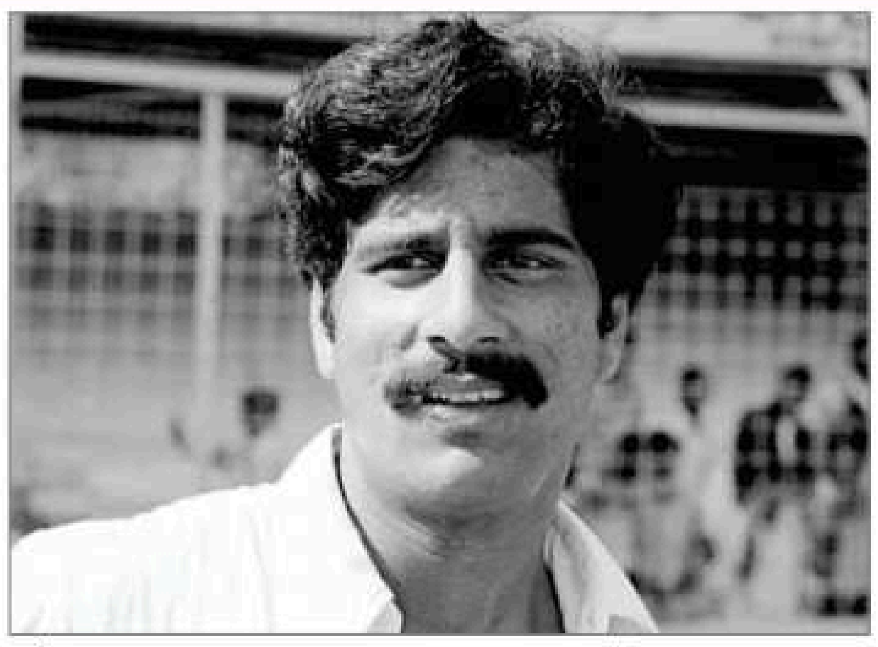

کیا۔ ایک روزہ بین الاقوامی میچوں میں انہوں نے انگلینڈ کے ساتھ ہی احمد آباد میں اپنے کیریئر کا 1981 میں آغاز کیا او رجنوبی افریقہ کے ساتھ پرتھ میدان پر 1992 میں آخری ایک روزہ میچوں سے خیر آباد کا اعلان کیا۔ سال 1989 کے پاکستان دورے میں سری کانت ہندستانی ٹیم کی قیادت کی۔ سری کانت نے ون ڈے اور ٹیسٹ دونوں میں ہندستانی ٹیم کی کپتانی کی۔ ایک روزہ میچ ہوں یا پھر ٹیسٹ، سری کانت کا کھیلنے کا اسٹائل ہمیشہ ایک جیسا رہا۔ جس وقت سری کانت میدان میں بلے بازی کرنے کے آتے تھے تو ان کی ایک حکمت عملی ہوا کرتی تھی۔ ان کا سیدھا سادہ ایک اصول تھا، گیند اگر ہٹ کرنے کے لئے ہے تو اسے ہٹ کرو اور باؤنڈری کے پار پہنچا دو۔ لیکن انہوں نے اپنی بلے بازی کے انداز میں کبھی تبدیلی نہیں کی۔ انہوں نے کرشمیں اپنے انداز میں ہی بلے بازی کی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی بلے بازی کی وجہ سے ہندستانی کرکٹ ٹیم کے درمیان مقبول بھی رہے۔ ایک وقت وہ آیا جب سری کانت اپنی دھواں دھار بلے بازی کی وجہ سے اتنی شہرت حاصل کر چکے تھے کہ ان کی بلے بازی دیکھنے کے لئے ٹی وی اور میدان پر بھیڑ امڑ پڑتی تھی۔ جیسے جیسے اس کی بلے بازی میں پختگی آتی گئی، انہوں نے اپنی جارحانہ بلے بازی مزید حد تک تیز کر دیا۔ جس طرح سری کانت ایک روزہ

میچوں میں اپنی برق رفتار بلے بازی کی بدولت کرکٹ مداحوں میں اپنا یک منفرد شناخت بنانے میں کامیاب رہے اس کے برعکس ٹیسٹ میں سری کانت بہت زیادہ کامیاب نہیں رہے لیکن کپتان کے طور پر ان کے نام پر ایسی کامیابی بھی ہے جو نایاب کہی جا سکتی ہے۔ سال 89-1988 میں ان کی کپتانی میں ہندوستانی ٹیم، پاکستان کے دورے میں گئی اور ٹیسٹ سیریز کو کامیابی کے ساتھ ڈرا کرا کر لوٹی۔ اس وقت کی بھارتی ٹیم، پاکستان کے مقابلے میں بہت کمزور مانی جارہی تھی اور ایسے قیاس لگائے جارہے تھے کہ عمران خان کی کپتانی والی پاکستانی ٹیم، ہندستانی ٹیم کو بری طرح شکست دے گی۔ سری کانت کی بلے بازی ٹیسٹ کے مقابلے میں ایک روزہ میچوں میں زیادہ مقبول ہوئی۔ ان میں غضب کی صلاحیت موجود تھی وہ کسی بھی میچ کا رخ تبدیل کرنے میں مہارت رکھتے تھے۔ حریف ٹیموں کے گیند باز اس شش و پنج میں رہا کرتے تھے کہ اس بلے باز کو اپنی گیندوں سے کس طرح پریشان کیا جا سکتا ہے یا پھر اس کو کس طرح پویلین کی راہ دکھائی جائے۔ پاکستان کے سابق کپتان عمران خان نے ایک مرتبہ سری کانت کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا بڑے اچھے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'سری کانت ہندستان کے ایک ایسے بلے باز ہیں جو کسی بھی گیند کو چھکے کے لئے منتقل کرسکتے ہیں۔

سری کانت ایک جارح بلے باز ہونے کے ساتھ ایک آف بریک اسپنر بھی رہے ہیں۔ انہوں نے گیند بازی کے شعبے میں بھی اپنے جلوے دکھائے۔ انہوں نے ایک میچ میں بہترین بلے بازی کے ساتھ اپنی نپتلی گیند بازی سے حریف ٹیم کے پانچ کھلاڑیوں کو آؤٹ کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ جو ایک روزہ میچ میں کسی بھی ہندستانی کھلاڑی کی طرف 50 رن اسکور کرنے کے ساتھ ساتھ 5 وکٹ لینے کا پہلا موقع تھا۔ اسی اگر فٹ نیس کی بات کی جائے تو سری کانتھ ہمیشہ میدان میں چاق و چوبند نظر آتے تھے۔ اور پھرتیلے انداز میں گیند کا تعاقب کرتے ہوئے باؤنڈری کے پار جانے سے اسے روک دیا کرتے تھے۔ ان کا شمار ہندستان کے بہترین فیلڈروں میں کیا جاتا ہے۔ سری کانت نے اپنا آخری ٹیسٹ 1992 میں آسٹریلیا کے خلاف اور آخری ون ڈے بھی اسی سال جنوبی افریقہ کے خلاف کھیلا۔ وہ تین عالمی کپ میں ہندسانی ٹیم کے رکن رہے۔ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد وہ سلیکشن کمیٹی کے سربراہ بھی رہے۔

سری کانت نے تمل ناڈو اور جنوبی زون کے لئے گھریلو کرکٹ بھی کھیلی۔ انہوں نے 1981 میں احمد آباد میں انگلینڈ کے خلاف ون ڈے انٹرنیشنل میں ڈیبیو کیا تھا، اس کے بعد 21 برس کی عمر میں بمبئی میں انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ ڈیبیو میں انوفس نے سنیل گاوسکر کے ساتھ ہندستانی ٹیم میں اننگز کا آغاز کیا۔ اپنے جارحانہ بیٹنگ اسٹائل کے لئے مشہور ہوئے اور آئندہ برسوں میں اوپننگ بلے بازوں کے لئے اسی طرح کا نقطہ نظر اپنانے کے لئے ایک رول ماڈل کے طور پر دیکھا جانے لگا۔ 21 دسمبر 1959 کو مدراس (اب چنئی) میں پیدا ہوئے سری کانت نے 43 ٹیسٹ اور 146 ون ڈے میچوں میں ملک کی نمائندگی کی۔

ٹیسٹ کرکٹ میں انہوں نے 29.88 کے اوسط سے 2062 رنز (دو سنچری) بنائے۔ وہیں ون ڈے میں ان کے اکاؤنٹ میں 29.01 کے اوسط سے 4091 رنز (چار سنچری) درج ہیں۔ اپنے کرکٹ کیریئر میں سری کانت نے 43 ٹیسٹ اور 146 ون ڈے میچ کھیلے۔ ٹیسٹ میں 2 سنچری اور 12 نصف سنچریاں ہیں۔ اس بلے باز کے نام ایک روزہ میچوں میں 4 سنچریاں اور 27 نصف سنچریاں بھی لگائیں تھیں۔ سری کانت نے وشاکھا پٹنم میں سال 1988 میں نیوزی لینڈ کے خلاف پہلی نصف سنچری لگائی۔ سری کانت نے 43 ٹسٹ میچوں 72 اننگز کھیلیں جس میں انہوں نے 29.88 کی اوسط سے 2062 رن بنائے۔ جس میں ان کی 2 سنچریاں اور 12 نصف سنچریاں شامل تھیں۔ اسی طرح سری کانت نے ایک 146 روزہ میچوں میں 145 اننگز میں 49.01 کی اوسط سے 4091 رن بنائے۔ جس میں ان کی 4 سنچریاں اور 27 نصف سنچریاں شامل ہیں۔ ان سب اننگز میں ان کا سب سے بہترین اسکور 123 رن رہا۔ فرسٹ کلاس 134 میچوں میں انہوں 7349 رب بنائے جس میں 12 سنچریاں اور 45 نصف سنچریاں شامل ہیں۔ 172 رن ان کا بہترین اسکور رہا۔ دوسری طرف گیند بازی کے شعبے میں بھی انہوں نے 43 ٹسٹ میچوں میں گیند بازی کی۔ لیکن کوئی وکٹ حاصل نہیں کرسکے۔ 146 ایک روزہ میچوں میں انہوں نے مجموعی طور پر 641 رن دے کر 25 وکٹ حاصل کئے۔ جس میں ان کی 27/5 بہترین کارکردگی رہی۔ فرسٹ کلاس میچوں میں بھی انہوں نے بہترین گیند بازی کر کے 14 رن دے کر 3 وکٹ حاصل کئے۔ انہیں سال 1982 میں ارجن ایوارڈ جو ہندوستان کا اہم کھیل اعزاز ہے، نوازا گیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سری کانت ہندستانی ٹیم کے چیف سلیکٹر رہے۔ سری کانت ٹی وی شوز میں اپنی صاف گوئی اور بے باک رائے کے لیے بھی مشہور ہوئے۔

میسی کا دورہ محض 'مارکیٹنگ اسٹنٹ' ہندوستانی فٹ بال کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا: انادی بروا

(انادی بروا سابق انڈیا الیون فٹبال کھلاڑی اور سینئر نیشنل وومن فٹبال ٹیم کے پہلے ہیڈ کوچ۔ یہ ان کے ذاتی خیالات ہیں)

نئی دہلی، 21 دسمبر (یو این آئی) ہندوستانی فٹ بال کے معروف سابق کھلاڑی اور خواتین کی نیشنل ٹیم کے سابق ہیڈ کوچ انادی بروا نے لیونل میسی کے حالیہ دورہ ہند کو کھیل کے لحاظ سے 'بے سود' قرار دے دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ اس دورے سے بھیڑ تو بہت اکٹھی ہوئی، لیکن ملک میں فٹ بال کے فروغ کے لیے کوئی ٹھوس کام نہیں ہو سکا۔ انادی بروا نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ میسی عظیم ترین کھلاڑی ہیں، لیکن لوئس سواریز اور روڈریگو ڈی پال کا یہ دورہ صرف 'انٹر میامی' کلب کی تشہیر اور اگلے ورلڈ کپ کے لیے مارکیٹ بنانے تک محدود تھا۔

"یہ دورہ تب معنی خیز ہوتا جب میسی ہندوستان کی نیشنل ٹیم یا کسی مقامی کلب کے خلاف میچ کھیلتے، جیسا کہ عظیم فٹبالر پیلے نے 1977 میں موہن بگان کے خلاف کھیلا تھا۔ یا پھر وہ کسی اکیڈمی جا کر نوجوان کھلاڑیوں کو ٹریننگ دیتے، لیکن یہ سب صرف مارکیٹنگ کے لیے تھا۔

بروا نے دورے کے دوران ہونے والی بعض سرگرمیوں پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آئی سی سی کے صدر جے شاہ کا میسی کو کرکٹ بیٹ تحفے میں دینا، جس پر ٹی 20 ورلڈ کپ کے فاتح کھلاڑیوں کے دستخط تھے،

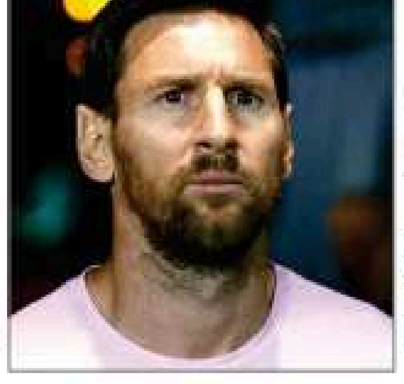

ایک عجیب حرکت تھی۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ فٹ بال کو نہیں جانتے، وہ بھی صرف فوٹو کھنچوانے کے لیے بے تاب نظر آئے۔

انادی بروا نے ہندوستانی فٹ بال کی موجودہ حالت پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا ہندوستانی مردوں کی ٹیم فیفا رینکنگ میں 142 ویں نمبر پر آ چکی ہے (نومبر 2025 کے اعداد و شمار)۔ بروا کے مطابق آئی ایس ایل میں 'ریلیگیشن' (ٹیم کے باہر ہونے) کا نظام نہ ہونے کی وجہ سے کلب اپنی کارکردگی بہتر بنانے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔

آئی ایس ایل کلبوں میں فارورڈ پوزیشنز پر غیر ملکی کھلاڑی کھیلتے ہیں، جس کی وجہ سے ہندوستان کو سنیل چھیتری کا متبادل نہیں مل رہا۔ سابق کوچ نے تین اہم تجاویز دیں، والدین اپنے بچوں کو فٹ بال کھیلنے کی ترغیب دیں۔ اسکولوں میں فٹ بال کا مضبوط ڈھانچہ (انفراسٹرکچر) تیار کیا جائے۔

نصاب میں کھیلوں کے لیے باقاعدہ وقت مختص ہو۔ انہوں نے 'انڈین ایروز' جیسے تجربات کو دوبارہ شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیا تا کہ باصلاحیت نوجوان کھلاڑیوں کی نرسری تیار کی جا سکے۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Monday, 22nd December 2025

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
سوموار، ۲۲؍دسمبر ۲۰۲۵ء

SPORTS کھیل کی دنیا

GRAND WINTER SEASON OFFER — UPTO 20% LESS THAN MARKET PRICE
SHYAMBAZAR FIVE PIONT CROSSING
SHYAMBAZAR HARALALKA (P) LTD.
222/A, A.P.C. ROAD, KOLKATA-700 004,
Phone: 2555-9386
KOLKATA'S ONLY RAINY WINTER SEASON'S SHOP
JOCKEY • LUX • RUPA • MONTE CARLO
BOMBAY DYEING • RAYMOND • OWM
SWEATER, CARDIGAN, SCHOOL SWEATER, BLAZER, WIND CHEATER, JACKET, JAWAHER COAT, TRACK SUIT, PANCHU, CASHMILON & WOOLYCOT BLOUSE, WOOLEN & KASHMIRI CHADAR BLANKET & BLANKET COVER: WOOLYCOT GANJEE, MUFFLER, WOOLLEN CAP HAND GLOVER, NECK GUARD, SOCKS, TOOSH, MALIDA, LADIES & GENTS KASHMIRI SHAWL : COTTON SAREE, BENARSI, SYNTHETIC SAREE, CARPET, BEDSHEET, BEDCOVER, JEANS PANT, SHIRT PANT PSC, STARANJEE, UMBRELLA, RAINCOAT, AIR PILLOW, HOT WATER BAG, COTSOLE SHIRT & PUNJABI, MAHENDRA DUTTA, K.C.PAUL, DUCK BACK.
We are manufacturers & Suppliers of Summer Wear, Winter & Safety equipments to industries, factories, offices and Others.

پاکستان، انڈیا کو 191 رنز سے شکست دے کر یوتھ ایشیا کپ کا چیمپئن بنا

نئی دہلی، 21/دسمبر: چند روز قبل ایمرجنگ ایشیا کپ میں بنگلہ دیش کے ہاتھوں سپر اوور میں ہار کر جتیش شرما کا بھارت کا خواب چکنا چور ہو گیا تھا۔ اور اتوار کو آیوش متر کا ہندوستان کا خواب بھی چکنا چور ہو گیا۔ سمیر منہاس کی طوفانی اننگز کی بدولت پاکستان نے 347 رنز بنائے۔ جواب میں ویبھو-ابھگیان نے چند رنز پر آل آؤٹ ہو کر بہت شرمندہ کیا۔ انڈر 19 ایشیا کپ کے اس مقابلے میں ٹیم پہلے ہی پاکستان کے خلاف ایک بار جیت چکی ہے۔ تاہم اتوار کو آئی سی سی اکیڈمی گراؤنڈ میں ایک مختلف تصویر دیکھنے کو ملی۔ بھارت نے اپنے پڑوسی کو ایک بار پھر چیلنج کرنے کا موقع گنوا دیا۔ ویبھو سوریاونشی، آیوش مترا، ویہان ملہوترا، آرون جارج، ابھیان کنڈو جیسے بلے بازوں کے ہونے کے باوجود وہ نوجوان ہندوستانی ٹیم کو فتح تک لے جانے میں ناکام رہے۔ فائنل میں پاکستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 8 وکٹوں پر 347 رنز بنائے۔ یہ ان کے اوپنر سمیر منہاس کا دن تھا۔ انہوں نے دوہرا عالمی ریکارڈ بنایا ہے۔ سمیر نے انڈر 19 ایشیا کپ کے فائنل میں سب سے زیادہ رنز بنانے کا ریکارڈ بنایا ہے۔ انہوں نے 113 گیندوں پر 172 رنز بنا کر 13 سال پرانا ریکارڈ توڑ دیا۔ 2012 کے فائنل میں پاکستان کے سمیع اسلم نے بھارت کے خلاف 134 رنز بنائے تھے۔ بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ انہوں نے 471 رنز بنا کر انڈر 19 ایشیا کپ کی تاریخ میں سب سے زیادہ رنز بنائے۔ اس سے قبل یہ ریکارڈ سمیع کے پاس تھا۔ انہوں نے 2012 میں 461 رنز بنائے۔ ملتان کے سمیر نے اپنی اننگز میں 17 چوکے اور 9 چھکے لگائے۔ ایک موقع پر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ڈبل سنچری اسکور کرے گا۔ آخر میں، دیپیش دیویندرن، جو ڈبل سنچری سے 28 رن دور تھے، کنشک چوہان کے ہاتھوں چھکے پر کیچ آؤٹ ہوئے۔ جب وہ آؤٹ ہوئے تو پاکستان کا اسکور 302 تھا، آخر میں ہندوستانی گیند بازوں کی واپسی سے پاکستان کا سکور 347 سے تجاوز نہیں کر سکا۔ سمیر کے علاوہ احمد حسین نے 56 رنز بنائے۔ ہندوستان کی جانب سے دیپیش نے 3 وکٹیں حاصل کیں لیکن 83 رنز دیے۔ ہینل پٹیل اور کھلن پٹیل نے 2،2 وکٹیں حاصل کیں۔ کنشک چوہان نے ایک وکٹ حاصل کی۔ 348 رنز کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے ویبھو سوریاونشی نے آغاز کیا۔ پہلی چار گیندوں پر 19 رنز بنائے۔ تاہم پاکستان ابتدائی جھٹکے پر قابو پانے کے بعد تیزی سے میچ میں واپس آ گیا۔ آیوش محمد صیام کی گیند پر ڈریسنگ روم میں واپس آئے۔ ویبھو 24 رنز کے ذاتی اسکور پر زندگی ملنے کے بعد بھی زیادہ دیر تک کریز پر ٹک نہ سکے۔ ان کی لڑائی 26 رنز پر ختم ہوئی۔ پھر ہارون گرگ (16)، ویہان ملہوترا (7)، ویدانت ترویدی (9)، ابھگیان کنڈو (13)، کنشک چوہان (9)، کھلن پٹیل (19) ایک ایک کر کے ڈریسنگ روم میں داخل ہوئے۔ آخر میں، ہندوستان نے کسی طرح دیپیش دیویندرن کی 16 گیندوں پر 36 رنز کی اننگز کی بدولت 150 کا ہندسہ عبور کیا۔

آسٹریلیا نے ایشز سیریز پر قبضہ کر لیا

ایڈیلیڈ، 21/دسمبر: آسٹریلیا نے حسب توقع ایک بار پھر ایشز جیت لیا ہے۔ جبکہ ابھی بھی دو میچز باقی ہیں۔ آسٹریلیا نے دنیا کی ہائی پروفائل ٹیسٹ سیریز میں سے ایک کے پہلے 3 میں سے تینوں میچ آسانی سے جیت لیے۔ یہ کہنا بجا ہے کہ انگلینڈ وہ معرکہ نہیں دکھا سکا جس کی توقع ایشز جیسی سیریز میں کی جاتی ہے۔ واحد استثناء تیسرے ٹیسٹ کی آخری اننگز کا تھا۔ حالانکہ شکست کی تلوار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آسٹریلیا نے ایڈیلیڈ میں تیسرے ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں ایلکس کیری کی سنچری کی بدولت 371 رنز بنائے۔ جواب میں انگلینڈ کی ٹیم پہلی اننگز میں 286 رنز پر آل آؤٹ ہو گئی۔ بین اسٹوکس نے 83 رنز کی اننگز کھیل کر انگلینڈ کو آسٹریلیا کے قریب لے جانے کی کوشش کی۔ آسٹریلیا نے دوسری اننگز کا آغاز 85 رنز کی برتری کے ساتھ کیا۔ آسٹریلیا نے دوسری اننگز میں ٹریوس ہیڈ کی بے مثال سنچری کی بدولت 349 رنز بنائے۔ برتری 434 رنز تک پہنچ گئی۔ انگلینڈ کی ٹیم ناممکن کو حاصل کرنے کی کوشش میں 352 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ 435 کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے انگلینڈ کے لوئر آرڈر نے اچھی مقابلہ کیا۔ چوتھے دن کے اختتام پر انگلینڈ کا سکور 6 وکٹوں پر 207 رنز تھا۔ پانچویں دن جیت کے لیے 228 رنز درکار تھے۔ وہیں انگلش نے آخری چار وکٹوں کا فائدہ اٹھایا اور اسکور 146 تک پہنچا دیا۔ ایڈیلیڈ میں پانچویں دن جیمی اسمتھ نے نصف سنچری اسکور کی۔ وہ 60 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ ول جیکس (47) اور برائیڈن کرس (39) نے بھی عمدہ مقابلہ کیا۔ جب جیکس اور کرس بیٹنگ کر رہے تھے تو انگلش کرکٹ شائقین ناممکن کو حاصل کرنے کے خواب دیکھنے لگے۔ لیکن یہ خواب اس وقت ختم ہو گیا جب وہ دونوں بلے باز آؤٹ ہو گئے۔ انگلینڈ کی دوسری اننگز 352 رنز پر ختم ہوئی۔ اگرچہ وہ 82 رنز سے ہار گئے لیکن یہ شکست گزشتہ دو ٹیسٹ کی طرح یک طرفہ نہیں تھی۔ کمنز، اسٹارک اور نیتھن لیون آسٹریلیا کی جیت میں اہم کھلاڑی تھے۔ تینوں گیند بازوں نے تین تین وکٹیں حاصل کیں۔ آسٹریلیا نے پرتھ میں پہلا ٹیسٹ اور برسبین میں دوسرا ٹیسٹ جیت کر پانچ میچوں کی سیریز میں پہلے ہی 2-0 کی برتری حاصل کر لی تھی۔ آسٹریلیا نے ایڈیلیڈ میں انگلینڈ کو شکست دے کر سیریز میں 3-0 کی ناقابل شکست برتری حاصل کر لی۔ اس کے نتیجے میں ایشز ٹرافی آسٹریلیا کے ہاتھ میں رہے گی۔

بگ بیش لیگ میں بابر اعظم کی شاندار بلے بازی

سڈنی، 21 دسمبر (یو این آئی) بگ بیش لیگ سیزن 15 کے 7 ویں میچ میں سڈنی تھنڈرز اور سڈنی سکسرز آمنے سامنے ہیں جہاں پاکستانی بلے باز بابر اعظم نے اپنی شاندار بیٹنگ سے شائقین کے دل جیت لیے۔ سڈنی سکسرز کی نمائندگی کرتے ہوئے بابر اعظم نے بگ بیش لیگ کیریئر کی پہلی نصف سنچری مکمل کر کے ایک اہم سنگ میل عبور کر لیا۔ بابر اعظم نے دباؤ کے عالم میں ذمہ دارانہ اور دلکش بیٹنگ کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے 5 خوبصورت چوکوں اور 2 شاندار چھکوں کی مدد سے اپنی نصف سنچری مکمل کی۔ بابر کی اننگز میں کلاس، اعتماد اور تجربے کی جھلک نمایاں نظر آئی، جس نے ٹیم کے مجموعی اسکور کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ سڈنی کے تاریخی میدان میں کھیلے گئے اس ہائی وولٹیج میچ میں بابر اعظم کی بیٹنگ شائقین کے لیے خاص کشش کا باعث بنی۔ ان کی اننگز نے نہ صرف سڈنی سکسرز کی بیٹنگ لائن کو سہارا دیا بلکہ مخالف بولرز پر بھی واضح دباؤ قائم رکھا۔ بابر اعظم 58 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، انہوں نے 42 گیندوں پر 58 رنز اسکور کیے۔ واضح رہے کہ بابر اعظم پہلی بار بگ بیش لیگ میں شرکت کر رہے ہیں اور ابتدائی دو میچز میں انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

The members of Unity Sports and Social Welfare Society who organised Kids Carnival at Munshi talao ground at ward 54.

گٹھیا کے درد میں؟
کسی بھی قسم کے درد، چوٹ موچ، گٹھیا، جلنے، کٹنے اور بچوں کی مالش میں بہت مفید ہے
زعفرانی تیل ®
ZAFRANI TEL

گیسٹک کے درد میں بدہضمی
بھوک کی کمی، درد جگر
قبض، سینے کی جلن اور
پیٹ کے امراض میں بے حد مفید ہے
گیسٹک کے درد میں
GASTRIC KE DARD MEIN?
قادری قبض ٹروجن
QADRI QABZTROZIN

قادری دواخانہ
Qadri Dawakhana ™
LARGEST UNANI G.M.P. CERTIFIED COMPANY
An ISO 9001:2015 Certified Company
Head Office : B-35/1, Iron Gate Road, Kolkata - 700 024, Ph : 033-2469-3173

مغربی بنگال اردو اکاڈمی
محکمہ اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم، حکومت مغربی بنگال
7 واں قومی اردو ڈراما فیسٹول ۲۰۲۵
7TH NATIONAL URDU DRAMA FESTIVAL 2025
22ND & 23RD DECEMBER 2025
VENUE : SATYAJIT RAY, AUDITORIUM, ICCR, 9A, HO CHI MINH SARANI, KOLKATA-71
آج
افتتاحی تقریب
سوموار، ۲۲ دسمبر ۲۰۲۵ وقت : دوپہر 2:00 بجے
سوموار، ۲۲ دسمبر ۲۰۲۵

سہ پہر 3 بجے
غروب طلوع
GHUROOB THULOO
گروپ : قادر علی بیگ تھیٹر فاؤنڈیشن
مصنف : نور بیگ، ہدایت کار : پدم شری محمد علی بیگ

شام 6 بجے
تاج و تخت
TAJ-O-TAKHT
گروپ : اسپارک تھیٹر گروپ، کولکاتا
تحریر و ہدایت : ڈاکٹر شیخ الماس حسین

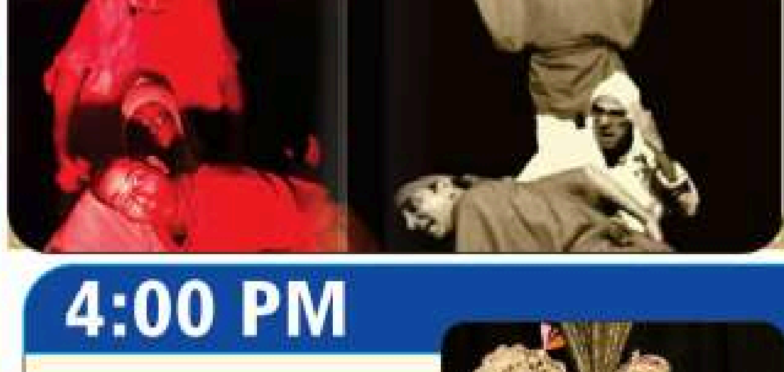

4:00 PM RABINDRA BHAVAN ASANSOL
Written & Directed By (Dr) M Sayeed Alam

مغلِ اعظم - ایک تمثیل
MUGHAL-E AZAM-EK TAMSEEL

آپ سے شرکت کی مودبانہ گزارش ہے
نزہت زینب، ڈبلو بی سی ایس (ایگزیکیٹو) سکریٹری مغربی بنگال اردو اکاڈمی

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor- Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی -(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804